UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 15 08 15 03 014 1

DS
436
.1K37
1864

Karīmuddīn, Maulvī
Vāqi'āt-i Hind

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

Digitized by the Internet Archive
in 2010 with funding from
University of Toronto

http://www.archive.org/details/vqitihind00karm

واقعات ہند

تاریخ ہندوستان کی

حسب الحکم

جناب کپتان فولر صاحب بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب وغیرہ کے

مولوی کریم الدین ڈپٹی انسپکٹر حلقہ لاہور نے کئی کتاب انگریزی سے ترجمہ

کی اور ماسٹر رامچند رصاحب رئیس ریاضی ضلع مدرسہ دہلی اور مولوی ضیاء الدین

مدرس مدرسہ تعلیم المعلمین دہلی نے اوسکا مقابلہ تواریخ فارسیہ وغیرہ سے کرکے

صحیح کی اور سنہ ۱۸۶۵ء

مطبع سنگرہی واقع لاہور میں باہتمام بابو جیندر ناتھ مہتہ

کیورٹیر کے چھپی

Karimuddin, Maulvi

واقعات ہند

تاریخ ہندوستان کی

Vaqi'at-i Hind

حسب الحکم جناب کپتان فولر صاحب بہادر ڈائریکٹر

پبلک انسٹرکشن بیخ شستہ تعلیم ممالک پنجاب وغیرہ کے

مولوی کریم الدین

ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور نے

کئی کتابوں انگریزی سے ترجمہ کیا اور ماسٹر رامچند رصاحب

مدرس ثانی مدرسہ دہلی اور مولوی محمد ضیاء الدین

مدرس مدرسہ تعلیم المعلمین دہلی نے اوسکا مقابلہ تواریخ فارسیہ وغیرہ سے کرکے صحیح کی

سنہ ۱۸۶۴ء میں دوبارہ

سرشتہ تعلیم کے مطبع واقع لاہور میں باہتمام بابو چندر ناتھ مترکیوریٹر و مہتمم کے چھپی

DS
436
A1K37
1864

LIBRARY
DEC 18 1968
UNIVERSITY OF TORONTO

واقعات ہند

عجب نادان ہین جنکو ہی عجب تاج سلطانی — فلک بال ہما کو پلمین سونپی ہی مکس رانی
نہین معلوم اون نے خاکمین کیا کیا ملایا ہے — کہ چشم نقش پا سی تا عدم نکلے نہ حیرانی

ملک ہندوستان جو ایشیہ مین بہت بڑا وسیع جزیرہ نما ہی اسطور پر واقع ہے کہ اوس کے شمالمین کوہ ہمالہ اور جنوب مین بحر ہند مشرق مین برہم پوتر دریا اور ملک برہما ہین اور مغرب مین دریا سندہ جسکو اٹک کہتے ہین بڑے زور سے بہتا ہے طول اسملک کا کشمیر سے لے کر اس کماری تک ۱۹۰۰ میل ہی اور عرض اٹک کے دہانے سے اون پہاڑون تک جو برہم پوتر کے مشرق کیطرف واقع ہین ۱۵۰۰ میل ہی اور کل زمین ہندوستان کی بارہ لاکھ مربع میل ہے اور چودہ کروڑ سی زیادہ آدمی اسملک مین بستے ہین

قدامت

اس امر مین مورخونکا اختلاف ہی کہ سب سے اول باشندے ہندوستانکے کون لوگ تھے قول غالب یہہ ہے کہ ہندو لوگ زمانہ قدیم کے باشندے اسملک کے ہین چنانچہ اسیواسطے ملک ہندیا ہندوستان اسکا نام ہوا اور ہندو ہی زمانہ سابق مین بادشاہ اس ملک کے تھے جنکی صحیح اور صاف تاریخ کسی کے پاس موجود نہین ہے ؛

اسکی یہہ وجہ ہے کہ بعد طوفان نوح کے ماوراالنہر کے باشندے براہ پنجاب ہندوستان مین اکر قریب گنگا کے جو بسے تھے وے کچھہ اور ہی بولی بولتے تھے اوسوقت نہ سنسکرت زبان تھی نہ ہندی جب اونکی نسل پھیلی اور جانب شمال کے آبادی بڑہ گئی تو بڑے بڑے بہادر جنگی فوج لے کر جانب مغرب یا مصر سے ان باشندگان ہندوستان پہ چڑہائی کرکے آئے اور اونکو مغلوب کرکے ایسا تتر بتر کیا کہ پہاڑونمین وے لوگ جا بسے اوسوقت تک نہ تو کسی کو لکھنا آتا تھا کہ کوئی حال لکھتا نہ کوئی شاعر تھا جو شعر کہتا بعد ازان برہمن لوگ ملک مصر سے چار بید بنا کر اس خیال سے ملک ہند مین آئے کہ ہم اپنا نیا مذہب ہندوستانمین پھیلاوین یا ہم بادشاہ اس ملک کے ہوجاوین اور اونہون نے بھی بھانکے لوگونکو بید کی تعلیم زبانی کی اوسوقت تک بھی کوئی مورخ پیدا نہوا تھا نہ کسی کو فارسی نویسی کا شوق تھا ہان شاعر لوگ البتہ پیدا ہوگئے تھے جنہون نے کسی کسی راجہ کے گیت بنا کر جاری کردئے جو کہ بطور کہاوت یا ضرب المثل کے کچھ کچھ کسیکو یاد رہ گئے اونکے

بعد جو اونکی نسل پھیلی تو اونہون نے یہہ خیال کیا کہ شاید ہزارون برسکی کہانیان ان
کیتون مین جوڑی ہوئی ہین کچھ معلوم نہین ہوتا کہ کس زمانہ کا یہہ حال ہے اس لئے
وے غلطی مین پڑ گئے اور تاریخ ملوک پر ظلمت چھا گئی ایک زمانے کے بعد جب پنڈت
لوگ سنسکرت مین کتابین تصنیف کرنے لگے تو اونہون نے بھی کچھ تحقیق تدقیق
کسی مقدمہ یا حال یا وقایع کی کما حقہ نہ کی بلکہ شاعرانہ طور پر جسقدہو سکا لوگونکو
تعجب مین ڈالنے کے واسطے مبالغہ کو کام فرماتے رہے تاکہ کہانی مزہ دار بنجاوے
اصل حال تاریخی زمانہ قدیم کا کچھ نہ لکھا اس لئے قدیم تاریخ ہندوستانکی ایسی معدوم
ہوگئی کہ اوس کا کچھ پتہ اور کھوج بھی نہین لگ سکتا یہہ اعتراض صرف ہندوستانیون
ہی پر نہین ہے عموماً سب ملکون پر ہو سکتا ہے خصوصاً چین اور برہما اور ملک یونان کے
اصلی باشندون نے بھی اسیطرح اپنے ملک کی قدیم تاریخ گم کردی ہے اور ایسی
ایسی بیہودہ باتین لکھ دی ہین کہ قطع نظر حیرانی اور سرگردانی کے سامع یا قاری
اون نوشتون کے دروغ ہونے پر ذرا بھی شک نہین کرتا اس لئے قدیم تاریخ
ہندوستانکی بندہ بھی کما حقہ نہین لکھ سکتا مگر چندہ جاؤن قدیم کا حال جہان
تک مطابق عقل اور امکان صحت کے صحیح ملے گا مختصراً اول حصہ مین درج کرونگا یہہ اول
حصہ شروع آبادی ہندوستان سے لے کر ۱۰۰۰ء تک یعنی مسلمانون کی شروع
عملداری تک لکھا جاوے گا۔ اور دوسرے حصہ مین مسلمانون کی عملداری کا بیان
۱۰۰۰ء سے لے کر شروع عملداری انگریزون تک درج کیا جاوے گا اور تیسرے

حصہ مین شروع عملداری انگریزون سے تمام واقعات ہندوستان کے جو بزیر حکومت تسلط انگریزی کمپنی بہادر کے واقع ہوئے ہین درج کئے جاوینگے اس لئے یہ کتاب تین حصونپر شامل ہے

پہلا حصہ

ہندوؤنکا راج

کہتے ہین کہ مہاراجہ برہما جی کے دو بیٹے تھے ایک کا نام دَچہ دوسرے کا نام اُتّر تھا دَچہ سے سورج پیدا ہوا جس سے سورج بنسی راجاؤنکا خاندان ہندوستان مین چلا اور اُتّر سے سوم یعنے چاند پیدا ہوا اوسکی اولاد مین جو راجہ لوگ پیدا ہوئے اونکو چندر بنسی کہتے ہین +

अयोध्या ابتدائے آبادی مین پہلے پہل ہندؤن کی دارالسلطنت اجودہیا مین مقرر ہوئی تھی جسکو ہمارے زمانے مین ملک اودہ کہتے وے راجا جو اس قطعہ زمین پر حکومت کرتے تھے اونکو ہندو لوگ سورج بنسی یعنے سورج کی اولاد کہتے ہین بعد ازان ایک اور دارالریاست پراگ یعنے الہ آباد مین مقرر ہوئی وہانکے راجاؤنکو ہندو لوگ

چندر بنسی یعنے چاند کی اولاد تبلاتے ہین +

سورج بنسی خاندان مین سب سے اول راجہ **اکشواکو** ہوا تہا جسنے اپنے نام پر
اجودہیا پوری بسا کر اپنی راج دہانی مقرر کی **اکشواکو** سے لے کر راجہ رامچندر
تک ستاون راجہ اودہ مین حکومت کر چکے تہے پر ان سب مین عظیم الشان مشہور اور
نامور راجہ لایق بیان کے راجہ رامچندر بیٹا راجہ دسرت کا ہے جسکی بہادری اور
خوش خلقی کی تعریف بالمیک شاعر نے بڑے زور وشور سے **رامایں** کتاب مین
لکہی ہے یہہ راجہ بارہ سو برس پیشتر حضرت عیسی کے اجودہیا کا حکم فرما تہا اپنے زمانہ
مین راجہ رامچندر کچہہ بہت بڑا راجہ نہ تہا کیونکہ اودہ سے چار منزل کے فاصلہ پر متہلا
کا راجہ حکمران تہا اور راجہ بنارس بہی اوسوقت مین ایک علیحدہ مستقل راجہ تہا
یہہ بات رامایں سے ثابت ہی کہ کیونکہ رامچندر کے باپ مسمی دسرت نے جب
اسوامیدہ یعنے گہوڑے کی قربانی کی تو راجہ بنارس کو بہی بلایا تہا اور
بنارس اور اودہ مین ڈیڑہ سو کوس سے بہی کم فرق ہے اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ رامچندر اگرچہ شجاع ہو پر اوسکا موروثی ملک بہت تہوڑا تہا اور اوسکے نام کی
شہرت اور طاقت اور قوت کی دہوم سبب مبالغہ بالمیک شاعر کے ہو گئی ہے
اور اوسکو اوتار اسلیے لکہا ہے کہ شاعر لوگ اوسوقت مین اپنے شجاع راجہ کی
تعریف مین لفظ اوتار لکہا کرتے تہے اور اونکے مخالف لوگونکو راکچہس لکہا کرتے
تہے یہہ صرف مضمون شاعرانہ ہی ہر ایک ملک مین شاعر لوگ ایسا ہی مبالغہ

کرتے چلے آئے ہین ٭

تاریخون مین مذکور ہے جب راجہ رامچندر کو معہ مسماۃ سیتا کے اپنی سوتیلی مانو کے فریب سے دیس نکالا دیا گیا تو رامچندر معہ سیتا کے جنگل مین پہرا کرتا تھا اتفاق سے راجہ لنکا کا مسمی راؤن اوس جنگل مین آنکلا وہ اوس کی جورو سیتا پر عاشق ہوگیا اور اوسکو زبردستی سے اپنے ملک لنکا کو لے بھاگا اس لئے رامچندر نے فوج جمع کرکے براہ دکھن لنکا پر چڑہائی کی جب ملک دکھن مین پہونچا تو ہنومان اور سگریو جو باشندے دکھن کے تھے راہ مین رامچندر کو ملے اور اونہون نے اوسکی مدد دی شاعرون نے انکو بندر اور ریچھ بسبب اسکے کہ یہ لوگ باشندے جنگل کے تھے اور تاکہ کہانی انوکھی و مزہ دار بنجاوے لکھا ہے غرضی کہ رامچندر نے دکھن سے گزر کر اوس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور لنکا کے واقع ہے ایک پل باندہ کر عبور کیا اور راؤن سے بڑی بھاری لڑائی لڑکر فتح پائی اور جورو اپنی اوس سے چھین لی اور راؤنکو مار ڈالا اور اوسکا ملک اوس کے بھائی کو بخشدیا اس لڑائی مین راجہ رامچندر کے رسالہ کا رسمی سگریو اور ہنومان تھے ٭

چندر بنسی خاندان کا بانی بودہ تھا اوسکا پڑوتا سمے یات اوس کا جانشین الہ آباد مین ہوا بعد اوسکی وفات کے اوسکے پانچ بیٹے یدو - انو - ترہسو - وزہی - اور پور بعد اوسکے باقی رہے - پس یدو کی اولاد مین کرشنا اور بلرام مشہور ہوئے - ایک اور بڑا حادثہ جو قدیم تاریخ ہند مین مشہور ہے اور ابتک

ہندوؤن کے زبانزد ہے اور جو کہ یدو کے خاندان مین ہوا تہا وہ یہہ ہی کہ یدوسی
دو خاندان مشہور ہوئے ایک کیرو دوسرا پانڈو پر کیرو کا فریق بہ نسبت
پانڈو کے حکومت اور ثروت مین زبردست اور عالی ہمت تہا +

یودہشٹر اوسوقت کا راجہ پانڈو کی اولاد مین اتنا طاقت ور اور صاحب حکم ہوا کہ
اوسنے اَشوَمیدہ یعنے گہوڑے کی قربانی کا ارادہ کیا یہہ قربانی سوا
اوسن بادشاہ عظیم الشان کے جسکا مقابلہ کوئی راجہ نہ کر سکے اور کوئی نہین
کر سکتا +

دریودہن راجہ جو کیرو کے خاندان سے تہا اوسکو یہہ بات ناپسند آئی چنانچہ
اوسنے یہہ خبر پاکر کہ یودہشٹر کو جوا کہیلنے کا بڑا شوق ہے اپنے دلمین اس
قربانی کے روکنے کا منصوبہ ٹہہرا کر یودہشٹر کے پاس آیا اور بازی باندہ کر
جوا کہیلنے لگا جب یودہشٹر کے ہار ہوگئی تب دریودہن نے اوسے کہا کہ اگر تو
اپنا راج اور جورو دونو کو بازی پر لگا دے تب مین تیرے ساتھ جوا کہیلتا ہون
اوس نے ایسا ہی کیا اتفاق سے جودہشٹر وہ بازی بہی ہار گیا دریودہن نے
فورًا اوسکی جورو اور سلطنت پر قبضہ کر کے بارہ برسکی میعاد پر اوسکو جلاوطن کر دیا
جب بارہ برس گذر چکے تب حسب وعدہ یودہشٹر معہ اپنے بہائیون کرشنا
اور بلرام کے مدعی سلطنت کا ہو کر اوسکے پاس آیا پر دریودہن نے اوسکو
سلطنت نہ دی تب یودہشٹر نے ارادہ جنگ کا کیا دونو جانب سے فوج آراستہ

کی گئی اور یہہ تجویز ٹھہری کہ جو فتح پاوے وہ حکومت لیوے
یہہ لڑائی کورو چھیتر کے میدانمین یعنے تھانیسر کے قریب جو پنجاب مین واقع ہے بصلاح
جانبین قرار پائی اور بموجب کتب ہنود کے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یدو کے خاندان مین
سے دونو طرف چھپن نسلین اس لڑائیمین شامل تہین اٹھارہ دن تک یہہ کارزار اس
میدانمین ہوئی اسی لڑائیکا حال کتاب مہابہارت مین مفصل لکھا ہے انجام کار پانڈون
کی فتح ہوئی اور کورون نے شکست پائی دریودہن معہ اور چند راجاؤن کے مارا گیا ✣
یودہشٹر فتحمند ہوکر معہ اپنے بھائیون کرشنا اور بلرام کے دوارکا کیطرف کوچ کرگیا
جہانپر کرشنا پہونچکر تو مقتول ہوا اور یودہشٹر اور بلرام کوہ ہمالہ پر جاکر برف مین گل گئے
اور اوسکا پوتا راجہ پرچھت اوسکی گدی پر بیٹھا بعد تہوڑے زمانہ کے ہستناپور جو انکا
دارالسلطنت تہا بسبب طغیانی گنگا کے ڈوب گیا ✣

خاندان تکشک

تخمیناً چھ سو برس پیشتر حضرت عیسی کے ایک اور خاندان کے راجا ملک تاتار سے آکر
ہندوستان مین داخل ہوئے جنکو ہندو لوگ تکشک کا خاندان یعنے سانپون کی اولاد
بتلاتے ہین اونکے بادشاہ کا نام شیش ناگ تھا اونہون نے ہندوستان شمالی کو
فتح کرکے اپنی سلطنت کا نام مگدہ دیش کا راج مقرر کیا اس سلطنت مین صوبہ بہار اور
ممالک شمالی ہندوستان کے داخل تھے دارالسلطنت اون کی شہر پاٹلی پوتر تھی جو قریب

شہر پٹنہ کے واقع ہے +

حملۂ مغربی

دارا اب بن بہمن بادشاہ فارس اون بادشاہونمین سے اول بادشاہ ہے جنہون نے مغرب کیطرف سے ہندوستان پر چڑہائی کی یہہ بادشاہ پانسو اٹہارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے کیخسرو کے تخت پر ملک ایران مین متمکن ہوا اور دریائے یونان سے لیکر سندہ کے کنارے تک جس مین کئی ملک شامل تہے اوس نے فتح کئے اتنی بڑی سلطنت پر بہی قانع نہوکر بطمع زر ہندوستان پر چڑہائی کی اور دریاے سندہ کے قرب وجوار کی سب ریاستین سوا ملک پنجاب کے اپنے قبضے مین لایا اگرچہ اسکا پتہ نہین لگتا کہ کتنے ملک اوس نے فتح کئے پر اتنا تاریخون سے ضرور ثابت ہے کہ دارا کے پاس سوائے ہندوستان کے جس قدر اور ممالک تہے اون مین سے اتنا محصول کسی ملک کا نہ آتا تہا جسقدر کہ خراج ہندوستان سے آتا تہا کیونکہ تمام صوبجات ممالک مفتوحہ ایرانکا خراج جمعکر کے حساب کیا گیا تہا تو اوس سب خراج کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہندوستان کا خراج آتا تہا اور اور ملکون سے چاندی اور ہندوستان سے خالص سونا وہان بھیجا جاتا تہا اسیطرح چہ سو برس تک ہندوستان ملک ایرانکا ایک صوبہ اور باجگزار اور تابع اور منقاد رہا جبکہ سکندر اعظم نے ملک فارس کو تہ و بالا کیا اوسوقت سے ہندوستان نے

بھی ایران کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اوتارا +

ایام سلطنت سکندر اعظم مین دارا بن داراب بادشاہ ایران تھا اس دارا نے کبھی ہندوستان پر حملہ نہین کیا تھا بلکہ اسکے باپ داراب بن بہمن نے ہندوستان کو فتح کرکے سب راجہ مگدہ دیس وغیرہ کے باجگزار اپنے ملک کے مقرر کرلئے تھے +

اور جبکہ سکندر اعظم نے ہندوستان پر یورش کی اوسوقت راجہ مہاپدم کہ اولاد کشک سے مگدہ دیس یعنے صوبہ بہار مین حکمران تہا اور بادشاہ ایرانکو نعلبندی دیا کرتا تھا اس قوم کے سب راجہ بدہ کی پرستش کیا کرتے تہے یہ بدہ پانسو چالیس ۵۴۰ برس قبل ظہور حضرت عیسی کے صوبہ بہار مین پیدا ہوا گیا جی مین اوسکا مقام رہا کرتا تھا +

बौद्ध गयाजी सिंधुनदी

غرضیکہ سکندر اعظم ملک ایرانکو زیر و زبر کرکے معہ لشکر جرار دریائے سندہ پر پہونچا چونکہ تین برس تک اوسکی فوج نے حملات کرنے اور لڑنے بھڑنے مین بڑی محنت اوٹھائی تھی اور موسم سرما مین برفانی پہاڑون پر چڑہائی کرتے کرتے بھی تھک گئے تھے اوس نے اپنی فوج سے وعدہ کیا کہ ہندوستان کو فتح کرکے جو مال لوٹ کا میرے ہاتھ آوے گا وہ تمکو انعام مین دونگا طوعاً و کرہاً اوسکی فوج نے منظور کیا چنانچہ بیس ۲۰ ہزار آدمی کی فوج لے کر سندہ پار ہوا اوسوقت سکندر کی عمر تیس ۳۰ برس کی تھی یہان آکر اوس نے معلوم کیا کہ تین بادشاہ ہندوستان مین راج کر رہے ہین ایک کا نام ابی سریز لکھا ہے یہ راجہ کشمیر اور پہاڑی بستیونکا حاکم تھا - دوسرا ٹیکسائیلز دوآبہ سندہ ساگر کا راجہ تھا یعنے وہ ملک جو دریاے سندہ اور جہلم کے

بیچمین واقع ہے تیسرا راجہ پورہستنا پور کا راجہ تھا یہ دونو پہلے راجہ چندر بنسی
خاندان کے تھے ؛ गुरु
बंदवणी

ابی سیر نے یہہ دانائی کی کہ اپنے بھائی کے ہمراہ تحفجات کرکے سکندر کے حضور
مین اوسکو جلد تر روانہ کردیا اور ٹیکسائیلز خود باشتیاق ملاقات سکندر اعظم کے دریا
مین حاضر ہوا اور سکندر کی معہ اوسکی فوج کے اپنی دارالریاست ٹیکسالا مین بڑی
دھوم دھام سے ضیافت کی جہان سکندر نے اپنے ہارے تھکے سپاہیون کو آرام
کے لینے کے واسطے چھوڑ دیا اور کچھ سپاہ اونکی محافظت کے واسطے متعین کرکے
خود معہ چند جوانان تنومند اور جنگ آزمودہ کے دریاے جیلم کیطرف کوچ کیا یہ موسم
برسات شروع ہوگیا تھا اور جیلم کا پھاٹ ایک میل تک پھیلا ہوا تھا پانی بڑے زور و شور जेलम
سے بہتا تھا اور راجہ پور کا لشکر واسطے مقابلہ کے دوسرے کنارے جیلم پر سدرہ فوج
سکندر کا ہوا کھڑا تھا اور جس طرف سے اوترنا چاہتا تھا اوسیطرف سے مقابلہ راجہ پور کرتا تہا
اس لئے اس دریا سے پار اوترنا سکندر کو مشکل معلوم ہوا کیونکہ راجہ پور نے ناہنوں کی قطار
دریاے جیلم کے کنارہ پر آراستہ کرکے عبور دریا کی راہ سب جگہ سے بند کردی تھی ؛
سکندر نے اپنے جاسوسون سے دریافت کرلیا کہ دس کوس کے فاصلہ پر اس دریا مین
ایک جزیرہ ہے اس لئے جبکہ رات اندھیری ہوئی اور ہوا کا سناٹا اور مینہہ کے زور
اور بادل کی گرجین سپاہ کا کچھ شور و غل سنائی نہ دے سکتا تھا موقع پاکر گیارہ ہزار
پرانے سپاہی ہمراہ لیکر راتونرات دریا پار ہوگیا ہندون نے یہہ خیال کیا کہ تھوڑی

سے آدمی دے کر اون کے ہٹانے کے لئے روانہ کیا راجہ پور کا لڑکا تو جاتے ہی کام
آیا اور فوج نے شکست پائی تب توپور کے کان کے کھڑے ہوئے اور سمجھا کہ خود سکندر
عبور کر آیا ہے فوراً چار ہزار سوار اور تیس ہزار پیادے اور بہت سے رتھ اور ہاتھی
ہمراہ لے کر سکندر کے مقابلہ پر صف آرا ہوا راجہ پور کی سپاہ نے بڑی بہادری دکھلائی
پر سکندر کے سوارون کے آگے کچھ پیشرفت نہ گئی دوپہر پر دو بجے کے بعد ہندو
بھاگنے لگے پر صرف راجہ پور ایک ہاتھی پر سوار ہو کر (خود) آتا رہا سکندر نے اوسکی بہادری
دیکھ کر رحم کھا کر چاہا کہ اوسکی جان بچاوے اسواسطے اوس نے راجہ پور سے
کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس چلا آوے گا تو اوسکی عزت اور حرمت مین کچھ فرق نہوگا
راجہ پور راضی ہو گیا سکندر کے پاس بیخوف چلا گیا اوسوقت سکندر نے اوس سے پوچھا
کہ اب کیا سلوک تمسے کرنا چاہئے اوس نے کہا کہ جو سلوک بادشاہ لوگ کیا کرتے ہین
وہ کرنا چاہئے سکندر بہت خوش ہوا اور اوسکو پھر اوسکا ملک بخشکر اپنی طرف سے اور ملک
بھی اوسکو دیا راجہ پور یہ فیاضی اوسکی دیکھ کر مدت تک اوسکا وفادار خیرخواہ رہا ؛
سکندر نے بخیال اس کے کہ اس دریا کی راہ میرے قبضہ مین رہے حکم دیا کہ دونو طرف
اس دریا کے ایک ایک شہر تعمیر کیا جاوے اور دوابہ جج یعنے وہ قطعہ ملک کا جو دریان
جیلم اور چناب کے واقع ہے راجہ پور کو عطا کیا اور خود چناب پار ہو کر آگے کو روانہ ہوا
جب دریاے راوی سے عبور کیا تو سکندر کو خبر پہونچی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا
برسر پرخاش مستعد ہے شاید یہہ لوگ قوم تاتار سے ہون گے جو ہندوستان مین

آ بسے تہے مقام سنگلا پر انسے لڑائی ہوئی سولہ ہزار آدمی اونمین سے سکندر
نے قتل کئے اور ستر ہزار مقید ہوئے باقیماندہ پہاڑ کیجانب بہاگ گئے ٭

راجہ چندر گپت ولد راجہ مہانند جو نانین کے پیٹ سے تھا سکندر کے ملنے کو مگدہ
دیس سے کوچ کرکے پنجاب مین آیا تہا اور ملاقات کے وقت شہر پاٹلی پوتر کی
تعریف جو دارالریاست مگدہ دیش کا تہا شاہ سکندر کے روبرو کی اس سبب سے
سکندر نے ارادہ کیا کہ ایسے بڑے شہر پر اپنا جھنڈا قایم کرونگا پر افسوس اوسکی
فوج نے ذرا بھی قدم آگے ستلج کے نہ اوٹھایا سکندر نے فوجکو دہمکایا اور کبھی خوشامد
اونکی کی اور کبھی طمع لوٹ اور بخشش کی دی پر ہرگز کسی نے اقرار آگے چلنے کا نہ کیا
اس لئے عاجز ہوکر دلمین یہہ بات ٹھان لی کہ وطن مین پہونچکر پھر نئی فوج بھرتی
کرکے ہندوستان پر پھر چڑہائی کرونگا اور صوبہ بہار کو ضرور فتح کرونگا افسوس کہ بابل
کی دلدل کے پاس پہونچکر اوسکو بخار اور بتیس ۳۲ برس کی عمر مین کہ عین عالم شباب
تہا راہی ملک بقا ہوا ٭

جب سکندر ہندوستان مین آیا تو راجہ مہانند مگدہ دیس کا حکم فرما بیس ۲۰ ہزار اور
دو لاکھ پیادے اور ہاتھی وغیرہ بے شمار لے کر سکندر کے مقابلہ کو مستعد ہوا
تہا مگر سکندر بسبب سرکشی اپنی فوجکے ستلج پار نہو سکا لاچار اوسی جگہ سے اوٹہا
پھرنا پڑا بعد ازان راجہ مہانند کو اوس کے وزیر چانک نے مرواڈالا اوسکے بعد
اوس کے بیٹون نے باتفاق بارہ برس تک یعنے ۳۱۵ برس قبل سنہ عیسوی کا

تک سلطنت کی امنین سے ایک بیٹا مسمی چندرگپت بہت لیق تہا مگر اوس کے بہائی
بسبب اس کے کہ وہ نائن کے پیٹ سے تہا اوسکو حقیر جانتے تہے یا بموجب قول
بعضے مورخ کے اوسکو پاٹلی پوتر سے سوتیلے بہائیون نے نکلوا دیا تہا بہرتقدیر
چندرگپت نے اپنے باپ کے وزیر مسمی چانک سے سازش کر کے اون ساتون
شہزادونکو قتل کروڈالا اور خود مستقل بے روگ نگدہ دیس کا راجہ ہوکر چوبیس ۲۴
برس تک اوس نے راج کیا اور دوسو بانوے برس قبل سنہ عیسوی کے اس
دنیا سے کوچ کیا چندرگپت کے بعد جتنے راجہ لوگ تخت نشین ہوئے وے
اچھے خاندان کے اور صاحب علم گذرے ہین اونہون نے سرکین بنائین
سوداگری کو رونق دی۔ علم کی ترقی کروائی خصوصًا اوس زمانے مین سنسکرت
زبان کی بڑی ترقی ہوئی ؛

تخمینًا دوسو برس پیشتر سنہ عیسوی کے ایک اور خاندان نے ہندوستان پر حکومت
حاصل کی جسکو اگنی کل کہتے ہین اس قوم کے ہمراہ برہمن لوگ ہوگئے تہے اسیواسطے
برہمنونکو وقت اور حاصل ہوا کہ آجتک اونکی قدر ہندوستان مین روز افزون ہے
اس خاندان کے راجاؤن نے بودکی پرستش ہندوستان سے اوٹہائی اور
جو لوگ کہ اس مذہب کے تہے اونکو جلاوطن کر دیا چنانچہ جزیرہ لنکا اور ملک برہما مین
اونہون نے سکونت اختیار کی اور ہندوستانمین برہمنون نے نیا مذہب بناکر
پھیلا دیا ویدکا مانا بالکل چہوڑا دیا اس اگنی کل کے چار فرقے تہے جسمین سے پرمی مارا

فرقہ نے بڑی طاقت اور ثروت حاصل کی اونکی حکومت نربدا ندی کے اوس
پار تک پھیلی ہوئی تھی اور میانہ ہند اور ممالک مغربی کے سب شہر اونکے زیر حکومت
تھے اس خاندان کی دارالسلطنت شہر اوجین تہا جو کہ صوبہ مالوہ مین واقع ہے

پری مارا خاندان مین راجہ بکرماجیت بڑا مشہور راجہ گذرا ہے جو چھپن برس قبل سنہ
عیسوی کے تخت نشین ہوا تھا یہہ راجہ اپنے زمانے مین بڑا نیکنام بابت صلح اور جنگ
دونو کے مشہور ہوگزرا ہے اس لئے کہ اسی راجہ نے سنسکرت زبانکو ترقی بہت دی
اور تمام ہندوستان سے اچھے اچھے پنڈت تلاش کرکے اپنی کچہری مین بھرتی
کئے کالیداس شاعر کا اسی راجہ کے وقت مین فروغ ہوا یہہ راجہ بوڑہا ہوکر راجہ شالباہن
سے شکست کہاکر لڑائیمین مارا گیا ؛

جس زمانے مین کہ پری مارا خاندان کے راجہ اوجین مین حکومت کرتے تہے تواندرا کی اولاد
مگدہ دیس پر قابض اور متصرف تہے اس خاندان کے راجاؤنکا سدریکا ہے جسکو
کارنادیو یا مہاکرنا کہتے ہین بعد اوسکی وفات کے چھ راجہ ایک پیچہو دوسرے کے
مگدہ کے تخت نشین ہوئے اون سبکو لقب بانی سلطنت سنسکرت مین دیا ہے ۔ پر دونو
خاندان پری مارا اور اندرا تہوڑے زمانے مین برباد ہوگئے اور ہندوستان مین
ایک بڑا تہلکہ مچ گیا کہ اس اثنا مین مسلمانون نے ہندوستان پر چڑہائی کی فقط

حصہ دوم

اسمین عملداری مسلمانونکی شروع عملداری شاہ انگریز تک درج ہوگی بدین تفصیل

باب اول حکومت غلفار کی جو سنہ ۸۶۱ء مین ختم ہوگئی

باب دوم اسمین خاندان غزنی کا بیان ہی جو سنہ ۹۷۶ء مین شروع ہوا اور سنہ ۱۱۸۶ء مین ختم ہوا

باب سوم سلطنت غوریان ابتدا سنہ ۱۱۸۶ء سی سنہ ۱۲۰۶ء تک

باب چہارم سلطنت غلامان سنہ ۱۲۰۶ء سی لیکر سنہ ۱۲۸۸ء تک

باب پنجم سلطنت خلجیان سنہ ۱۲۸۸ء سی سنہ ۱۳۲۱ء تک

باب ششم سلطنت خاندان تغلق سنہ ۱۳۲۱ء سی سنہ ۱۴۱۴ء تک

باب ہفتم سلطنت سادات سنہ ۱۴۱۴ء سی سنہ ۱۴۵۰ء تک

باب ہشتم سلطنت خاندان لودہی سنہ ۱۴۵۰ء سی سنہ ۱۵۲۶ء تک

باب نہم سلطنت مغلیہ خاندان تیموری سنہ ۱۵۲۶ء سی اسمین خاندان سوری وغیرہ کا بھی بیان ہے خاندان سوری نے سنہ ۱۵۴۰ء سی سنہ ۱۵۵۶ء تک حکومت کی پھر خاندان مغلیہ سنہ ۱۵۵۶ء سی سنہ ۱۸۵۷ء تک

باب اول حکومت خلفاء جو ۱۳۶ھ مین ختم ہوئی

سب سے اول ہندوستان پر مسلمانون مین سے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے لشکر نے حملہ کیا اور سندہ سے لے کر دریاے گنگا تک اوس کے سپہ سالار محمد ابن قاسم نے فتوحات کین ۹۳ھ مین وہ ہندوستان پر چڑہ کر آیا حال سکا یون ہے کہ محمد ابن قاسم برادر زادہ حجاج ابن یوسف ثقفی حاکم بصرہ کا بیس برس کی عمر مین چھ ہزار آدمی ہمراہ لے کر سندہ پر آیا اور راجہ داہر سے جو اوسوقت مین حاکم گجرات کا تھا کئی لڑائیان لڑا راجہ مذکور شکست پاکر مارا گیا تب محمد ابن قاسم نے چتور پر لشکر کشی کی اوسوقت دہلی کے تخت پر خاندان تنوار کا ایک راجہ پانڈو کی اولاد سے حکومت کرتا تہا اوسکی نسل سے اکیس راجہ دہلی کے تخت پر انند پال کے عہد تک جلوس فرما ہوئے پہر انند پال نے اپنی نواسے پرتھی راج کو جو دہلی کے ہندو راجاون مین سے سب سے پہلا راجہ تہا گود لیا جس کے مرنے کے بعد اہل اسلام کا جھنڈا دہلی مین پانسو برس تک بڑی مضبوطی سے قایم رہا ٭

خلیفہ ولید کی فوج جب ہندوستان پر چڑہ کر آئی تھی اوسوقت ہندستان مین بڑی کھلبلی پڑ رہی تھی کیونکہ پرمرا خاندان کے راجہ لوگ ضعیف ہو گئے تہے تنوار کا خاندان دہلی پر قابض ہو گیا تہا۔ گجرات خود مختار ہو گئے تہے چتور مین قبضہ گہلوٹون کا ہو گیا تہا۔ اور شہر قنوج تہوڑے زمانے کے بعد کورونکے قبضہ مین

اگیا تہا - شمالی ہندوستان کی صورت اور ہی بدل گئی تھی اوجین کا راج مفقود ہوگیا تہا نئی نئی سلطنتین بن گئی تہی مسلمانونکی فتوحات سے کچہہ اور ہی طرحکا انتظام اسملک کا ہوگیا تہا اکثر راجہ باجگزار خلیفہ ولید کے ہوگئے تہے اسوقت دریاے ابرو کے کنارے پر سے لے کر جو درمیان یورپ کے ملک ہسپانیہ کی ایک ندی ہے دریاے گنگ تک جو ہندوستان کا مشہور دریا ہے مسلمانون کے زیر حکم یہہ سب ملک واقع تہا اور خلیفہ ولید تک حکومت مسلمانون کی بڑی اوج پر رہی خلیفہ ولید کے انتقال کے بعد خلیفہ مامون ابن ہارون رشید نے ہندوستان پر چڑہائی کی پر راجپوتون نے اوسکو شکست دی اسوقت سے حکومت خلیفون کی سست اور ضعیف ہونے لگی یہانتک کہ ڈیڑہ سو برس تک مسلمانون نے ہندوستان پر کوئی اور حملہ نکیا خلیفہ ہارون رشید جو پانچوان خلیفہ خلفاء عباسیہ سے گزرا ہے اوسکی وفات کے بعد طاقت خلفا کی ایسی گہٹ گئی کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر مستقل بادشاہ بن گیا اور خلیفہ کے ماتحت صرف شہر بغداد معہ اوسکے مضافات کے رہ گیا ؛

اسماعیل سامانی

اون صوبونمین سے جو خلیفہ بغداد سے منحرف ہوکر بجاے خود مستقل حاکم ہوگئے تھے ایکشخص اسماعیل سامانی ماوراالنہر اور خراسان کا صوبہ تہا یہہ شخص ۲۷۹ھ ہجری مطابق ۸۹۲ء عیسوی بادشاہ سے باغی ہوکر خود بادشاہ بخارا کا ہوگیا اوس کے ماتحت کابل قندہار

زابلستان کے صوبے تھے اوس نے بخارا کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا چار بادشاہ
اوس کے خاندانمین نوے برس تک تخت بخارا پر حکمران رہے چوتھے بادشاہ
نے بروقت اپنی وفات کے اپنے بیٹے مسمے منصور کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر اس بادشاہ
کے مرنیکے بعد ارکین سلطنت مین اسبات پر تنازع ہوا کہ آیا اس لڑکے کم سن کو بادشاہ
بنانا وین یا بادشاہ متوفے کے چچا کو آخر بالاتفاق سبنے اسبات کا فیصلہ التپکین حاکم
خراسان کی راے دریافت کرنے پر منحصر رکھا جسکی دار الحکومت غزنی تہی التپکین حاکم
غزنی نے بھی یہی راے دی کہ شاہ مرحوم کا چچا بادشاہ مقرر کیا جاوے پر قبل پہونچنے
اس راے کے بخارا مین امراے سلطنت نے متفق الراے ہوکر منصور کو بادشاہ بنالیا تہا
جب منصور نے التپکین کی یہہ راے برخلاف اپنے سنی خفا ہوکر اوسکی طلبی بخارا مین
کی وہ بخوف جان وہان نہ گیا اور چونکہ اب سوائے خودسر ہونے کے اور کوئی پناہ اوسکو
دکھلائی نہ دیتی تہی اس لئے دم استقلال کا بہر کر خودسر بادشاہ غزنی کا ہوگیا اور کابل
قندہار کو اپنے ماتحت کر کے غزنی کو دار السلطنت مقرر کیا اگرچہ شاہ منصور نے کئی
سپہ سالار التپکین پر چڑہا کر باری باری روانہ کئے پر وہ اونکے فریب مین نہ آیا
پندرہ برس تک یہہ شخص غزنی مین حکومت کرتا رہا اور ۳۶۵ھ ہجری مین مطابق
۹۷۵ء مین فوت ہوا +

اسحاق ابن التپکین

بعد وفات التپگین کے اوسکا بیٹا اسحاق ابن التپگین اپنے باپ کے تخت پر

۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ء مین اجلاس فرما ہوا مگر چونکہ اوسکو ہمیشہ بادشاہ منصور کیطرف کا
خدشہ لگا رہتا تہا کس لئے کہ منصور اوس کے باپکو باغی اور غاصب سمجھتا تہا اسواسطے اسحاق نے
اپنے سپہ سالار سبکتگین کو اپنے ہمراہ لے کر شاہ منصور پر حملہ کیا اور فتح پائی اور شاہ منصور سے اپنا
نوشتہ لکھوالیا کہ اسحاق مستقل بادشاہ خراسان کا بلاشبہ ہو تا کہ پھر کسیطرح کا دعوے منصور کا خراسان
نرہے اور پھر سلطنت مستقل کرنے لگا بعد حکومت دو برس کے ۳۶۷ ہجری مطابق ۹۷۷ء
مین اسحاق راہی ملک بقا ہوا ؛

سبکتگین

بعد مرنے اسحاق کے سوائے سبکتگین کے کوئی شخص لایق تخت نشینی نرہا تہا سبکتگین اصلمین
ایک شہزادہ ملک ایران کا تہا جو اتفاق زمانے سے حالت افلاس مین الپتکین بادشاہ سابق
غزنی کیخدمت مین جا حاضر کیا گیا تہا اور الپتکین نے اوسکو ہونہار دیکھ کر خرید لیا تہا اور درجہ بدرجہ
ترقی دیکر سپہ سالار کے رتبہ تک اوسکو پہنچا دیا تہا اب اوس نے بادشاہ الپتکین کی لڑکی سے
اپنا نکاح کر کے داماد بادشاہ کا بنکر تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے جلوس کے اول ہی سال یعنی
۹۷۷ء مین اوس نے ہندوستان پر چڑہائی کی اوس وقت مین راجہ جیپال لاہور کا راجہ
تہا لاہور اور ملتان اوس نے فتح کئے اور اور کئی قلعے فتح کر کے بہت سا مال لوٹ کر پھر اپنے
دار الخلافہ غزنی کو مراجعت فرمائی جیپال نے یہ تجویز دلمین ٹہہرا کر کہ مسلمان لوگ پھر ہمارے
ملک پر حملہ آور نہون خود بذات سندہ پار ہو کر مسلمانون کے ملک پر حملہ کیا پر کامیاب نہوا بلکہ
پکڑا گیا اور خود اوسکو مطیع ہونا پڑا اور ہر سال کا خراج دینا منظور کر لیا شاہ سبکتگین نے حکمدیا کہ

اس سال کا خراج اسی وقت ادا کرو مگر چونکہ وہان کل خراجگار روپیہ سرانجام نہ کرسکا اس لئے
اوس نے درخواست کی کہ بادشاہ اپنے معتمدونکو بندہ کے ہمراہ کردیوے لاہور مین بھیجکر
باقی روپیہ ادا کردونگا یہہ درخواست منظور ہوئی جب لاہور مین آیا تو دربار کیا دہنی طرف
تخت کے جو برہمن لوگ کہڑے تہے اونسے صلاح پوچھی برہمنون نے عرض کی کہ مہاراج
اب غزنی کا کچھ اندیشہ حضور کو نہین رہا ہمارے نزدیک روپیہ بہیجنا محض بے فائدہ ہے۔ بائین طرف
چھتری لوگ جو اوس کے سپہ سالار اور افسر فوج تہے اونسے تو اونہون نے یہہ رائے
دی کہ راجہ کو لازم ہے جو اقرار روپیہ کے دینے کا کیا ہے اوسکو پورا کرے والا مسلمان
لوگ چڑہ آوینگے اور پہر لڑائی ہوگی جنگ مین ریا عاریا برباد ہوگی اور صدہا آفات کا برداشت
کرنا ہوگا ان سب قباحتون کی نسبت زر کا دینا آسان بات ہے جو حضور نے وعدہ کیا ہے
بیشک اوسکو پورا کیجئے راجہ نے یہہ سنکر ناک چڑہائی اور ہرگز نہ مانا برہمنونکی رائے مان
لی اور معتمدان شاہی کو قید کرلیا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو آگ
ببولاہوکر مثل طوفان کے مغرب سے چڑہائی کی تمام راجہ شمالی ہندوستان کے اور راجہ
دہلی۔ راجہ اجمیر۔ راجہ کالنجر اور راجہ قنوج ایک لاکھہ آدمی کی فوج لے کر راجہ جیپال کی
مدد کو آئے اور ہندو اور مسلمانونکا مقابلہ لمغان کے کنارہ ہوا یہہ لڑائی سندہ دریا
کی پچھم کیطرف ہوئی تہی اوس زمانے مین ہندولوگونکو دریاے اٹک کے پار جانے سے احتراز
نہ تہا آخر کو ہندوون نے شکست کہائی اور نیلاب کے کنارہ تک اونکا تعاقب ہوا اس لڑائی
کے بعد ایام سلطنت سبکتگین جو کہ بیس برس تک رہی ہندون سے اور کوئی لڑائی نہین

ہوئی سبکتگین نے ۲۰ برس سلطنت کرکے سن نوسو ستانوے عیسوی مین وفات پائی
اوس کے بعد اوسکا چھوٹا بیٹا اسماعیل بادشاہ ہوا مگر دو چار مہینے کے بعد اوس کے بڑے
بھائی محمود نے جو حقیقت مین وارث تاج و تخت تہا سلطنت پر قبضہ پایا اور سنہ ۹۹۷ء مین
تخت نشین ہوا ؛

باب دوم اسمین حکومت خاندان غزنی کا بیان ہے جو سنہ ۹۹۷ء مین شروع ہوئی اور سنہ ۱۱۸۶ء مین ختم ہوئی

سلطان محمود غزنوی

یہ بادشاہ جملہ شاہان سابق سے عظیم الشان اور دیندار مشہور ہے اوس نے تخت پر بیٹھکر
پہلے تو ماورالنہر کو اپنی سلطنت مین شامل کیا جو ملک کہ بحیرہ خزر سے لیکر دریاے
اٹک تک پھیلا ہوا تہا بعد ازان عنان توجہ ملک ہند کیطرف اوس نے پھیری جو ملک کہ
ابتک مسلمانون کی تاخت و تاراج سے بچا ہوا تہا اسملک مین اوس نے بارہ حملے کئے ہین
جنمین مظفر اور منصور ہوکر بہت دولت اور مال لے کر مراجعت کی ہے

حملہ اول ۲۷ اگست سنہ ۱ سن ایکہزار ایک عیسوی مین وہ راجہ جی پال والی
لاہور سے پشاور پر لڑا اوسکو شکست دیکر قید کر لیا اور پہر شہر بہٹنڈا تک جو ان ایام مین
راجہ پٹیالہ کی عملداری مین واقع ہے پہنچکر اوس شہر کو لوٹا اور سب مال و اسباب ہاتہ کا
لیکر غزنی کو مراجعت کی جہان جاکر راجہ جیپال اور اوس کے ہمراہیونکو جو مقید تہے

بشرط ادا سے زر فدیہ رہائی دی اور اون افغانونکو جنھون نے اوسکے سازش کی تھی قتل کیا ÷

جیپال نے قید سے رہائی پاکر اس بیعزتی کا جیا منظور نہ کیا اور حکومت لاہور سے دست بردار ہوکر ایک چتا بنوائی اور اوسمین زندہ جل کر مرگیا اوسکی جگہ انندپال اوسکا بیٹا لاہور کی گدی پر غزنی کا باجگزار ہوکر متمکن ہوا ÷

حملہ دوم ۴۰۰ھ مین یہ حملہ بادشاہ نے اس واسطے کیا تھا کہ راجہ بھٹیا نے خراج اپنے ملک کا سلطان محمود غزنوی کو ادا نہین کیا تھا (یہ ایک قلعہ بجانب شمال بیکانیر کے اور جنوب ملتان کے واقع ہے) جب سلطان آیا تو راجہ نے مورچون پر جس کے چار طرف ایک مضبوط کھائی تھی شکست کھائی اور پھر قلعہ مین جا چھپا تین دن قلعہ کا محاصرہ رہا آخر ش محمود کی فتح ہوئی راجہ نے اپنے تئین آپ مارڈالا اور سلطان محمود مظفر و منصور ہوکر بہت سا مال لیکر غزنی کو چلا گیا

حملہ سوم ۴۰۱ھ یکہزار پانچ عیسوی مین یہ حملہ اسواسطے ہوا کہ ابوالفتح لودھی صوبہ ملتان نے باوجود مسلمان ہونے کے بسبب سازش انندپال کے سلطان کی اطاعت سے انحراف کرکے بغاوت اختیار کی تھی اس لئے سلطان نے چڑھائی کی راہ مین پشاور پر راجہ انندپال والی لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ نے شکست کھائی اور بھاگ کر سودہرہ مین جو قریب وزیرآباد کے واقع ہے پناہ لی سلطان نے اوسکا تعاقب کیا یہانتک کہ راجہ مذکور کشمیر کو بھاگ گیا سلطان محمود نے ملتان پر پہنچکر سات دن قلعہ کا محاصرہ رکھا آخر ش ابوالفتح لودھی نے

اطاعت منظور کی اور جو خراج پہلے دیا کرتا تہا اوس سے دوگنا خراج دینا منظور کیا بعد ازان سلطان مظفر ہوکر غزنی کو چلا گیا

حملہ چہارم چونکہ سلطان محمود غزنوی ایلک خان والی تاتار سے لڑائی مین مشغول ہا اسواسطے انندپال راجہ لاہور سے اوسکی شرارت کے انتقام لینے سے تہوڑے عرصہ تک بیخبر رہا اب بعد فراغت مہم تاتار کے شاہ مذکور نے بڑی فوج جمعکی اور موسم بہار سنہ ۱۰۰۸ء مطابق سنہ ۳۹۹ ہجری مین ہندوستان کی طرف کوچ کیا انندپال بھی بےفکر نہ تہا بلکہ اوسکو خوب معلوم تہا کہ مجہپر وہ چڑہائی کرے گا اس لئے راجہ مذکور نے اپنے قاصد تمام ہندوستان کے راجاؤن کیخدمت مین روانہ کئے اور یہہ کہلا بہیجا کہ مسلمانونکو جہانتک ہوسکے اس ہندوستان سے نکالدینا واجب ہے اگر ہم سب متفق ہوکر محمود کا مقابلہ کرین تو مذہب اسلام ہندوستان مین نہ پہیلنے پاوے اور اسکا روکنا بہت ضرور ہے چونکہ سب راجاؤن کے دلمین مسلمانون کی طرف سے رنج تو پہلے ہی سے تہا ان قاصدون کے جانے پر اور زیادہ اثر ہوگیا اس لئے راجہ اوجین گوالیار۔ کالنجر۔ دہلی اور راجہ اجمیر سب متفق ہوگئے اور اپنی اپنی فوجین لیکر پنجاب کو آئے ایسی فوج کثیر کبھی زمانہ سابق مین جمع نہ ہوئی تھی محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دیکہی جسکی اوسکو کچھ توقع نہ تھی گبہرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا بلکہ قریب پشاور کے دشمن کی فوج کے سامنے فروکش ہوا اوسکے دیر کرنے مین یہہ ہوا کہ دشمن کا لشکر سب آکر جمع ہوگیا کہتے ہین اس لڑائی مین ہندؤن

نے بڑا اتفاق کیا تہا یہانتک کہ ہندو عورتون نے جواہرات فروخت کردئے
اور اپنے زیور گلاکر چاندی اور سونا بناکر اس کام کے واسطے روپیہ جمع کیا اور ہندون
کے لشکر مین خرچ کے واسطے دور دور سے روانہ کیا تہا اور سب راجا بجان ودل
لڑنے اور مرنے پر طیار تھے کہ مسلمانونکو ہرگز ایک قدم آگے نہ بہانے دینگے
اور گکھر اور بہاڑی لڑاک قومین سب متفق ہوکر محمود کے چارطرف آپڑین اس لئے
محمود نے اپنے لشکر کے چارطرف خندق کہدوائی باوجود اتنی کثیر فوج اور ایسی
مصمم عزم دشمن کے اگرچہ تہوڑی سی بے انتظامی ہوئی مگر محمود کی دلیری اور شجاعت
مین ذرا فرق نہ آیا چالیس روز تک دونون فوجین مقابلہ پر پڑی رہین محمود نے
یہ چاہا کہ سامنے سے حملہ ہو اس لئے ایک برجستہ فوج تیراندازون کی حملہ کرنے
کے واسطے اوس نے روانہ کی تاکہ ہندو لوگ اوس پر چڑہ کر آوین پر اوسکا نتیجہ
برعکس اوسکی توقع کے یہ ہوا کہ گکھرون نے محمود کی فوج کا تعاقب نکی پیر اور تنگی
سر بڑی طاقت اور زور سے کرکے لشکر پر تاخت لائے اور تلوار اور پیش قبض
کہینچکر گہوڑے اور سوار قتل کرنے شروع کئے یہانتک کہ قریب (۴۰۰۰) کے
مسلمان مارے گئے لڑائی لحظہ بلحظہ بہتی جاتی تھی اسی اثنا مین محمود کو یہ بات
معلوم ہوئی کہ اوسکا دشمن جس ہاتھی پر سوار تہا اوس ہاتھی کے ماتہے پر ایک
تیر ایسا لگا کہ وہ ہاتھی ڈرکر اولٹا پیچھے کو بھاگ گیا اور لڑائی کے خوف کے
مارے میدان مین کہڑا نہ رہا ہندون نے جو دیکہا کہ سپہ سالار اونکا میدان

جنگ مین نہین ہوے بہی ڈہیلے ہوگئے آخر کو تتر بتر ہوکر بہاگے اور میدان محمود کے ہاتھ آیا اون کے تعاقب مین دسہزار منتخب فوج روانہ کی اور جسقدر مسلمان مقتول ہوئے تھے اونسے دوگنے ہندو بہاگتے ہوئے قتل کئے گئے بعد اس کے سلطان محمود نے پہر کبہی ہندوؤنکو فوج جمعکرنے کا موقع ندیا پنجاب تک اوس نے اونکا تعاقب کیا اور یہان آکر اوسکو معلوم ہوا کہ وے ایسے تتر بتر پریشان حال ہوگئے ہین کہ جس شہر کو اب مین بارونق پاؤنگا اوسکو بخوبی لوٹ سکونگا تب وہ نگرکوٹ کے لوٹنے کو چلا یہہ معبد ہنود کا ہمالہ پہاڑ کے نیچے واقع ہے تہا ہندو لوگ اس جگہہ بسبب نکلتی کئی شعلون کے زمین سے بزرگ اور پاک سمجہتے تہے اور تمام روپیہ خیرات وغیرہ چڑہاوے کا اسجگہہ اکٹہا کرکے رکہا کرتے تھے اور اسمقام پر اسقدر جواہرات اور چاندی اور سونا جمع تہا کہ کسی راجہ کے خزانہ مین نہ تہا کیونکہ مقام متبرک اور محفوظ سمجہہ کر ہر ایک راجہ کا خزانہ وہان جمع رہتا تہا اور بسبب اس کے سلطان محمود پر سب راجاؤن ملکر چڑہائی کی تھی اس لئے وہان فوج نہ تہی صرف پوجاری لوگ نگہبان اوس خزانہ بیشمار کے تہے جنہون نے محمود کی مشکل کہیتہی اطاعت قبول کی اور دروازے کہولدئے بادشاہ نے ہمراہ اپنے چند امرا کے اوس مندر مین داخل ہوکر خزانہ دیکہتے ہی جلد قبضہ کرلیا ساٹھ لاکہہ دینار طلائی اور سات سو من سونے اور چاندی کی اینٹین اور دو سو من سونا خالص اور دو ہزار من چاندی غیر خالص اور بیس من جواہرات جنمین موتی سونگا۔ ہیرا۔ لعل ملے ہوئے

تھے اور راجہ بھیم کے وقت کے جمع کئے ہوئے تھے یہ سب مال سلطان محمود کے ہاتھ لگ گیا اور سب دولت لیکر غزنی کو مراجعت کی دوسرے برس بڑا جشن کیا اور تمام رعایا غزنی کو ہندوستان کی لوٹکا مال دکھلایا یہ جشن جو ایک بڑے وسیع میدان مین کیا گیا تھا تین روز تک رہا اور کچھ مال ملانون اور مستحقونکو بطرز انعام تصدق کیا

پانچوان حملہ سنہ ۴۱۹ مطابق سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین وہ پھر کسی ضرورت کے باعث سے ہندوستان مین آیا اور ملتان کو فتح کرکے اوس جگھ کے حاکم ابوالفتح لودہی کو قید کرکے غزنی کو لے گیا +

چھٹا حملہ سال ۴۲۰ مین سلطان محمود بادشاہ نے شہر تھانیسر پر جو پنجاب مین واقع ہے حملہ کیا اور اوس مندر کو جو ہندؤن کے نزدیک بہت پاک اور مقدس تھا لوٹ لیا اور شہر کو پھونک دیا اور بیشمار ہندو قید کرکے غزنی کو لے گیا اور یہہ سب کام ہندون کے جمع ہونے اور مقابلہ کو تیار ہونے سے پہلے ہی کر گذرا +

ساتوان اور آٹھوان حملہ تین برس کے بعد دو دفعہ اوس نے کشمیر پر حملہ کیا بروقت بازگشت کے فوج راہ بھول گئی اور موسم جاڑے کا ہوگیا تھا اس لئے بہت آدمی اسمین مر گئے اور کچھ زیادہ نقصان نہین ہوا +

نوان حملہ اس حملہ مین سلطان محمود میانہ ہند کا ارادہ کرکے گنگا تک گیا تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اس دفعہ محمود نے ایک لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادہ ہمراہ لئے اور جو ملک

نے فتح کئے تھے وہانکی سپاہ اون ملکونمین اس واسطے نہ چھوڑی کہ شاید کچھ فساد
نہ قایم کرے اور حکمت عملی سے لوٹ کے طمع پر اونکو بھی ساتھ لیکر ہندوستان پر چڑھائی کی
۱۰۱۸ء مطابق ۴۰۹ھ ہجری مین تین مہینے تک اوس نے سفر کیا سات دریا لانگکر آیا
ملک مین آیا جو اوس نے کبھی نہ دیکھا تھا پر اپنی واقفیت اور عقل سے اوس نے یہ سفر
کیا پشاور سے چلکر کشمیر کے قریب جاکر پہاڑ کے نیچے نیچے جہان سب دریا پے آب ہین گذرا
اور جمنا پار ہوکر قنوج مین آپہنچا اون ایام مین شہر قنوج بڑی رونق پر تہا اور اگرچہ
بہت بڑا بہ نسبت قرب وجوار کی سلطنتونسے نہ تہا مگر دولت مین بہت زیادہ تہا چونکہ راجہ
راجہ اس مہم سے بے خبر تھا اپنے تئین بے مدد سمجھ کر معہ اپنے عیال واطفال کے شہر
کے باہر نکلا اور سلطان محمود کو اپنے تئین سپرد کردیا محمود نے یہہ حال دیکھکر رحم کیا
اور بعد تین روز کے شہر قنوج اوسکو دیدیا اور کچھ اوسکا نقصان نہ کیا اور سلطان اور
راجہ سے یہہ عہد ہوگیا تہا کہ جب لوہی دشمن تمپر تاخت لاوے گا تو مین تمہاری مدد کرونگا
وارثون کی مدد و نگاہ بعد ازان محمود متھرا مین آیا جو کہ جاے ولادت کرشن کی مشہور ہے
اور ہندو نکا معبد ہے یہہ شہر سلطان نے لوٹا اور بت توڑ ڈالی اور بتخانے منہدم
کردئے اور (۵۰۰۰) تیرہ سو ہزار باشندے اس شہر کے قید کئے +

دسوان حملہ ۱۰۲۲ء مطابق ۴۱۳ھ ہجری مین سلطان محمود نے راجہ نند پر جو
ایک راجہ شہر کالنجر ملک بندیل کہنڈ کا تہا چڑہائی کی وجہ اس کی یہہ ہوئی تھی کہ چونکہ
راجہ قنوج نے سلطان کی اطاعت قبول کرلی تھی اسبات سے راجہ نند اکالنجر کا گدی

نشین خفا ہوگیا تہا اور اپنے قرب وجوار کے راجاؤنکو ہمراہ لیکر قنوج پر اوس نے
چڑہائی کی چونکہ محمود غزنوی اور راجہ قنوج مین نوین حملہ مین اتفاق ہوچکا تہا کہ جب کوئی
تیسرا چڑہائی کریگا تو سلطان اوسکی مدد کریگا اس لئے سلطان محمود یہہ خبر سنکر اوسکی مدد
کو آیا مگر قبل پہنچنے محمود کے قنوج کا راجہ مارا گیا تہا پہر کالنجر کے راجہ پر چڑہائی کی مگر کچھ
اچہا تدارک اوسکا نکر سکا +

گیارہوان حملہ سنہ ۱۰۲۳ء مطابق سنہ ۴۱۴ ہجری کے سلطان محمود نے راجہ جیپال
دوم کے مقابلہ پر چڑہائی کی تہی یہہ راجہ گدی نشین راجہ انند پال کا تہا اوس نے
سلطان محمود سے بغاوت کی تہی اسحملہ مین لاہور ممالک مفتوحہ غزنی سے شمار کیا گیا
اور یہہ پہلی مثال ہے کہ ہندوستان مین مسلمانونکی چہاونی ہمیشہ کو ابھی سے قایم ہوئی
اسسے پہلے اہل اسلام کی فوج دوام کو قایم ہوکر رہی تہی +

بارہوان حملہ سب سے پہلا اور سب سے بڑا حملہ سلطان محمود کا سومنات پر تہا یہہ
مندر بڑا مقدس ہندوؤنکا جنوبی حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر واقع تہا ماہ
ستمبر سنہ ۱۰۲۴ء ایکہزار چوبیس عیسوی مین مطابق سنہ ۴۱۵ ہجری کے لشکر لیکر وہ غزنی سے
چلا اور ماہ اکتوبر مین ملتان کو پہونچا (بتیس ہزار) اونٹ پر زاد راہ اور خوراک کا اسباب
لاد کر اوس نے براہ ریگستان سومنات کیطرف کوچ کیا اثنائے راہ مین اجمیر کو لوٹا اور سیدہا
سومنات پر جا پہونچا وہان جاکر اوس نے دیکہا کہ یہہ مندر ایک جزیرہ نما پر واقع اور
اثنائے راہ مین جو خاکنائے اوسکو برعظم سے ملاتی ہے وہان پر سپاہ اور فوج اوس کے

عبور کی مانع ہے ہر ایک کونہ پر سپاہ جنگی متعین ہوا سی اثنا مین ایک ہرکارہ
ہندوؤن نے اوس کے پاس بھیجا وہ یہہ پیغام لایا کہ اب بھی اپنی جان بچا نی ہے تو اس
بے ادبی سے باز آ ہین تو ہمارا دیوتا تجکو تباہ کر دے گا محمود نے تیر اندازونکو حکم دیا کہ
آگے بڑہین اور تیر برسانا شروع کرین چنانچہ تہوڑی دیر مین ہنود کی فوج جو دیوار و نپر محافظ تہی
ماری گئی یہہ حال دیکہکر ہندو لوگ بہت ہی بیحواس ہو گئے اور بتون کے آگے
بڑی گریہ وزاری سے رو رو کر سجدے کرنے لگے پر جب مسلمانون نے سیڑہی لگا کر
اوس مندر کی دیوار پر چڑہائی شروع کی اوسوقت ہندؤن نے ایسی بہادری سے
اونکا مقابلہ کیا کہ حملہ آوران شاہی برانقصان اوٹہا کر پس پا ہوے دوسرے روز پہر
حملہ کیا مگر کچہ فایدہ نہوا تیسرے روز قرب وجوار کے راجہ لوگ سومناتکا مندر بچانے کو
آئے بڑی بہاری لڑائی ہوئی اور فتح کسیکی بہی نہ معلوم ہوئی اور ہندون کی مدد کو سردار
بیرامدیو اور سردار دابشلیم جو کہ مشہور امیر گجرات کے تہے آکر پہونچ گئے اوسوقت سلطان
محمود نے خیال کیا کہ ہندوستان مین صرف اب کی ہی دفعہ مین قریب شکست کہانے کے
پہونچ گیا ہون اس لئے وہ اپنی فوجکی مذہبی سرگرمی کو اسطور پر جوش مین لایا کہ زمین پر
اوس نے خدا کے سامنے سجدہ کیا اور مدد اپنی کا خواہان ہوا اور اپنی فوج کے سردارون
کو بولا کر کہا کہ اب یا تو فتح ہو گئی یا شہادت کا تاج سر پر رکہا جائیگا تمام فوج یہہ بات سنکر جان
دینے کو طیار ہو گئی اور ایسے جوشمین آکر لڑی کہ اوس نے فتح پائی یہہ حال دیکہہ وہ سیاہ
جو محافظ مندر کی تہی مارے خوف کے مندر کو خالی کر کے بہاگ گئی سلطان محمود مندر مین داخل

ہوا اوس کے اندر سونے کے بت رکھے تھے اون سب مین سومنات کی مورت پانچ گز اونچی تھی جسمین دو گز زمین مین گڑی ہوئی اور تین گز اوپر تھی +

سلطان محمود نے اپنے ہاتھ سے ایک تبر مارکر اوسکی ناک توڑی اور حکم دیا کہ اسکو توڑکر ٹکرے ٹکرے کرڈالین برہمنون نے جمع ہوکر محمود کے روبرو اپنے تئین زمین پر ڈالدیا اور التجا کی کہ ہمارا دیوتا نہ توڑا جاوے ہمسے اسکے عوض بہت سا روپیہ بادشاہ لے لے مگر محمود نے ہرگز نمانا اگرچہ اوسکا وزیر مایل ہوگیا تھا کہ اسقدر زر کثیر لیا جاوے پر محمود نے فرمایا کہ قیامت کے روز بت فروش اپنا نام رکھوانا نہین چاہتا ہون بلکہ بت شکن اپنا نام چاہتا ہون کہتے ہین کہ جسوقت وہ بت توڑا گیا تو اسقدر جواہرات اور موتی اور ہیرے اور لعل اوس کے پیٹ مین سے نکلے کہ جسقدر روے روپیہ دیتے تھے اوس سے کئی حصے قیمت مین زیادہ کا مال تھا یہہ سب مال لیکر وہ جب غزنی کو چلا تو راہ درمیان ریگستان کے ملتان کے قریب جاٹون نے کئی حملے اوسپر کئے جسکے سبب سے اوس نے دوسرے سال ۱۰۲۵ء مین ایک اور مہم کرکے جاٹونکو خوب گوشمالی دیکر قریب اس کے پہونچا دیا کہ اونکو نیست و نابود کردیا +

بعدازان تھوڑے عرصہ کے بعد اوس نے خراسانکو مفتوح کیا اور غزنی مین جاکر بیمار ہوا چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء عیسوی مین تریسٹھ برسکا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اوسکی تاریخ رحلت کی ایک شاعر نے یہہ لکہی ہے +

تاریخ وفات محمود غزنوی

آنکہ محمود غزنوی بودہ وقف سنہ معنوی بودہ

سال شنقا آن خدیو زمان ہا نغم گفت شاہ بار جہان

محمود کے خصایل مین مورخین کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ لیق بادشاہ اور بڑا منصف و عادل اور خدا پرست اپنے زمانہ کا تہا بعضے مورخ کہتے ہین کہ وہ بڑا ظالم و حریص اور لوبھی تہا حاصل یہہ ہے کہ اوسکی طبیعت مین عجیب خصلت پای جاتی تہی جو اخذ اوصاف متضاد کی ہو سکتی ہے اوسکے وقت مین ممالک شرقیہ مین شہر غزنی علم و فضل کا مدار ہوگیا تہا اوسکے عہد مین یہہ لوگ بہت بڑے مشہور مصنف ہوئے ہین ایک ۱ فردوسی جسنے شاہنامہ تصنیف کیا ۲ دوسرا عنصری جو مشہور فلسفی اور شاعر ہے ۳ ابوریحان منجم جسکو بغداد سے مامون رشید نے اوسکے پاس بہیجدیا تہا اور وہ اس بادشاہ کی رفاقت مین رہتا تہا ✤

سلطان مسعود

سلطان محمود غزنوی کے بعد اوسکے دو لڑکے رہے جو کہ توام تہے بڑے بیٹے کا نام سلطان محمد تہا جو کہ رحم دل اور مخلص شمار کیا جاتا ہے اسکو بادشاہ پیار زیادہ کرتا تہا ۔ دوسرا اوسکا بہای مسعود تہا یہہ لڑکا مثل اپنے باپ کے تہا چونکہ محمود نے پہلے ہی سے معلوم کرلیا تہا کہ میرے بعد ان دونو بہائیون مین تخت کیوا سطے جہگڑا ہوگا

محمد اور مسعود غزنوی کا جنگ

اس لئے اوس نے اپنی حین حیات مین ماوراالنہر کی حکومت جسکی دارالخلافت جرد جان تہی اور مسعود کو اپنی قلمرو کی حد مشرقی پر حاکم کردیا تہا +

بعد وفات سلطان محمود کے سلطان محمد اسکا بڑا بیٹا تخت پر بیٹہا اسکے تخت پر بیٹہتہی مسعود نے اوسکو لکہا کہ مجکو سلطنت کی خواہش نہین ہے پر مجہکو صرف یہہ آرزو ہی کہ تین صوبے جنکو مینے بزور شمشیر فتح کیا ہے میرے ہی قبضے مین رہین اور میرے نام کا خطبہ اون مین پڑہا جاوے اس بانکو محمد نے منظور نہ کیا اس لئے مسعود نے ایک فوج فراہم کی اور غزنی پر چڑہائی کرکے فتح پائی اور محمد کو پکڑکر اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین یہہ سب معرکہ اوسی عالمین ہوا جس شہر مین سلطان محمود کے وفات پائی تہی اور مسعود بہی اوسی سالمین تخت نشین ہوا پر جو اوسکو توقع تہی وہ ظہور مین نہ آئی بلکہ اوسکی سلطنت روز بروز تنزل پانے لگی قوم سلجوق نے پچہم کے صوبون پر زور پکڑا اور وے لوگ ہمیشہ حملہ آور رہے تا وقتیکہ اونکو تہوڑا سا ملک غزنی سے نہ دیا گیا

سنہ ۱۰۳۳ع ایکہزار تینتیس مین شاہ مسعود ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کشمیر کو اوسنے مطیع کیا اور دوسرے سالمین قوم سلجوق کو پچہم کیطرف ہٹانیمین مصروف ہوا اور اونکی سرکوبی کیواسطے جی سنگہ کو جو ہندوستانی فوج کا سپہ سالار تہا روانہ کیا اس سے ظاہر ہے کہ ہندو لوگ اوس وقت مین دریاے اٹک کے پار رہونے کو برا نہ جانتے تہے اور ہندون کو مسلمان بادشاہ اپنی فوج مین بڑے عہدہ پر نوکر رکہتے تہے

سنہ ۱۰۳۶ع سن ایکہزار چھتیس مین مسعود نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور

جانسی کے قلعہ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور وہانکے سب مندر ڈہا کر تمام مال ضبط کیا یہان سے پھرتے وقت اوس نے اپنے بیٹے کو صوبہ دار ملتان کا مقرر کیا جس زمانہ مین کہ مسعود ہندوستان مین تہا اوسکے دشمنون نے طاقت پاکر مادر النہر مین بڑی شورش مچا رکہی تہی اسواسطے جب وہ غزنی کو گیا تو عین موسم سرما مین اون دشمنون کا مقابلہ کرنیکے واسطے مادر النہر کو اوسے جانا پڑا جہان کئی لڑائی لڑا اور آخر کو شکست کہائی طغرل بیگ ترکمان نے اوسکا تعاقب غزنی تک کیا چنانچہ طغرل نے غزنی مین پہنچ کر بادشاہی اصطبل تاراج کیا اور تہوڑا سا شہر بہی غارت کیا اور اوس شہر پر قابض ہوگیا اسلئے مسعود شاہ نے ان ترکمانون کے حملات سے بچنے کیواسطے ایک مقام اوسکے رہنے کو اپنے ملک مین دینا قبول کیا جس پر وے ترکمان لوگ بہی راضی ہوگئے پر قابو پاکر پہر اونہون نے مسعود پر حملہ شروع کیا مسعود نے اپنے تئین اونکے مقابلہ کے لایق نہ پاکر ارادہ کیا کہ ہندوستان مین جاکر فوج جمع کرے بدین خیال اوس نے سب روپیہ اور دولت قلعہ سے نکالکر اونٹون پر لادی اور لاہور کی جانب روانہ ہوا اس تباہی کے وقت اپنے اندہے بہائی مسمے محمد کو بہی ساتہہ لیا جسکو نو برس پیشتر اوس نے خود اندا کردیا تہا جبکہ دریا سندہ کے کنارے پر پہنچا تب اوسکی فوج ہی باغی ہوگئی اور تمام مال و دولت جو اونٹون پر لدا تہا لوٹنا شروع کردیا اور بخوف اسکے کہ بادشاہ غصہ مین آکر ہمکو سزا سخت نہ دے اوسکے بہائی محمد شاہ اندہے کو بادشاہ بنالیا چنانچہ محمد شاہ قیدخانہ سے نکلکر تخت پر بیٹہا اور مسعود شاہ کو تخت سے اوتار کر قید کیا اور وہ اوسی

فیدمین سنہ ۴۰۰ھ ایکہزار چالیس مین دس برس کی سلطنت کے بعد مقتول ہوا +

سلطان مودود ابن مسعود

جبکہ مودود ابن مسعود نے جو کہ صوبہ دار بلخ کا تہا اپنے باپکے قتل ہونے کی خبر سنی فوراً غزنی کو بیخ کرکے آیا اور وہان کے لوگون نے اوسکو تخت پر بٹھلا دیا اوس نے تخت پر بیٹھتے ہی محمد شاہ اپنے بہائی کے بیٹون سے لڑائی شروع کی جسمین وہ فتحیاب ہوا اب صرف ایک دشمن اوسکا بہائی رہ گیا تہا جو کہ ہمدان کے زور سے دعوے بادشاہت کا رکہتا تہا اوس سے بہی لڑا اور فتح پائی اور اوسکا بہائی بعد چندروز کے اپنی خوابگاہ سے مرا ہوا برآمد ہوا ان خانگی جہگڑون اور پچہم مین ترکمانون کی سرکشی سے ہندوؤنکے دلمین پہر الوالعزمی پیدا ہوئی چنانچہ دہلی کے راجہ نے بڑی فوج جمع کرکے تہانیسر اور رہانسی اور نگرکوٹ اور اور کئی شہر اپنے قبضے مین کرلئے - مندر پہر کہ تعمیر کئی گئی اور مسلمانون نے جو مورتین توڑ ڈالی تہین اون کے عوض اور مورتین رکہی گئین اور اوسیطرح اون تبونکی پوجا پہر جاری ہوئے ہر ایک طرف سے ہزارون آدمی پوجا کیواسطے جمع ہوئے راجاؤن نے نذرین بڑہائین اور مندرون مین پہر اوسیقدر دولت جمع ہوگئی جتنی کہ مسلمانونکی لوٹ سے پہلے رہا کرتی تہی اور اسقدر بہت ہندون کی بڑہی کہ لاہور کو جو دارالخلافت مسلمانون کا تہا گہیر لیا اگرچہ مسلمانون نے نکلکر ہندون کو بہگا دیا پہر بہی

جو ہندوون نے لے لئے تھے سلطان مودود کے عہد مین اونہین کے قبضہ اور تصرف مین رہی سلطان مودود کی سلطنت نو برس تک رہی اور ایکہزار پچاس عیسوی مین ختم ہوئی بعد مرنے مودود کے نو برس کے عرصہ مین چار بادشاہ متواتر ۱۰۵۸ء تک تخت غزنی پر جلوس فرما ہوئے جنکا ذکر کرنا لاطایل ہے

سلطان ابراہیم

۱۰۵۸ء مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر متمکن ہوا کہتے ہین کہ وہ بڑا پرہیزگار اور صاحب علم اور متشرع بادشاہ تہا اوس نے کئی قرآن شریف کامل اپنے ہاتہہ سے لکہے اور مکہ اور مدینہ مین رکہوائے ترکمانون نے اسکے عہد مین بہی سخت حملے کئے پر اوس نے وے تمام ملک جو ترکمانون نے فتح کئے تہے اس شرط پر علے الدوام کے واسطے لکہدئے کہ وے لوگ آیندہ کو دست درازی نکرین چنانچہ انہون نے یہہ شرط مان لی اور اوس پر قایم رہے اسطرح پر مغربی دشمنون سے اوس نے رہائی پاکر ہندؤن کی عزم کے روکنے کیواسطے پورب کو فوج کشی کرنے کی طیاری کی کہتے ہین کہ وہ ہندوستان مین اتنی دور تک گیا کہ اسوقت تک اسکے بزرگون مین سے کوئی بادشاہ نہ گیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کرکے غزنی کو لے گیا چالیس برس تک بادشاہ نے سلطنت کی اور ۱۰۹۸ء ایکہزار اٹہانوین عیسوی مین اوسکی سلطنت ختم ہوئی

سلطان مسعود ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا بیٹا مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اوس کے

ایام سلطنت مین بڑا امن اور چین رہا نہ تو کوئی خانگی جھگڑا برپا ہوا اور نہ کوئی باہر کا حملہ نمودار ہوا سولہ برس سلطنت کر کے وہ راہی ملک بقا ہوا +

سلطان ارسلان

مسعود کے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹھا جس نے بادشاہ ہوتے ہی اپنے بھائیون کو قید کرنا شروع کیا مگر بہرام اپنے مامون سنجر ترکمان کے پاس بھاگ گیا اور اوسکی حمایت چاہی جس نے اوسکی مدد کی چنانچہ ترکمانونکی ایک فوج غزنی پر چڑھ آئی اور وہان پہنچکر ارسلان کو نکالدیا مگر ارسلان پھر آکر لڑا اور پھر اوس نے تخت لے لیا آخر کار تین برس سلطنت کر کے مقتول ہوا +

سلطان بہرام

بہرام اب بلا تنازع وارث تاج ٹہرا اوس نے بڑی دانائی اور رعایت سے سلطنت کی اور اہل علم کی اوس نے بہت قدر کی بتیس ۳۲ برس تک اوس نے بادشاہت کی اور آخر ایام سلطنت مین خاندان غوری کے جھگڑون مین گرفتار ہوا جس خاندان نے جو تھوڑی مدت کے بعد خاندان غزنی کا چراغ بجھا کر اپنی بادشاہت کو فروغ دیا +

باب سوم سلطنت خاندان غور

ابتدا سنہ ۵۴۳ھ سے سنہ ۶۱۲ھ تک

محمد قطب الدین غوری

محمد قطب الدین غوری نے سلطان بہرام کی بیٹی سے شادی کر لی تھی مگر بسبب کسی

خطائے بزرگ کے محمد قطب الدین برملا قتل کیا گیا

سیف الدین

سیف الدین اوسکا بھائی اوسکے خون کا بدلا لینے کو چلا اور اوس نے بہرام کو نکال کر غزنی پر قبضہ کر لیا مگر رعایا اوس سے راضی نہ رہ سکی رعیت چاہتی تہی کہ بہرام ہی پھر بادشاہ ہو یہہ حال دیکھکر بہرام یکایک غزنی پر آیا اور سیف الدین کو گرفتار کر کے اوسکا مونہہ کالا کر کے تمام شہر کے گرداگرد پھرایا اور پھر اوسکا سر کاٹ ڈالا ٭

علاؤ الدین

سیف الدین کے بھائی علاؤ الدین نے یہہ حال سنکر ایک بڑی فوج طیار کی اور اپنے بھائی کے خون کا عوض لینے کو غزنی پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی بہرام نے شکست پائی اور ہندوستان کیطرف بھاگا اور وہان بہت مصایب اٹھا کر ۵۵۲ھ ۱۱۵۷ع مین فوت ہوا اسطرح پر خاندان غزنی کی حکومت دریائے سندہ کے ممالک مغربیہ سے خارج ہوئی

خسرو شاہ

بہرام کا بیٹا خسرو لاہور مین آیا اور اس شہر کو اوس نے اپنی دار الخلافت بنایا سلطان محمود غزنوی مرحوم کے ملکون مین سے اوسکی اولاد کے پاس صرف ہندوستان کے صوبون مین سے لاہور ہی باقی رہا تہا اسی اثناہ مین سلطان علاؤ الدین غزنی مین داخل ہوا اور اس شہر کو سات روز تک اوس نے لوٹا اور بڑے بڑے بزرگ اور صاحب علم وہانسے پکڑ کر فیروزکوہ پر جو غوریون کا وطن اصلی تہا لے گیا اور وہان جاکر اون لوگون نے

کو قتل کیا اس بادشاہ نے اسقدر قتل اور غارتگری کی تہی کہ اوسکو سورخون نے
جہان سوز خطاب دیا ہے خسرو سات برس تک سلطنت کرکے لاہور مین مرگیا بعد اوسکے
اوسکا بیٹا +

خسرو ملک

تخت لاہور پر بیٹہا اوس نے ہندوستان کے نام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کہ کسی زمانہ
مین اوسکے بزرگون کے قبضے مین آگئی تہی مگر غزنی والونکا اقبال تنزل پر تہا علاؤالدین
کو اوسکے بہای محمد غوری دوم نے مدد دی جو کہ ملک غزنی پر قناعت نکرکے ہندوستان
کے صوبون کو فتح کرنے کا ارادہ کرتا تہا۔ اس لیئے ۱۱۸۰ء مین وہ لاہور کیطرف
روانہ ہوکر لاہور کو فتح نکرسکا اور خسرو ملک سے اوسکو صلح کرنی پڑی چار برس کے
بعد یہہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری نے دوسری بار لاہور کو گھیرا پر اس دفعہ بہی ناکام
رہا تہوڑے عرصہ کے بعد اوس نے تیسرا حملہ کیا اور فتح پائی مگر یہہ فتح بڑی فریب سے حاصل
ہوئی کیونکہ پہلے اوس نے خسرو ملک کے پاس صلح کا پیغام بہیجا اور اپنی راستی جتانے
کیواسطے خسرو کے بیٹے کو جسکو کہ اوس نے بطریق یرغمال یعنے اوّل کی صلح کے ہوتے
پر لیا تہا اوس کے پاس بہیجدیا وہ عمر رسیدہ بادشاہ اپنے بیٹے سے ملنے کو شہر
سے باہر چلا اور محمد غوری نے بیس ہزار سوار لیکر یکایک خسرو ملک کے ڈیرے کو گھیر لیا
خسرو ملک نے بچنے کی کوئی صورت نہ دیکہکر اپنے دشمن سے التجا کی اور محمد غوری نے
لاہور کو اپنے حوالہ کردینیکا سوال کیا جسکو کہ خسرو نے جلد خالی کردیا اسطرح ۱۱۸۹ء

گیارہ سو نواسی مین سلطنت خاندان غزنی سے خاندان غوری کو پہنچی +

سلطان محمد غوری

شہاب الدین محمد غوری بانی خاندان دوم اہل اسلام کا ہے جس نے ایک دوسرے خاندان مسلمانون کی بنیاد وسط ہند مین قایم کی ابتدار محمد غوری کی یہہ ہے کہ اعزالدین حسین جوکہ ایک بزرگ غوریونکے فرقے کا اور اس خاندان غوری کا بانی تہا وہ ایک بڑا منظور نظر نوکر سلطان مسعود شاہ ابن محمود غزنوی کا تہا مسعود شاہ نے اس شخص کو ایسا معزز کیا کہ اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کرکے علاقہ غور کا اوسکو حاکم بنایا اوس سے سات لڑکے پیدا ہوئے جنکو سبعہ سیارہ کا خطاب دیا گیا تہا اون مین سے دو لڑکے بادشاہی خاندان کے بانی ہوئے چنانچہ اون مین سے ایک کا نام قطب الدین غوری تہا وہ بہرام شاہ بادشاہ غزنی کی لڑکی سے شادی کرکے بادشاہ ہوا تہا اور اوسنے فیروزکوہ کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا تہا اسی سبب سے غور اور غزنی کے خاندان مین فساد برپا ہوا جسکے سبب خاندان غزنی بالکل پامال ہوگیا اعزالدین باپ قطب الدین کا جسنے کہ غزنی اور غور دونون تخت پر قبضہ پایا اور اپنے چھوٹے بہای محمد غوری کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا محمد غوری اگرچہ ہر ایک ملک پر فتحیاب اور منصور و مظفر رہا پر انیس ۲۹ برس تک نادم زیست اپنے بہای کی ستراہی اوسنے نکی اوسیکا تابعدار بنا رہا محمد غوری نے سلطان خسرو ملک کو جوکہ غزنوی خاندان کا اخیر بادشاہ لاہور مین تہا گرفتار کرکے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر چلنے کی طیاری کی اور اب ایسا ایک بلا کا جہو کا شروع ہوا کہ ہندوستانی راجاؤنکو

ایکبرس پہلے قتل کروا دیا تہا

اونکے تختون سے اڑا دیے گیا اور مسلمانی خاندان کے بادشاہ تخت دہلی پر مسلط ہوئے +

سلطان محمود غزنوی کے وقت سے لیکر ابتک کوئی بادشاہ دہلی کے تخت پر قایم ہوکر نہ بیٹھا تہا بلکہ صرف ملتان اور لاہور غزنویون کے تصرف مین رہا کئی جب کبھی فوج شاہی آگے کو بڑہا کرتی ہندو لوگ روپیہ دیکر ٹالدیا کرتے تہے اور ہندو راجہ لوگ بدستور اپنی اپنی راج دہانیمین براجا کرتے تہے اور جسقدر کہ خاندان غزنی کی طاقت کم ہوتی جاتی تہی ہندو راجاؤن کی طاقت بڑہتی جاتی تہی +

سنہ ۱۱۹۱ء مین جبکہ محمد غوری نے شہر بہٹنڈا کو فتح کرکے اپنے ملک مورونی کو مراجعت کی تب راجہ پرتہی راج نے تمام اپنی فوج اور مددگار جو قریب دو لاکہہ آدمی کے تہی جمع کرکے شہر بہٹنڈا کے چہوڑانے کیواسطے کوچ کیا محمد غوری نے جب یہہ خبر پائی وہ اوس شہر کے بچانے کو چلا بمقام ترادڑی جو کہ تہانیسر سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے دونونکا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی محمد غوری نے بہت شجاعت ظاہر کی پر آخر کو اوسکی فوج بہاگ نکلی لاچار پسپا ہوکر غور مین آیا اور سب سردارونکو جنکی نامردی سے وہ لڑائی ہارا تہا سزا سخت دی اور برخاست کردی بہٹنڈا ہندون نے پہر لیا +

اس فتح کے سبب سے راجہ پرتہی راج کو بڑا فخر حاصل ہوا مگر پہر اوسنے اپنے تئین ایسا کاہل بنایا کہ رات و دن عورتون مین پڑا رہتا اور عیش منایا کرتا اور محمد غوری کو

ایسی شرمندگی حاصل ہوئی تہی کہ اوسکو رات و دن فکر لگا ہوا تہا کہ ابکی پہر ہندوستان
مین جاکے فتح نمایان کرون چنانچہ خواب و خور اسپر حرام ہوگیا آخر کو تیس ہزار سوار
تاتاری منتخب لیکر سندہ دریا کے پار اُترا اول اوس نے پرتہی راج کو کہلا بہیجا کہ مذہب
اسلام قبول کر نہین تو انکار کا انجام اچہا نہوگا پرتہی راج عیش مین مشغول تہا اوسنے
غرور سے یہہ جواب دیا کہ اپنا بہلا چاہتا ہے تو واپس چلا جا دہلی کے راجہ کی ہمراہ ڈیڑہ
سو سردار جمع تھے اور تین لاکہہ سوار اور پیادے اس سے بہی زیادہ تھے اور تین ہزار
ہاتہی یہہ دل بادل فوج محمد غوری کے مقابلہ پر آئی دونو لشکرون کے درمیان گہاگرا
دریا واقع تہا ایکطرف راجہ پرتہی راج پڑا تہا اور ایکطرف مسلمانونکا لشکر محمد غوری
نے جب وہ مفرد راز جواب سنا تو کہلا بہیجا کہ مین اپنے بہائی کا تابعدار ہون اوسسے
دریافت کرونگا ہندوؤن نے یہہ جواب سنکر معلوم کیا کہ ڈر گیا رات کو سب عیش و
عشرت مین بے اندیشہ مصروف ہوئے محمد غوری نے انکو غافل پاکر راتون رات دریا
سے پار اترکر علی الصباح اون پر حملہ کیا دوپہر دن چڑہے تک اوس نے خوب لڑائی
کی ہندو شکست پاکر بہاگے چتوڑ کا راجہ راجپوتون کو لیکر خوب لڑا اوسی لڑائی مین مارا گیا
پرتہی راج کو مسلمانون نے پکڑ لیا اور بہت دولت مسلمانونکے ہاتہہ آئی اس شکست کی خبر
سنکر بڑے شہرونکے راجہ مسلمانونکے تابعدار ہوگئے محمد غوری نے چیتور پر لشکر کشی کرکے
اوسکو فتح کیا اور وہانکے ہزارہا باشندونکو مارڈالا بعد ازان دہلی پر آیا راجہ پرتہی راج کا
بیٹا جو بجائے اپنے باپ کے تخت پر بیٹہہ گیا تہا اوس نے فوراً تابعداری اختیار کی اس سبب سے

شہر دہلی لوٹ سے بچ گیا اور قطب الدین غوری کو جو اوسکا بڑا پیارا غلام تہا شایستہ
فوج دیکر دہلی کے متصل چہوڑ کر غزنی کو مراجعت کی قطب الدین نے جو کہ مثل محمد غوری
کے اولوالعزم اور ذی لیاقت تہا جلد تر میرٹہہ کو فتح کر کے دہلی کو اپنے قبضہ مین لاکر اوسکو
اپنا دارالسلطنت بنایا اوسیدن سے سلطنت ہندوون کی نیست نابود ہوئی ٭
محمد غوری تہوڑے عرصہ کے بعد پہر غزنی سے پہر کر آیا اور نئی فوج بہرتی کر کے دہان سے
لایا اور جے چند راجہ والی قنوج پر چڑہائی کی قنوج کا راجہ قطب الدین کے تیر سے مارا گیا اور
بہت ہندو مقتول ہوئی سات سو ہاتہیون سے جو مسلمانونکے مقابل لڑائے کرنے آئے
تہے نوے ہاتہی مسلمانونکے ہاتہہ آئے ایک او نین سپید ہاتہی تہا بعد ازان بنارس کو گیا
اور ایک ہزار مندر مسمار کئی اور پہر غزنی کو مراجعت کی دوسرے سال مین گجرات پر قطب الدین
نے حملہ کیا اور سب مال و دولت لوٹ کر اوسکو مسخر کیا تہوڑے عرصہ کے بعد محمد غوری نے
اپنے بہائی کے مرنے کی خبر سنی اس لئے وہ غزنی گیا چنانچہ حسب دستور محمد غوری کے سر
پر تاج شاہی رکہا گیا پر ایکدفعہ پہر وہ ہندوستان مین آیا تہا دہلی سے لوٹ کر غزنی کو جاتے
ہوئے قریب لاہور کے کہگرون کے ہاتہہ سے اسطور پر مارا گیا کہ رات کو چند آدمی خنجر لیکر
اوسکے خیمہ کے اندر گہس گئے سوتا ہوا پاکر ۲ ر شعبان ۶۰۲ ہجری مطابق ۱۲۰۶ ع
کے خنجرون سے مار ڈالا قطب الدین بہی اوسوقت ہمراہ تہا اسی شخص کے ہاتہ خاندان
غوری کی ترقی ہوئی تہی اور اسی پر ختم ہوئی اس نے سب ۹ نو حملہ ہندوستان پر
مثل محمود غزنوی کے کئے تہے بعد اوسکے اوسکے دو نایب ایک قطب الدین اور دوسرا

تاج الدین ایلدوز باقی رہے تھے سو ایلدوز کس نے تو کوہستانی ملک کو اپنے قبضہ مین کیا اور قطب الدین نے ہندوستان کو محمد غوری نے بتیس ۳۲ برس سلطنت کی ازانجملہ انتیس ۲۹ برس تک اپنے بھائی کی نیابت مین رہا اور تین برس تک مستقل بادشاہ ہوکر اپنی سلطنت کی اسی بادشاہ کی سلطنت مین چنگیز خان نے سلطنت مغلیہ کی بنیاد قایم کی تھی جسکی وسعت بحیرہ خزر باکسپین سے چین اور سیر تک یا تھی

باب چہارم سلطنت غلامان

سنہ ۱۲۰۶ء سے سنہ ۱۲۸۸ء تک کا حال ۔

قطب الدین[1] التمش[2] رضیہ بیگم[3]

نصیر الدین محمود[4] غیاث الدین بلبن[5]

کیقباد[6]

قطب الدین ایبک

سلطنت غلامان مین اول بادشاہ اہل اسلام کا ہندوستان مین قطب الدین ایبک ہے ہے یہہ شخص سلطان محمد غوری کا غلام تہا جسوقت کہ محمد غوری نے سنہ ۱۲۰۶ء مین انتقال کیا تو وہ بے اولاد تہا اس لئے اوسکی جگہہ بادشاہ ہونے کا جہگڑا پیدا ہوا قطب الدین حاکم دہلی اوسکی سلطنت مین بہ نسبت اور حکام کے بڑا طاقتور تہا اس لئے محمد غوری کے بعد اسکی سلطنت کا انتظام اسطور پر ہوا کہ محمود شاہ جو کہ بہتیجا محمد غوری کا تہا اوسنے تو ملک غور کو اپنے قبضہ مین کرلیا اور تاج الدین ایلدوز

صوبہ دار نے کابل اور قندہار پر قبضہ کیا اور قطب الدین نے ہندوستان کی سلطنت کا دعوے کیا لیکن الدز نے قطب الدین سے مقابلہ کر کے شکست پائی اور قطب الدین نے غزنی مین جاکر تاج شاہی پایا مگر مستقل بادشاہ ہونے کے بعد قطب الدین نے عیاشی اور آرام اختیار کیا اسواسطے الدز نے اوسکو سست پاکر غزنی کی سلطنت اوس سے چھین لی اور ہندوستان کیطرف اوسکو بھگا دیا جہان آکر اوس نے چار برس تک بادشاہت کی اور ۱۲۱۰ء مین مرگیا اس بادشاہ کو مورخون نے عادل اور بہادر اور لئیق اور فیاض لکھا ہے +

شمس الدین التمش

قطب الدین کی وفات کے بعد آرام ابن قطب الدین تخت پر بیٹھا مگر چونکہ ابھی تک اوسکے باپنے اپنی سلطنت ایسی مستحکم نہ کی تہی کہ اوسکا بیٹا آرام بے کھٹکے حکومت کر سکتا اسلئے ایک برسکے عرصہ مین شمس الدین التمش نے آرام کو ناقابل بادشاہت کے پاکر تخت سے اتار دیا التمش اگرچہ عمدہ خاندان سے تہا پر بچپن مین وہ قطب الدین کے ہاتھہ فروخت کیا گیا تہا بادشاہ نے اوسکو ہون ہار دیکھکر تربیت دی اور اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کے بڑے رتبہ پر اوسکو جلد پہنچا دیا تہا ۱۲۱۱ء عیسوی مین وہ بادشاہ ہوا اوس نے پچیس برس تک سلطنت کی دسوین سال جلوسی التمش مین جلال الدین شاہ خوارزم ہندوستان مین آیا التمش کی فوج نے اوس سے مقابلہ کیا التمش اکثر اون مسلمان صوبہ دارون کے زیر کرنے مین مصروف رہتا تہا جو ارادہ خودسر

ہونے کا رہتے تھے اور چونکہ صوبہ دار بنگالہ کا ایسا خودسر ہوگیا تھا کہ مدت سے اوسنے خراج ہی ادا نہ کیا تھا تو وہان التمش نے خود چڑھائی کی اور اپنے بیٹے کو وہانکا صوبہ دار بناکر آیا اوس بادشاہ نے ہندوستان پر کئی دفعہ فوج کشی کرکے اونکو مطیع کیا ایک برس کے حصار مین گوالیار اوس نے فتح کیا اور پھر مالوہ کیطرف گیا اور اوجین فتح کی وہان جاکر مندر مہاکال کو جو بارہ سو برس پیشتر کا بنایا ہوا بکرماجیت کا تھا توڑا اور غارت کیا بکرماجیت کی مورت معہ دیبی کی مورت کے دہلی مین لایا اور جامع مسجد کے دروازے پر دونو مورتین رکھواکر توڑ ڈالین فقط اسی بادشاہ نے تاج الدین ایلدوز شاہ غزنی کو شکست دی اور اوسکو قید کرلیا اور اپنی سلطنت کو بہت دور تک پھیلایا صوبہ بنگال ۔ صوبہ بہار ۔ گوالیار ۔ مالوہ یہہ صوبے فتح کئے غرضیکہ یہہ بادشاہ عقلمند اور نیک نیت تھا اس بادشاہ نے سنہ ۱۲۱۱ء سے لیکر سنہ ۱۲۳۶ء تک حکومت کی +

رضیہ بیگم

التمش کے بعد اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا مگر عیاشی اور حرامکاری کے سبب سے چھہ مہینے کے بعد امرا نے اوسکو تخت سے اتار دیا اور بادشاہ زادی رضیہ بیگم اوسکی بہن کو تخت پر بٹھایا یہہ اول بادشاہ زادی مسلمانون مین ہے جس نے تخت پر بیٹھہ حکومت کی ہے یہہ عورت بہت ذی لیاقت اور بڑی عقلمند تھی اپنے باپکے وقت مین بھی کاروبار ملک مین مصروف رہا کرتی تھی اسکو حکومت کا طور خوب آتا تھا مگر چونکہ ایک ۔

حبشی غلام پر عاشق ہوکر بڑی مہربانی اوس پر کرنے لگی تہی اس لئے امرا اوس سے
ناراض ہوئے اور ایک مشورت سب نے کرکے اوسکو تخت سے اتارنے کے لئے فوج جمع کی
آخر کو پکڑی گئی اور بٹھنڈہ کے قلعے مین قید ہوئی پھر وہان بہی اوس نے قلعہ بٹھنڈا کے
حاکم سے موافقت کرکے اوسکے ساتھہ شادی کرلی اور اوسیکے زیر حکم فوج جمع کرکے تخت
کے واسطے دو لڑائیان سخت لڑی مگر کامیاب نہوئی بلکہ اس پچھلی لڑائیمن معہ اپنے
شوہر کے دشمنونکے ہاتھہ آئی اور انہون نے اوسکو قتل کیا کل تین برس چھہ مہینے ۱۲۳۶ء
سے ۱۲۳۹ء تک اس بادشاہ زادی نے سلطنت کی

بعد مارے جانے اس بادشاہ زادی کے معزالدین بہرام اور علاوالدین مسعود جو اوسکے
بعد بادشاہ ہوئے تہے اونہون نے کل چھہ برس تک سلطنت کی یعنے ۱۲۳۹ء
سے ۱۲۴۶ء تک

ناصرالدین محمود ابن التمش

یہہ شخص ۱۲۴۶ء مین دہلی کا بادشاہ ہوا پہلے یہہ شخص صوبہ دار بنگالہ تہا اور چونکہ اوسکی
سوتیلی ماں نے بچپن سے اوسکو بڑی تکلیف مین رکہا تہا بلکہ ایک قیدخانہ مین ڈالدیا تہا
جہان وہ اپنے ہاتہہ سے لکہہ کر صرف اوسکی مزدوری پر گذارا کیا کرتا تہا اس سبب سے
اوسکی مزاج مین بہت ملایمت اور اعتدالی آگئی تہی جب وہ تخت نشین ہوا تو اوسنے
اہلعلم اور شعرا اور فاضلون کے بڑی قدر کی اور اپنے بہنوئی بلبن کو اوس نے وزیر بنایا
بلبن بڑا دانا اور عقلمند شخص تہا اس نے انتظام سلطنت کا خوب طرح پر کیا اور جو راجہ

لوگ خود سر ہو گئے تھے سبکو اوس نے دبا یا مگر چونکہ مغلون نے غزنی اور قندہار اور کابل
اور ملج اور ہرات مین زور پکڑا تہا اور اونکا خوف بہت لگا رہتا تہا تو اسمطلب کیواسطے
نیر خان برادر زادہ بلبن کا مقرر کیا گیا اس شخص نے پنجاب اور ملتان کو مغلون سے بچالیا
بلکہ سوار تربیت یافتہ اور بہادر بہرتی کرکے غزنی سے مغلون کو نکالدیا اور غزنی کو سلطنت
دہلی مین شامل کرلیا بادشاہ کے وقت مین ۱۲۵۸ء مین ہلاکو شاہ پوتے چنگیز خان کیطرف
سے ایک ایلچی دہلی مین آیا تہا لیکن یا تو اس سلطنت کی شوکت اور عظمت نے مغلون کے
دلونمین کچھہ رعب پیدا کردیا تہا یا انکا اونہون نے موقع حملہ کرنیکا نہ پایا ہوگا غرضیکہ دہلی پر
حملہ کرنیکا قصد انہون نے اوسوقت باز رکہا بیس برس تک اوس نے نہایت عدل و
انصاف سے سلطنت کی اور رعایا کو بہت خوش رکہا اوسکے عہد مین کسی نے کسی پر
تعدی نہ کی یہہ بادشاہ بڑا خوش نصیب تہا جو لڑائی لڑا اوسمین اسنے فتح پائی پر جسقدر
کہ اوسکا دربار تجمل شاہانہ سے بہرا ہوا تہا اوسیقدر اسکا خلوتکدہ تکلف سے خالی تہا کہانا
بے آب و نمک کہایا کرتا اور باوجود بادشاہ ہونے کے کتابت پر گذران کرتا تہا اس بادشاہ
کی صرف ایک بیوی تہی دوسری عورت اوس نے ہرگز نہ کی تمام امورات خانہ داری
کے وہ بیوی انصرام کیا کرتی ایک روز اوس نے عرض کی کہ اے شاہ والاجاہ مین
کہانا پکانے سے تنگ آئی ہون اور میری انگلیون مین پھپھولے پڑ گئے ہین اگر ایک کنیز
واسطے کہانا پکانے کے عنایت ہو تو عین کرم ہے بادشاہ یہہ بات سنکر رنجیدہ ہوا اور
بولا کہ یہہ ملک خدا تعالے کی ودیعت ہے عیش و عشرت کیواسطے نہین ہے اگر اسمین

بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دونگا تمکو چاہئے کہ بدستور اپنے کاروبار مین
مصروف رہو نقل ہے کہ ایک روز ایک امیر اس بادشاہ کی ملازمت کو آیا اور اسکے ہاتھ
کے لکھے ہوئے قرانکو دیکھنے لگا اسمین ایک لفظ فی کمر لکھا ہوا تھا دیکھکر شاہ کیطرف
اشارہ کیا کہ یہہ غلط ہے شاہ نے فوراً اوسیوقت ایک خلعت سپاہی کا اوسکے گرد کھینچدیا
حالانکہ وہ لفظ غلط نہ تھا جب وہ امیر رخصت ہوکر چلا گیا اوس دایرہ کو وہان سے چھیل ڈالا
کسی امیر گستاخ نے عرض کی کہ حضور نے پہلے اسکے گرد حلقہ کھینچا اور اب چھیل ڈالا
اسکا کیا باعث ہے شاہ نے جواب دیا کہ مین جانتا تھا کہ حقیقت مین یہہ لفظ صحیح ہے
لیکن اوسکے روبرو جو ایسا نہ کرتا تو وہ رنجیدہ خاطر ہوتا اس بادشاہ نے سنہ ۶۶۲ھ
مین ایک مدت کی سلطنت کے بعد کسی عارضہ سے وفات پائی اور اس جانشہ عظیم
سے نوکر اور اراکین سلطنت نہایت مغموم ہوئی اور نیکی اور بھلائی اس بادشاہ کی
ہندوستان مین یادگار رہے +

غیاث الدین بلبن

شاہ ناصر الدین محمود کے انتقال کے بعد اوسکا وزیر بلبن بادشاہ ہوا جسکی منصفی اور دانائی
کی شہرت نے ایران اور تاتار کے بادشاہون کے دلونمین بھی آرزو و فاق پیدا کی مگر یہہ
الزام معروف ہوگیا ہے کہ باوجود اس فہم و کیاست کے اس نے اپنے بھتیجے شیر خان
بہادر کو جو ریاست کا بڑا رکن تھا کسی فطرت سے مروا ڈالا تھا اس بادشاہ نے سب
روسا اور سردارون کی مزاج سے جلد واقفیت پیدا کر کے جنکو چالاک اور مستعد

کار پایا صرف انہون کو ہی بڑے بڑے عہدے دیے اور اوس نے یہہ قاعدہ مقرر
کیا تہا کہ بڑا عہدہ کسی ہندو کو نہ دینا تہا اسوقت مین سلطنت دہلی کی بڑی عزت اور
شوکت تہی اور بڑے بڑے فاضل اسجگہہ جمع تہے جسقدر کہ غیاث الدین بلبن کی
سواری مین جلوا ورشان ہوتی سابق مین کسی بادشاہ کی سواری اسطور سے نہ نکلتی
تہی اور نہ ایسی کثرت اور عظمت سے مکانات تعمیر ہوتے تہے جیسے اسکی عملداری
مین ہوئے اور تعمیل آئین مین وہ بہت احتیاط رکہتا تہا اور اپنے حکام ماتحت کی تعمیل
قانون کا نگران رہتا تہا ٭

۱۲۷۹ء مین طغرل خان نے جسکو بنگالہ کی حکومت سپرد کی گئی تہی سرکشی کی
بادشاہ نے اوس پر دو بار فوج بہیجی دونو دفعہ شکست کہائی آخر کو خود معرکہ آرای
کا ارادہ کیا طغرل خان اپنی فوج لیکر اوڑیسہ مین گیا اور اگرچہ وہان فوج شاہی نے
اوسکا تعاقب کیا پر طغرل خان کا کچہہ پتہ نہ ملا ایک روز کا ذکر ہے کہ ملک محی الدین نامی
ایک سردار شاہی بہراہی چالیس سوارون کے چلا جاتا تہا اتفاقاً اوس نے طغرل خان
کی فوج دیکہی اور وہ چالیس آدمیون کو لیکر قلب لشکر مین جاکر طغرل خان کے عین
ڈیرے کے مقابل جاکر للکارا کہ شاہ بلبن کی فتح ہو اور جو شخص سامنے آیا اوسیکو قتل
کرنے لگا طغرل خان نے خیال کیا کہ شاید تمام فوج شاہی مجہپر آپہنچی تن تنہا ہواس
باختہ ہوکر ایک گہوڑے پر چڑہ کر بہاگا تاکہ گرفتار ہونے سے
اول ہی ندی کے پار ہوکر جان بچا جاوے ملک محی الدین نے اوسکا تعاقب

کیا اور دریا مین تیرتے ہوئے اوسکے ایک تیر مارا اور پانی مین کود کر اوسکا سر کاٹ لایا بلبن شاہ نے اوسکو ایسی بے احتیاطی سے وہا وا کرنے کی بابت بہت سرزنش کی پر انعام بہادری کا بھی اوسکو بہت خوب دیا اور طغرل خان مفسد کے خاندان سے ایک ایک آدمی کو قتل کیا یہانتک کہ بیگناہ عورتون اور بچون کو بھی باقی نہ چھوڑا اور اپنے بیٹے قراخان کے نام صوبہ داری بنگالہ کی مقرر کی اور تین برس کے بعد دہلی کو آیا +

اس انثنا مین مغلون نے سندہ سے اُتر کر ملتان پر قبضہ کر لیا بادشاہ بلبن کے بیٹے محمد نے مغلون کو پھر نکالدیا پر بسبب اسکے کہ دشمنون کا تعاقب اوس نے حد سے زیادہ کیا تہا اس لئے وہ ایک بن مین جا کر دو ہزار سوار مین گھر گیا جو کہ پہلے سے اوسکی کمین مین بیٹھے تہے بسبب زیادتی لشکر اعدا کے مارا گیا شاہ بلبن کی عمر اوسوقت اسّی برس کی تھی ایسے لایق اور فائق بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنکر بہت مضمحل ہو گیا یہانتک کہ اسی غصے مین پژمردہ ہو کر ۱۲۸۶ع مین مر گیا +

کیقباد

شاہ بلبن کے مرنے بعد ۱۲۸۶ع مین روسار دہلی نے کیقباد ابن قراخان کو تخت پر بٹہا دیا کیقباد نے بادشاہ ہوتے ہی عیاشی پر کمر باندہی اور کاروبار سلطنت کو نظام الدین وزیر کے سپرد کیا یہہ وزیر نمکحرام دلمین یہہ منصوبہ کئے ہوئے تہا کہ اس بے شعور اور نوعمر بادشاہ کو عوام الناس سے متنفر کروا دے اور آپ بادشاہ ہو جاوے قراخان ابن بلبن نے یہہ سب خبر دربار شاہی کی پا کر اپنے اس بے تمیز بیٹے کو کئی بار لکہا پر اوسکا اثر

کچھ نہوا تب لاچار ہوکر اوس نے فوج ہمراہ لی اور دہلی کو کوچ کیا اس ناعاقبت اندیش
کیقباد ابن قراخان نے باپ سے لڑنے کیواسطے بھی حسب فہمایش اپنے وزیر کے فوج جمع
کی اور بارادہ جنگ دونون فوجونکا مقابلہ کہاگہرادریا پر ہوا قراخان نے معلوم کیا کہ لڑائی
ضرور ہوگی اس لئے ایک محبت آمیز خط اس بیٹے ناخلف کے نام لکہا اور اوسمین یہہ
مضمون درج کیا لڑائی سے پہلے ایک دفعہ ملاقات کا ہونا ضرور ہے وہ خط پڑہ کر کیقباد کے
دلپر اثر ہوا اور چاہا کہ باپ سے ملون پر اوس وزیر کی شرارت سے یہہ پیغام بھیجا کہ مجکو بادشاہ
ہند سمجھکر اول ملاقات مین میرا باپ خود آکر حاضر ہو باپنے یہہ سمجھکر کہ موقع ملاقات کا ہاتہہ سے
نہ جاوے منظور کیا چنانچہ کیقباد تخت پر بیٹہا اور حکم ہوا کہ قراخان تین دفعہ آداب شاہی
بجالاوے اور نقیبنے بآواز بلند پکار کر کہا کہ قراخان جہان پناہ کے حضور التجا لیکر حاضر ہوا ہے
یہہ بیعزتی دیکہکر قراخان آنسو بہرلایا کیقباد بھی یہہ حالت نہ دیکہہ سکا تخت سے اتر کر
باپ سے بغلگیر ہوکر ملا اور باپ کو تخت پر بٹہاکر اوس کے سامنے مجرا کیا پہر باپ بیٹے مین
صفائی ہوگئی بیس روز تک متواتر نجوتنی ملاقات رہی قراخان نے اپنے اس فرزند ارجمند
کو بروقت رخصت بہت نصیحت کی پر وہ عقل کا دشمن جب دہلی مین آیا تو سب نصیحت
باپ کی بہول گیا اور عیش وعشرت مین مصروف ہوا اور انجام کار اوسکو فالج ہوگیا
اسوقت دربار مین کئی فریق ہوگئے مغل تو طرفدار کیقباد کے تھے اور قوم خلجی اپنی قوم
سے کسی آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ رکہتے تھے اس لئے دونو فرقونکی فوج بہم آئی
خلجیون نے مغلون کو ہٹاکر جلال الدین فیروز کو بادشاہ بنالیا اور چند آدمیون کو محل مین

بھیجدیا جنھون نے وہان جاکر کیقباد بادشاہ کو سونٹھون سے مار کر اوسکا بھی جان نکالڈالا اور اوسکی لاش کہڑکی کی راہ دریا رجمنا مین ڈالدی اور اسکے مرنے پر خاندان غوری تمام ہوا یعنے بادشاہ ۱۲۸۸ء مین مارا گیا تہا ۔

باب پنجم سلطنت خلجیان

۱۲۸۸ء سے ۱۳۲۱ء تک

جلال الدین فیروز - علاؤالدین - مبارک

ستّر برس کی عمر جلال الدین فیروز خلجی تخت ہند پر ۱۲۸۸ء مین متمکن ہوا یہی شخص خاندان خلجی کا اوّل بادشاہ ہے جبکہ وہ تخت سلطنت پر مستقل ہوگیا اوسیوقت اوس نے کیقباد کے بیٹے کو جو ابھی تک صغیر سن تہا قتل کروا ڈالا صرف ابہی ایک خون ناحق اس نے اپنی زندگی مین کیا تہا پہر کسیکو نہین مارا اور نہایت رحم اور انصاف اور شفقت سے رعایا کے ساتہہ اوس نے سلوک کیا ۱۲۹۴ء مین دکہن کو فتح کیا اور علاؤالدین نے جو کہ اس بادشاہ کا بھتیجا تہا اجازت شاہی حاصل کرکے جنوب کے راجاون پر چڑہائی کی اور قرا مین پہنچکر فوج برجستہ طیار کی اور دریا نربدا کے پار ہوکر دیوگڈہ یا دولت آباد کے راجہ سے مقابلہ کیا راجہ نے دو میل شہر کے باہر آکر لڑائی کی علاؤالدین کی فتح ہوئی راجہ نے شکست پائی شہر مین علاؤالدین کی فوج نے گہس کر تمام شہر کو لوٹ لیا کہتے ہین کہ بارہ مین سے زیادہ موتی - الماس - لعل - زمرد - اور یاقوت - اور چاندی - سونا علاؤالدین کے ہاتہہ لگا یہہ سب دولت لیکر اوسنے اپنے گہر کو مراجعت کی جلال الدین

فیروز کو جب یہہ خبر پہنچی کہ اوسکے بھتیجے علاؤالدین نے دیوگڑہ فتح کرلیا اور وہان سے
اسقدر مال و دولت لایا ہے کہ کسی بادشاہ سابق کے پاس کبھی اسقدر دولت نہ تھی طمع نے
اس بات پر اوسکو آمادہ کیا کہ علاؤالدین سے وہ دولت لیوے بعد مشورت منشیران شاہی کے
یہہ صلاح ٹہری کہ جبتک علاؤالدین سرکشی نکرے تبتک خاموش رہنا مناسب ہے ✣
علاؤالدین کو خوب طرح سے معلوم تہا کہ اوسکے دشمن دربار مین بہت ہین اس لیے اوس نے
ارادہ کیا کہ کسیطرح بادشاہ کو قید کردون اس لئے اپنے بہائی الماس بیگ کو بادشاہ
کی خدمت مین بھیجا کہ وہ جاکر بادشاہ کو فریب دے اور مقام قرا پر کسیطرح لے آوے چنانچہ
اوس نے جاکر عرض کی کہ اگر حضور وہ دولت جو علاؤالدین لوٹ کر لایا ہے لینا چاہتے
ہین تو مقام قرا پر اوس سے ملاقات کرین جب بادشاہ معہ فوج شاہی مقام مقرر پر پہنچا تو علاؤالدین
اوسکے استقبال کیواسطہ شہر سے نکلا اور بہائی سے کہا کہ بادشاہ کو سمجہا دیوے کہ ملاقات
کیوقت اسقدر ہجوم اور بہیڑ بھاڑ آدمیون کی اپنی ہمراہ نہ لاوین چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی
کیا علاؤالدین کے لشکر نے بادشاہ کو فوراً گہیر کر قتل کر ڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر ایک برچھی
پر رکھکر ساری فوج مین پہرایا سنہ ۶۹۵ھ مین یہہ واقعہ ہوا اور کل سات برس اوس نے
بادشاہت کی ✣

علاؤالدین

علاؤالدین اپنے چچا فیروز کو قتل کرکے دہلی کیطرف گیا اور شاہ مقتول کے لڑکے کو خارج کرکے
سنہ ۶۹۶ھ مین تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا امراء اور رعایا کے دلسے اس گناہ کے

بہلانے کیواسطے رعایا کو تماشے اور سیرون مین بہلایا اور امرا کے درجے بڑہائے یہہ شخص اپنے
وقت مین مغرب کیطرف مغلون سے اور دکہن کیطرف راجاؤن سے ہمیشہ لڑتا رہا گجرات
فتح کی اجمیر کو لوٹا سومنات کے برابر ایک مسجد بنائی بدہ کی مورت پہنکوادی اور اصلی
باشندون کی کتابین جلاڈالین وہان کے راجہ کی رانی مسماۃ کملادیوی جوکہ اوسوقت
حسن مین بے نظیر تہی اور ایک غلام خوب صورت مسمی کافور دونو علاؤالدین کے ہاتہ آئے
کملادیوی کو گہر مین داخل کیا اور کافور کو بڑا عہدہ دیا اس بادشاہ کے عہد مین مغلون سے
ایک بڑی لڑای ہوی تہی جنہون نے سندہ سے لیکر دہلی تک کے ملک غارت کرکے
دہلی کو آکر محاصرہ کرلیا تہا اس لڑای مین اوسنے فتح پای - اگرچہ علاؤالدین ایک خواندہ
بادشاہ تہا اور اوس کو لکہنا پڑہنا نہ آتا تہا مگر باوجود اس جہالت کے اوس نے ارادہ کیا تہا
کہ ایک نیا مذہب ہندوستان مین پیدا قایم کرے جسمین ہندو اور مسلمان دونو شریک ہوکر
عبادت کرسکین لیکن اس ارادہ سے اوسکے وزیرون اور قاضی شہر نے اوسکو باز رکہا دوسرے
یہہ خیال اوسکے دماغ مین سمایا تہا کہ ہندوستان مین ایک نایب سلطنت مقرر کرکے آپ نیلکے
اور ملکون کو فتح کرنے کو جاوے یہہ بات بہی اوسکے دلسے اسطور پر دفع کی گئی کہ ابہی تک
سلطنت ہند مین فتور برپا ہے تمام قطعات ہند کے فتوح نہین ہوسکے ہین اور اونکو
ہی قابو مین رکہنا بہت ہے غرضیکہ اوس نے تہوڑی مدت مین استعداد علمی بہی پیدا
کی اور لکہنا پڑہنا خوب سیکہا یہانتک کہ مشکل کتابین پڑلیتا تہا اور معنی خوب طرح بیان
کرسکتا تہا ایکروز اوس نے وزرا کو جمع کرکے اوس بے انتظامی کا جو اوسکے ملک مین ہورہی تہی

باعث دریافت کیا اور انہون نے عرض کی کہ بادشاہ کی شراب خواری اور امرا کی آپسمین نشادی ہونی اور تنخواہ فوج کو زیادہ ملنے اور نرخ غلہ کا یکسان نہونے کے سبب یہہ فتور برپا ہورہے ہین اوس روز سے اوس نے شراب کا پینا چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ کوئی شراب نہ پیوے چنانچہ سب نے شراب کی بوتلین گانو مین پہنچ دین ہر ایک گلی سے مدی شراب کے بہنے لگی اور حکم دیا کہ بدون حکم شاہی کے امیر لوگ آپسمین شادی نکرنی پاوین اور مال برابر کرنے کے فکر مین اوس نے ارادہ کیا کہ تمام رعیت کو مفلس کردے اور غلہ کا نرخ اپنی مرضی کے موافق مقرر کردیا اوس وقت اوسکی فوج مین چار لاکھ پچہتر ہزار سوار تہے +

سنہ ۱۳۰۳ مین اوس نے براہ برگانہ تلنگانہ پر فوج کشی کی مگر چنوڑ پر خود حملہ آور ہوا اور یہہ دوسرا حملہ مقام چنوڑ پر تہا اور پہلی دفعہ ایک حملہ پدمنی کیواسطے کیا تھا جو کہ بھیم راجہ چتور کی بی بی نہایت حسین اور صاحب جمال تھی چنانچہ اوس نے شہر کا محاصرہ کیا اور راجہ کو پیغام دیا کہ اگر اپنی بی بی کو دیدے تو محاصرہ اٹہہ جاوے پر اوس نے یہہ درخواست منظور نہ کی تب اوس نے یہہ درخواست کی کہ صرف ایکدفع اوسکا جمال مجکو دکہلا دیا جاوے اسکو راجہ نے تسلیم کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ علاؤالدین نے معہ چند آدمیون کے شہر مین گہس کر ایک آئینہ کے عکس مین اوسکی اوسکی صورت دیکہی اور راجہ کو اپنے ہمراہ لیتا آیا اور دغا کرکے راجہ کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ پدمنی نہ دے گا تو رہائی نہوگی اوسکی بی بی نے یہہ خبر پاکر بادشاہ کو لکہا کہ مین اس شرط سے تمہارے پاس آتی ہون کہ سات سو ڈولی میرے ہمراہ میری سہیلیون کی آوینگی اوس ناعاقبت اندیش عاشق نے منظور کیا اوس نے سپاہی ڈولیون مین بٹہلا کر شاہی لشکر

مین بھیج دئے جنھون نے آکر راجہ کو ایک ڈولی مین بہ بہانہ ملاقات بی بی کے بٹھلا کر لشکر
سے باہر نکالدیا اور تیز رو گھوڑے پر سوار کرکے بھگا دیا راجہ چتور مین جا پہنچا یہان سپاہیون
نے کشت وخون کیا علاؤالدین نے پہر جاکر چتور کو گھیر لیا پر فتح نہ کرسکا اور ناکام پہر آیا +
سنہ ۱۳۰۳ء مین پہر محاصرۂ چتور کا بادشاہ نے کیا اس حملہ مین تمام بیٹے راجہ کے کام آئے
صرف ایک بیٹا جسکو راجہ نے خود حکم دیا تہا کہ وہ بہاگ جاوے تاکہ اوس سے نسل اوسکی
قایم رہی بچا تہا جب کوئی صورت بچنے کی نہ رہی تب شہر کے عمدہ خاندان کی مستورات نے
لکڑیان جمع کرکے آگ لگادی اور اوسمین گر گر جل گئین راجہ معہ چند بہادرون کے باہر دروازہ
کے نکلکر لڑا اور داد مردانگی دیکر مارا گیا بادشاہ نے شہر مین گھس کر دہ چتا دیکہکر جسمین بی بی
پدمنی جلکر مری تہی اپنی تسلی کی اور عمارات بند اور سندر سب منہدم کرا کے مسمار کردئے
اسی اثنا مین خبر آئی کہ مغلون نے ملک پنجاب کو لوٹ کر دہلی تک تاخت وتاراج کا بازار گرم
کر رکہا ہے وہان سے آکر سنہ ۱۳۰۹ء مین مغلونکو شکست دیکر دریا سندہ کے پار کیا اور جسقدر
قیدی پکڑے تہے اونکے سر کاٹ کر اونکی کہوپریون کے مینار دہلی مین بنائے اور عورتون
اور لڑکیونکو فروخت کردیا اور چونکہ دیوگڈہ یادولت آباد کے راجہ نے خراج کے دینے مین
دیر کی تہی اسواسطے اوس پر فوج روانہ کی جسکا سردار ملک کافور تہا اوس نے کرن دیوی
کو جو کملا دیوی کی بیٹی اول خاوند ہندو سے تہی پکڑ لیا یہہ لڑکی اب جوان ہوگئی تہی اور خوبصورتی
مین اپنی ماں کے برابر تہی جب وہ دہلی مین آئی بادشاہ کے بیٹے نے اوس سے شادی کی کافور
راجہ کو پکڑ لایا اور باقرار اطاعت اوسکو ملک عطا ہوا کافور نے تلنگانہ بھی فتح کیا اور لوٹ

کا بہت سا مال لیکر دہلی کو مراجعت کی - بادشاہ نے کافور کو پھر دکھن کیطرف روانہ کیا
تاکہ سلطنت مسلمانی کو پھیلا دی چنانچہ سمندر کے کنارے تک وہ گیا اور راہ مین کرناٹک کے
ملک کو غارت کیا اور سمندر مین سے تمام سونے کی مورتین لوٹ لین - سمندر کے کنارے پر
اوس نے ایک مسجد بنائی اور بہت خزانہ لوٹ کر دہلی مین لایا بادشاہ نے یہہ ہدیہ عالمون اور
سردارون اور مساکین کو تقسیم کر دیا اور پچاس ہزار سے زیادہ مغلون کو جو مسلمان تھے قتل کرایا
باوجود ایسی تعدی اور ظلم کے اس بادشاہ کیوقت مین ملک ایسا آباد تہا کہ پہلے کبھی نہوا تہا
اور کئے صوبون مین بھی انتظام اور انصاف جاری تہا اور تمام قلمرو خصوصاً دہلی مین نہایت
عالیشان محل مسجدین حمام قلعہ اور مدرسے طلسمات کے طور پر بنے چلے جاتے تہے +
جبکہ علاؤالدین کو اوج حاصل ہوا تو عیاش ہوگیا اور ملک کافور کی نیت بادشاہت لینے کیطرف
بگڑی وہ سب سردارون مین ممتاز سردار تہا جبکہ بادشاہ کم زور ہوا ملک مین جابجا سرکشی ہوئی
اس فکر سے اوسکی بیماری بڑہتی گئی چنانچہ ۱۳۱۶ء مین بیس ۲۰ برس کی سلطنت کے بعد مرگیا
بعضے یہہ کہتے ہین کہ کافور نے اوسکو زہر دیکر مارا تہا یہہ بادشاہ سب مسلمان بادشاہون مین
جو اوس پہلے گذرے بڑا زور آور اور ہمت ور اور صاحب ارادہ تہا سکندر ثانی جو اوسنے اپنا
لقب سکہ مین ڈالا تہا بیوجہ نہ تہا +

مبارک

کافور نے سلطان علاؤالدین کے انتقال کے بعد اوسکے دو بڑے بیٹون کی آنکھین نکلوا ڈالین
اور سب سے چھوٹے بیٹے مسمے عمر کو جو نابالغ سن تہا اس خیال سے تخت پر بٹہایا کہ وہ لڑکا برائے نام

بادشاہ رہے اور کافور خود حکومت کرے مگر پینتیس ۳۵ دن کے اندر ہی امیرون نے اوسکو قتل کرواڈالا اور مبارک خلجی کو جو کہ علاؤالدین ہی کا ایک بیٹا تہا سنہ ۱۳۱۶ء مین تخت پر بیٹہایا اس نامبارک بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی وہین سرداروں کو جنہون نے اوسکو تخت پر بٹہایا تہا قتل کرنا شروع کیا اور نہایت نالایق اور کمینون کو عہدے اور درجے دینے لگا اور بعضے سخت قانون جو اوسکے باپ کے مقرر کئے ہوئے تھے اونکو منسوخ کیا اور بعضی اچہی آئین بہی رد کردی گجرات کو دوبارہ اوسنے فتح کیا اور دکہن مین کئی حملے کئے اور فتح پائی ملیبار کو اوس نے فتح کیا کم بختی جو آئی تو اوس نے ملک خسرو کو جو دلمین ارادہ خود بادشاہ ہونیکا رکہتا تہا اپنا مصاحب اور مشیر بنایا اوس نے بادشاہ کو لہو و لعب اور عیاشی اور حرام کاری مین بہت مشغول کیا یہانتک کہ وہ بدنام ہوگیا اسوقت ملک خسرو نے بادشاہ کو مرواڈالا اور خاندان خلجی کا خاتمہ کردیا سنہ ۱۳۱۹ء مین مبارک مارا گیا کل تین برس اوس نے بادشاہت کی ٭ اب خلجیون کا خاندان تمام ہوا اور اس خاندان نے صرف تینتیس ۳۳ برس سلطنت کی ٭

باب ششم خاندان تغلق

سنہ ۱۳۲۱ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

غیاث الدین تغلق — سلطان محمد — فیروز شاہ

سلطان محمد تغلق ثانی — ابوبکر — محمد تغلق ثالث

سلطان محمود

غیاث الدین تغلق

ملک خسرو جب شاہ مبارک کو مار کر تخت پر بیٹھ گیا تو امرا اور رعیت اوسکے ظلم سے ناراض تھی ابھی اوسکو ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ غازی بیگ تغلق جو کہ صوبہ دار ملتان کا تھا ایک بڑی فوج لیکر دہلی پر آیا اور خسرو کو قتل کر کے تخت دہلی پر امرا کی رضامندی سے جلوس فرما ہوا تغلق اصل مین بلین کا ایک غلام تھا ترقی پاکر ملتان کا صوبہ دار ہوگیا تھا اس نے سلطنت کے کاروبار کو بہت عقل اور انتظام سے انجام کیا ۱۳۲۱ء مین وہ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا اور اپنے بیٹے الف خان کو اپنا ولیعہد ٹھہرایا اس بادشاہ نے سوداگری کو تقویت دی اہلعلم کو اپنے دربار مین جمع کیا الف خان نے اوسکے حکم سے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور دارنگھول کو فتح کیا اور ہزارہا ہندوؤن کو قتل کیا اور وہان کے راجہ کو معہ اوس کے قبیلہ کے پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ کے صوبہ کو زیر کیا مگر بروقت بازگشت کے افغان پور مین اپنے فرزند الف خان سے ملا اوس نے اپنے باپ کی ملاقات کے واسطے تین دن کے عرصہ مین ایک چوبی محل طیار کیا تھا باپ بیٹے محل مین ملے اور ضیافت کھائی پر جسوقت اوس محل سے بیٹا رخصت ہوگیا وہ محل فوراً بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ معہ اپنے رفقا کے دب کر ۱۳۲۵ء مین مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہین کہ الف خان نے اس فریب سے اپنے والد کو آپ مارا تھا اوس نے صرف جاریہ

بادشاہت کی ۔

سلطان محمد عرف الغ خان

غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد ۱۳۲۵ء مین تخت
نشین ہوا اسمین مختلف صفتین جمع تہین پر اون سب پر دیوانہ پن غالب تہا
اور علم بھی پڑہا ہوا تہا علم کی ترقی بہت چاہتا تہا اور شجاعت مین بھی حد سے
زیادہ تہا ماسوا اسکے اپنے بزرگون سے زیادہ وہمی اور ظالم و بیرحم بہی تہا اسکے
وقت مین ہر ایک ہفتہ مین ایک دو امیر مارے جاتے تھے اکثر صوبون پر جو
اوسکی بے انتظامی اور ظلم سے منحرف ہوگئی تھی فتحیاب ہوا مگر طمع کے سبب سے
اوسکی قلمرو سرسبز نہو سکی جبکہ نربدا اور کرشنا کا ملک فتح کر چکا لاکہہ سوار کوہ
ہمالہ کے راہ سے چین پر اس ہوس سے اوس نے روانہ کئے کہ وہان دولت بہت ہے
پر اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ چند آدمی پھر کر آئے اور باقی سب پہاڑ مین مارے گئے اور جو
لوگ پہر کر آئے تھے اونکو بادشاہ نے مارڈالا جب ایسی بیہودہ مہمون مین زر خطیر صرف
ہوگیا تب خراج کی توفیر مین کوشش کی اس سبب سے تمام رعایا تنگ آئی اور سب راجا
اور صوبے بگڑ گئے دیوگڈہ جسکا نام اوس نے دولت آباد رکہا تہا اوسکو پسند آیا اور
اوس نے چاہا کہ دہلی کو ویران کرکے اوسکو بساوے اس لئے اوس نے حکم دیا کہ
سکنائی دہلی دولت آباد مین جاکر بسین چنانچہ لوگ جبراً وہان بسائی گئے اور
دہلی ویران کی گئی ہزارون آدمی قحط اور مفلسی کے باعث سے اوس کے عہد

مین ہلاک ہوئے اوس نے حکم دیا کہ بڑے بڑے درخت جڑ سمیت اٹھا کر دولتاباد
کی سڑک پر لگائے جاوین ایکدفعہ اوس نے قنوج پر حملہ کیا اور شہر کے آس پاس کے
لوگونکو بے قصور قتل کر ڈالا ایکدفعہ اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا تہا اوسکو تجمل
شاہانہ ایک جگہہ دفن کروادیا اور ایک عمدہ قبر اس دانت کی بنوادی ملتان اور تلنگانہ
اور بنگالہ اور صوبہ اودہ کو جو پہرے ہوئے تھے اور پنجاب کی قوم کہگروں کو اوس نے
مغلوب کیا مگر ملک مین غدر اور بے امنی اور بے انتظامی بکثرت تھی اسی اثنا مین
کسی عارضہ مین مبتلا ہوکر ۱۳۵۱ء مین ستائیس برس سلطنت کرکے مرگیا +

فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ کے انتقال کے بعد اوسکا بہتیجا فیروز شاہ ۱۳۵۱ء مین بادشاہ ہوا اگرچہ
یہہ بادشاہ عاقل اور عادل تھا لیکن اسقدر قابلیت و سمین نہ تھی کہ محمد شاہ کے عہد
مین جو پریشانی اور ابتری ہوگئی تھی اوسکا انتظام کرتا اور سلطنت کو مستحکم کرکے
رونق دیتا یا اون ملکون کو جو اوسکے قبضہ سے نکل گئے تھے پھر از سر نو مطیع
کرلیتا چنانچہ ملک دکہن مین ایک شخص حسن نامی خود سر ہوکر بادشاہ بن گیا اور
کئی سو برس تک اوس کے خاندان مین علے الاتصال سلطنت قائم رہی اور
ملک بنگالہ بھی فیروز شاہ کے ہاتھ سے نکل گیا مگر جسقدر صوبجات اوسکے تحت
رہے اونکا انتظام اوس نے خوب کیا اور اتنے ہی ملک کو اوس نے رونق
بخشی بہت قسم کے محصول جو خالی از ظلم نہ تھی اوس نے معاف کئی اور خراج مین

بھی تخفیف کی علاوہ ازین ترقی زراعت اور فایدہ عوام کے واسطے ۲۰ نہرین
اور ایک سو پل اور ۴۰ مسجدین اور ۲۰ مدرسے وغیرہ تعمیر کرائی سچہ بادشاہ دہلی کے
بڑے نیکنام بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے آخر ۱۳۸۹ء مین عمر رسیدہ ہوکر
اپنی قضاسے اوس نے انتقال کیا اور ۳۸ اٹھتیس برس سلطنت کی ✣

سلطان محمود

شاہ فیروز کے انتقال کے بعد بابت تخت ہند کے بڑا فساد قایم ہوا چار بادشاہ
پے در پے تخت پر بیٹھے چنانچہ سلطان محمد غیاث الدین تغلق ثانی ۱۳۸۹ء مین اور
ابوبکر بھی ۱۳۸۹ء مین اور ناصر الدین محمد تغلق ثالث بھی ۱۳۸۹ء مین ہمایون ۱۳۹۴ء
مین چونکہ ان سب کے ایام سلطنت مین سوائی فساد ملکی اور نزاع سلطنت اور بے انتظامی
رعایا کی اور کوئی بڑا حادثہ یاد رکھنے کے لایق نہین ہے اس لئے ان سب کو چھوڑ کر سلطان محمود
کا ذکر لکھتا ہون جو کہ ان سب کے بعد ۱۳۹۴ء مین تخت پر بیٹھا یہہ شخص پوتا فیروز شاہ کا تھا
اس بادشاہ کے سن جلوس سے تیس برس پیشتر اقلیم فارس مین ایسی ابتری واقع ہوئی
تھی کہ وہانکا ہر ایک صوبہ منحرف ہوگیا تھا اور سمرقند اور ماوراالنہر اور خراسان اور کابل
اور قندہار کے اکثر حاکم باہم نزاع کرتے چلے آتے تھے اوسوقت مین ملک تاتار
اور چین کی بادشاہت بھی ضعیف ہوگئی تھی اور قریب تھا کہ سلطنت ہند بھی
تباہ ہوجاوے غرضیکہ ایشیا کے تمام ملکون مین غدر مچا ہوا تھا کہ تیمور نے ہندوستان
پر چڑھائی کی ✣

تیمور

تیمور جو ایشیا مین بڑا نامی مظفر اور منصور ہوا ہے اگرچہ کسیطرح کا حق یا دعوے ہندوستان کے لینے کا نرکھتا تہا اس باعث سے کہ اسملک کی فتح کرنے کی اوسکو خواہش تھی اور اس بے انتظامی کے سبب سے جو ہندوستان مین ہورہی تھی اوسکو یقین تہا کہ مین کامیاب ہونگا ۱۳۹۷ء مین سمرقند سے کوچ کرکے دریا سندہ پر آیا اور جس جگہہ سے سکندر اترا تہا اوسی جگہہ سے وہ بھی دریا کو پار پاب اترکر ملتان کو جہان اوسکا بھتیجا پیر محمد قابض و متصرف تہا گیا اور وہان سے اوسکی فوج ہمراہ لیکر بڑا غلبہ پایا تیمور بجمعیت دسہزار سوار آزمودہ کار کے بھٹنیر کیطرف جو بیابان کے کنارہ پر واقع ہے روانہ ہوا چونکہ فوج شہر نے دیکہا کہ تیمور کے پاس تہوڑی فوج ہے اس لئے دلیرانہ شہر کے باہر نکلکر لڑے لیکن تاب حملہ مغلیہ کی نہ لاکر پس پا شہر کو بہاگے تیمور کی فوج نے بھی برابر دہاوا کرکے شہر مین گہس کر اپنا دخل کرلیا مگر قلعہ پر ابھی تک قبضہ نہوا تہا تیمور نے حکم دیا کہ وے پانسو آدمی جو اوسکے بھتیجے پیر محمد سے عناد رکہتے ہین قتل کئے جائین یہہ حال دیکہکر وے ہندو جو قلعہ بھٹنیر پر قابض تھے آپ ہی سے باہر ہوگئے اونہون نے شہر کو آگ لگادی اور اپنی زن و فرزند کو اپنے ہاتہہ سے آپ قتل کرکے مغلیہ فوج پر آن پڑے اگرچہ انہون نے تیمور کے کئی ہزار آدمی قتل کیئے پر اونمین سے بھی ایک نہ بچا اس نقصان کو دیکہکر تیمور کا غضب بھڑک گیا حکم دیا کہ تمام شہر مین قتل عام کیا جاوے بعد ازان تیمور تمام ملک کو

ویران کرتا ہوا سنہ ۱۳۹۸ء مین دہلی کو آیا چونکہ اوسکے ہمراہ قیدی بہت تھے اوسکو خوف
ہوا کہ فوج پر حملہ کرین اس لئے اونکو قتل کروا دیا چنانچہ ایک لاکھہ قیدی اسنگہاہ مقتول
ہوے سلطان محمود بادشاہ دہلی نے چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار ہمراہ لیکر
دروازے شہر کے بند کر لئے اور محصور ہو بیٹھا امیر تیمور نے خیال کیا کہ اگر اس مستحکم
الاساس شہر کا محاصرہ کرون تو بہت عرصہ ہوگا اس لئے وہ ایک یہہ فریب کی چال
چلا کہ اوس نے حکم دیا کہ تہوڑے تہوڑے سپاہی شہر کے مقابل رہین اور سوائے
اس کے اور علامتین اپنی کم زوری کی دانستہ محمود کو دکہلائین چنانچہ وہ فریب مین
آگیا اور یکبارگی تمام فوج لیکر اور بشمار ہاتہیون کی صف باندہ کر شہر کے باہر لڑنے
کو آکر طیار ہوا چونکہ امیر تیمور کی فوج کارآزمودہ تھی اس لئے اوس نے فتح پائی اور
ناتجربہ کار خلل مچانے والی جماعت کو ایک طرف مین پراگندہ کر دیا بادشاہ محمود مایوس
ہوکر گجرات کی طرف اپنے اہل وعیال لیکر بہاگ گیا اور شہر والون نے تیمور کی اطاعت
قبول کی تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ تیمور کی سپاہ سے کسی نے شہر کے باشندون
پر دست درازی کی تھی اس لئے باشندون نے جمع ہوکر چند سپاہی قتل کر ڈالے
اسپر امیر تیمور نے اس شہر کے لوٹنے کا حکم دیا اور نصف سے زیادہ شہر پہونک دیا
ہندوون نے دیوانہ پن کے باعث سے اپنے ہاتہہ سے اپنی بیویون کو قتل کر کے
دشمنون پر حملہ کیا پر مغلون سے کچہہ پیش رفت نہ گئی تمام کوچون مین خون بہتا تہا اور تہوڑے
عرصہ کے بعد صدہا باشندے شہر کے اسیر کے جلا وطن کئے گئے تیمور نے تخت دہلی

پر جلوس فرمایا اور اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کر کے پندرہ روز دہلی مین رہ کر گنگا
کیطرف کوچ کیا اور ہردوار پر پہنچا اور وہان سے ہمالیہ پہاڑ کے نیچے ہی نیچے وہان کے
باشندون سے لڑتا ہوا لاہور مین آیا یہان جو سرکشی ہو رہی تھی اوسکو فرو کر کے سندہ
پار ہو کر سلطنت روم پر چڑہائی کی اور بخارا کو فتح کیا مدت تک وہ ملک اوسکا حلقہ بگوش
بنا رہا لیکن ہندوستان سے تیمور کے جانیکے بعد اوسکی حکومت ہندوستان مین کچھہ
یون ہی برائے نام رہ گئی تھی سکہ اوسکے نام کا بیشک جاری تہا راجا لوگ برائی
نام اوس کے مطیع تھے ہر ایک صوبہ چند روز کے بعد خود سر ہو گیا شہر دہلی جو ویران
ہو گیا تہا پھر آباد ہونے لگا اور دست بدست ایک کے قبضے سے دوسرے کے
قبضے مین آتا رہا محمود شاہ کا یہہ حال تہا کہ کبھی ہوس بادشاہت سے دست کش ہو کر
تارک الدنیا بنتا تہا کبھی لقب شاہی بحال رکھنے کو ساعی اور سرگرم حکومت ہوتا تہا یہان
تک کہ سنہ ۱۴۱۳ء مین بیس برس برائی نام سلطنت کر کے وفات پائی اور خضر خان
والی ملتان نے تخت دہلی بطور نیابت تیمور کے حاصل کیا اور اوس وقت دہلی مین
آسایش کی صورت دکہلائی دی ۔

باب ہفتم خاندان سیدون کا

خضر خان

سیدون کے خاندان نے دہلی کے تخت پر صرف چونتیس برس یعنے سنہ ۱۴۱۴ء سے
سنہ ۱۴۵۱ء تک سلطنت کی ہے اس خاندان مین دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خان

والی ملتان تہا اوس نے بعد وفات محمود تغلق کے جسپر تغلقی خاندان تمام ہوا شاہرخ ابن امیر تیمور کے وقت مین ساٹھہزار سوار لیکر دہلی پر حملہ کیا اور اوسکو قبضے مین لاکر سنہ ۱۴۱۴ع مین تخت دہلی پر جلوس کیا اس حاکم نے تمام استقلال اور دانائی حکومت اور سلطنت کی اوس نے بادشاہ اپنا لقب نہین مقرر کیا بلکہ نایب تیمور کہلائے جانے پر قناعت کی اور شاہرخ کا سکہ اور خطبہ جاری رکہا اور آس پاس کے چہوٹے چہوٹے سرداروں پر جنہون نے کہ تابعداری چہوڑ دی تہی مہمین کرکے بعضون کو مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اوسکے زمانہ مین حوصلہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکہن کا نہین رہا تہا مگر دہلی - آگرہ - ملتان - اور لاہور اوسکے زیر حکم تھے یہہ بادشاہ سنہ ۱۴۲۱ع مین سات برس بادشاہت کرکے فوت ہوا +

سید مبارک شاہ

مبارک اوسکا بیٹا سنہ ۱۴۲۱ع مین تخت پر بیٹہا اوس نے چودہ برس سلطنت کی مگر تمام اپنے والد کے دشمنون کی لڑائیون مین رہا یہہ شخص تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تہا اس سبب بہت سے باغی صوبون کو اوس نے زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا سنہ ۱۴۳۵ع مین اپنے فیکرام وزیر سرور الملک کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین نماز پڑہتا ہوا ہندوؤن کے ہاتہ سے جنکو اوس نے کبہے کچہہ ایذا بہی نہ دی تہی مقتول ہوا +

سید محمد شاہ

سرور الملک وزیر اعظم نمکحرام نے بادشاہ مبارک کے بیٹے محمد کو تخت پر بٹھایا اور آپ اوسکا
وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکے دوست تھے اونکو اس وزیر نے بڑی بڑی خدمتین
بخشین اور کالیجان کو اپنا نایب مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کالیجان اونکی تنبیہ
کیواسطے مامور ہوکر اون کے مطیع کرنے کو گیا تو وہ خود اون سے ملکر دہلی پر معہ باغیان کے
چڑہ آیا باغیون نے وزیر اعظم کے مروا ڈالنے کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم سرور الملک
حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے باپ مبارک کا قصاص لیا اور سرکشون
نے اپنی عناد کی آتش بجھائی اور کالیجان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا مگر بادشاہ
نے اپنے تئین ایسے عیش اور آرام مین ڈالدیا تھا کہ روز بروز سلطنت مین ضعف آتا گیا
یہانتک کہ ایک شخص مسمے بہلول لودہی نے جو کہ سرہند کا باشندہ تہا اور بادشاہ
کیطرف سے ملتان کا صوبہ ہوگیا تہا سلطنت کا دعوی کیا اور اسکا بیان یہہ ہے کہ جب مالوے
کا بادشاہ فوج لیکر دہلی سے دو میل کے فاصلے پر آپہنچا تو بادشاہ نے بہلول لودہی سے
اعانت چاہی اور بروقت آنے بہلول کے اوس حملہ آور سے صلح ہوگئی مگر بہلول
نے صلح نہ مانی اور برخلاف مرضی بادشاہ کے مالوے کی فوج پر چڑہائی کی اور اوسکو
شکست دی بادشاہ نے اس امر نمایان کے باعث سے بہلول لودہی کو نیا خطاب دیکر
ملتان کی حکومت پر مستقل مقرر کیا اس نے اس بہانہ سے کہ مین حسرت خان پنجابی لوٹیرے
پر حملہ کرونگا ملتان مین فوج جمع کرکے دہلی پر کوچ کیا اور چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ

کئی پڑا رہا مگر فتح نکر سکا آخر کو ملتان کیطرف مراجعت کی سید محمد شاہ دس برس تک
سلطنت کرکے ۱۴۴۵ء مین فوت ہوا اور اوسکی جگہہ علاؤالدین اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا

سید علاؤالدین شاہ

سید علاوالدین ابن سید محمد شاہ اپنے والد کے وفات کے بعد ۱۴۴۵ء مین تخت
دہلی پر متمکن ہوا ایکہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی
اور بڑا کم حوصلہ اور اپنے باپ سے بھی زیادہ عیاش تھا اسکے وقت مین سلطنت شاہی کو
یہان تک زوال آیا کہ بادشاہ کا حکم صرف دہلی سے چندہی میل اردگرد تک رہ گیا اور تمام
صوبجات خودسر ہوگئے تیرہ آدمی اس سلطنت مین خودمختار ہوکر حکمران ہوبیٹھے تھے اور
بادشاہ نے شہر بداون مین ایک باغ بنایا تہا اوسکی آراستگی اور زیبایش مین مصروف
رہتے تہے جب چارطرف سے غدر ہونے لگا اور بادشاہت کے کاروبار مین خلل پڑگیا تب
بادشاہ نے وزیرونکو جمع کرکے تدبیر پوچہی اونہون نے اپنی بدذاتی کے باعث یہہ صلاح دی
کہ وزیر اعظم حمید کو حضور موقوف کردین یہہ ساری قباحتا اوسکی ڈالی ہوئی ہے بادشاہ
نے یہہ فریب کہاکر حمید خان وزیر اعظم کو قید کیا اور اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ وزیر کو جلد مروادے
مگر وزیر نے یہہ چالاکی کی کہ بداون سے دہلی کو بہاگ گیا اور وہان جاکر تمام مال اور اسباب
شاہی پر قبضہ کرکے بادشاہ کے زنانون کو نکالدیا اور اون سے کہا کہ تم بداون چلے جاؤ
اور آپ بہلول لودہی کو لکہہ بہیجا کہ میدان خالی ہے آپ جلد تشریف لائی بادشاہ دہلی
کے بن جائی غنیم کہیتی مین مصروف ہے آپ اوسکا پہل کہائی اوس ذی حوصلہ

اور بلند نظر سردار نے فوراً کوچ کرکے دہلی مین پہنچکر تاج شاہی سر پر رکھا اور سنہ ۱۴۵۰ع مین تخت پر جلوس فرمایا اب سیدونکا خاتمہ ہوا اور افغانونکا خاندان قایم ہوا علاؤالدین پست ہمت نے کچھہ تنخواہ اپنی مقرر کروالی اور اٹھایس ۲۸ برس تک اپنی سیرگاہ اور باغ مین جو بداؤن مین بنوائی تھی مزے سے زندگی کرکے چودہ سو اٹھہتر سنہ ۱۴۷۸ع مین وفات پائی ٭

سادات جو دہلی کے بادشاہ ہوئے کل میعاد حکومت ۳۷ سال

نام بادشاہ	سن تخت نشینی کا	سن وفات	تعداد سال حکومت
سید خضر خان	سنہ ۱۴۱۴ع	سنہ ۱۴۲۱	۷ سال
سید مبارک شاہ	سنہ ۱۴۲۱	سنہ ۱۴۳۵	۱۴ سال
سید محمد شاہ	سنہ ۱۴۳۵	سنہ ۱۴۴۵	۱۰ سال
سید علاؤالدین	سنہ ۱۴۴۵	سنہ ۱۴۷۸ع مین فوت ہوا سنہ ۱۴۵۰ع مین تخت سے اتارا گیا	۵ سال

باب ہشتم خاندان لودہی ۳۶

شاہ بہلول خان لودہی

سنہ ۱۴۵۰ع مین بہلول خان صوبہ ملتان اور پنجاب نے بادشاہت کا تخت حاصل کیا اور بادشاہ سید علاؤالدین کی کچھہ تنخواہ مقرر کرکے بداؤن مین اوسکو بٹھلا دیا اسی شخص سے افغان کے خاندان کی بادشاہت ہند مین شروع ہوی یہہ لوگ باشندے

دریاے اٹک کے پچھم کے کنارے کے ہین سابق مین ہندا ور ایران مین سوداگری
کیا کرتے تھے فیروزشاہ کی حکومت تک ان لوگون کی کچھہ قدر و منزلت نہ تھی مگر
اوس کے زمانہ مین انکو کچھہ حوصلہ پیدا ہوا تہا کیونکہ اس بہلول کا دادے ابراہیم نے
فیروزشاہ کے دربار سے ایسا افتخار پایا تہا کہ حکومت ملتان کی اوسکو مل گئی تہی
جو بحق وراثت بہلول تک پہنچے تہے اور روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور
سلطنت دہلی کو زوال آتا گیا یہان تک کہ حمید خان وزیر اعظم کے سبب وہ بادشاہ
ہوگیا مگر بہلول نے دیکہا کہ وزیر کی طاقت اور اختیار بہت ہے اس سبب سے اوس نے
مستقل بادشاہ ہوکر پہلے اوس وزیر ہی کو برخاست کیا پہر اون صوبون کو جو سلطنت
دہلی سے پہر گئی تہے مطیع کرنے پر کمر باندہی چنانچہ چہوٹے چہوٹے صوبے سب
مطیع کئی مگر جونپور کا صوبہ طاقت ور تہا اگرچہ اوس سے دو دفعہ بہلول شاہ نے لڑائی
کی پر کچھہ فایدہ نہوا تہوڑے عرصہ مین محمود شاہ والی جونپور نے وفات پای اور
اوسکی جگہہ بادشاہ ہونے کا تنازع ہوا بہلول نے پہر حملہ کیا مگر حسین خان سے
جو اوسکی جگہہ تخت نشین ہوچکا تہا چار برس کیواسطے صلح ہوگئی اوس وقت مین
بہلول لودہی پنجاب کی سرکشی فرو کرنے آیا تہا کہ حسین خان نے یکایک دہلی
پر فوج کشی کی بہلول بہت جلد وہان گیا اور کئی لڑائیان ہوئین مگر کچھہ فایدہ نہوا
پہر کچھہ مدت کے واسطے صلح ہوگئی ۲۸ برس جلوسی شاہ بہلول تک جونپور کی
طاقت قایم رہی آخرکار بعد چند لڑائیون اور فریب اور بدعہدیون کے بہلول غالب

آیا حسین شاہ اپنی دارالسلطنت چھوڑکر بھاگ گیا اور بہلول دہلی مین داخل ہوا اوس نے
اسّی برس کے بعد اس صوبہ کو تخت دہلی کے تابع کیا بہلول نے عمر رسیدہ ہوکر اپنی
حین حیات مین تمام سلطنت اپنے بیٹون کو تقسیم کردی اور یہ امر ایسا واقع ہوا
کہ گویا خود اوس نے بنیاد فساد کی ڈالدی سکندر لودہی کو جو اوس کا بڑا بیٹا تھا ولیعہد
دہلی کا مقرر کیا اور اپنے چھوٹے بیٹون اور بھتیجونکو ایک ایک صوبہ حصے مین دیا
آخرش ۱۴۸۸ء مین یہ بادشاہ انتیس ۲۹ برس سلطنت کرکے فوت ہوا لکھتے ہین کہ یہ
بادشاہ پرہیزگار اور ملکی تدابیر مین ہوشیار تھا اور اہل علم سے بہت محبت
رکھتا تھا

شاہ سکندر لودھی

بہلول لودہی کے مرنے کے وقت امرا نے چاہا کہ سکندر لودہی کو تخت پر نہ بٹھاوین
کیونکہ وہ ایک سنار کے شکم سے تھا مگر برخلاف اونکے ارادہ کے وہی تخت پر بیٹھ گیا اور
انتیس ۲۹ برس تک اوس نے بادشاہت کی اوس نے تمام صوبجات اپنے بھائیون سے لیکر سلطنت
دہلی مین داخل کرلی مگر اپنے ایک بہائی باربک سے جسکو اس کے باپ نے جونپور کا ملک دیا تھا
فوج کشی کرکے لڑائی کی اور پھر اوسکا ملک دے دیا اس خوف سے کہ مبادا حسین شاہ والی
سابق جونپور جس نے کہ صوبہ بہار پر اپنا قبضہ کرلیا ہے اور اپنا موروثی ملک لینے کا فکر کر رہا ہے
اس ملک کو بھی لے لیوے حسین شاہ کا تعاقب سپاہ شاہی نے جو ایک لاکھ تھی بہار
پر گیا اور اوسکو بھگا کر بنگالہ کی سرحد تک پہنچا دیا وہان جاکر وہ گمنامی کی حالت مین مر گیا

سکندر لودہی نے اگرچہ تمام عمر لشکر کشی مین صرف کی پر صرف چندیری کو فتح کیا اور کوئی صوبہ اوس کے قبضے مین نہ آیا اوسکی لڑائیون سے ملک تباہ ہوا سلطنت کی ذرا حد بھی نہ رہی متعصب اوس نے مسجدین اور بازار تعمیر کئے ہندوون کو بت پرستی سے ممانعت کی ۱۵۱۷ء مین اوس نے وفات پائی اور اوسکی جگہہ اوسکا بڑا بیٹا ابراہیم لودہی بادشاہ ہوا ٭

ابراہیم شاہ لودھی

۱۵۱۷ء مین ابراہیم شاہ لودہی بیٹا سکندر شاہ لودہی کا تخت سلطنت پر اجلاس فرما ہوا یہ بادشاہ ایسا مغرور اور سرکش تہا کہ امرا نے اوسکی نخوت اور غرور کے سبب سے اوسکا ساتھ چہوڑ دیا بلکہ اوس کے خاندان کے تباہ کرنے کی فکر مین ہوئے چنانچہ اوس کے بہائی جلال خان کو جونپور کی حکومت کا دعوے دار مقرر کیا اور اس امر مین بڑا جھگڑا اور فساد برپا رہا یہان تک کہ جلال خان نے جونپور پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ نے فوج کشی کر کے اوسکو بہگا دیا پھر جبکہ وہ گرفتار ہو کر آیا تو اوسکو ہانسی مین قید کرنیکا حکم دیا اور محافظون سے کہا کہ راہ مین اوسکو قتل کر ڈالنا پھر اس بادشاہ کو اپنے صوبون پر ایسا شک ہو گیا کہ کئی صوبے اوس سے خوف کر کے پھر گئے اسلام خان نے چالیس ہزار سوار جمع کر کے بادشاہ پر حملہ کیا جسمین اسلام خان مارا گیا فوج نے شکست کہائی بادشاہ نے تب دربار کے امیرون پر زیادہ تر خفگی کرنی شروع کی اور بہادر خان حاکم بہار نے بادشاہی خطاب خود بخود پا کر ایک لاکھہ فوج جمع کر کے کئی دفعہ بادشاہی فوج

کو شکست دی اس عرصہ مین دولت خان صوبہ دار ملتان نے جب دیکھا کہ اس بادشاہ کیوقت مین کسی صورت سے امن نہین ہوتا اور ہندوستان مین کھلبلی پڑ رہی ہے اور بچاؤ کیصورت نظر نہین آتی شاہ بابر کو جو کابل مین مغلون کا بادشاہ تہا یہ لکھا کہ ہندوستان مین آکر اسملک کو اپنے قبضہ مین لاؤ اور ابراہیم لودہی کے پنجہ سے جو ظالم بادشاہ ہے دنیا کو چھڑا کر راحت پہنچاؤ چنانچہ اوسنے لکھنے کے موافق شاہ کابل ملک پنجاب کو لوٹتا اور تاراج کرتا ہوا دہلی کو روانہ ہوا جبکہ پانی پت پر پہنچا تو سلطان ابراہیم نے بذات خود مقابلہ کیا اور وہان ابراہیم لودھی کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ خود مارا گیا ۲۶ سنہ ۹۳۲ھ پندرہ سو چھبیس مین خاندان مغلیہ کے ہاتھ ہندوستان آیا اب خاندان لودہی کا ختم ہوا اور اس خاندان مین تین بادشاہ ہوئے جنھون نے چھتر برس تک سلطنت کی ٭

خاندان لودھی یا افغان

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت
۱	بہلول شاہ لودھی	سنہ ۱۴۵۰ء	سنہ ۱۴۸۸ء	۳۸
۲	شاہ سکندر لودہی	سنہ ۱۴۸۸ء	سنہ ۱۵۱۷ء	۲۹
۳	ابراہیم شاہ لودہی	سنہ ۱۵۱۷ء	سنہ ۱۵۲۶ھ	۹

باب نہم خاندان مغلیہ

بابر بادشاہ

محمد ظہیر الدین بابر برلاس پوتا امیر تیمور کا ایک بڑا شجاع اور بہادر بادشاہ ملک ایشیا مین گذرا ہے یہ بادشاہ ۸۸۸ھ مین پیدا ہوا اور اسکا سلسلہ مان کیطرف سے چنگیز خان تک اور باپ کیطرف سے امیر تیمور تک پہنچتا ہے اسکے باپنے جو اندجان اور فرغانہ کا والی تہا اس لڑکے کو ہونہار دیکھکر بارہ برس کی عمر مین اندجان کا ناظم کیا اور وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت خلافت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عجیب سرگذشت ہے کبھی تو وہ ایک شہنشاہ عالی ہوجاتا تہا اور کبھی سو آدمی بھی اوس کے ہمراہ نہوتے تھے ابھی تو وہ مالک ایک بڑے ملک کا تہا اور ایکدم مین ایک چھوٹا بھی پناہ لینے کو اوسکے پاس نہ رہتا تھا جبکہ وہ اپنے ملک موروثی سے نکالا گیا تو اوس نے صرف دو سو چالیس آدمی جمع کرکے سمرقند پر جہان ایک بڑی فوج موجود تھی حملہ کیا اور یہ تدبیر کی کہ قریب آدہی رات کی شہر کے نزدیک جاکر فصیل پر چڑہ کر شہر کے اندر داخل ہوگیا اور وہان کچہہ اوسکے طرفدار اور بھی ساتھ ہوئے پھر ایکدفعہ ہی فتح کا غل مچادیا یہہ شور سنکر سمرقند کا بادشاہ اپنی دارالخلافت چھوڑکر بہاگ گیا بابر فوراً وہان کا بادشاہ ہوگیا تہوڑے دنون کے بعد سمرقند معہ اوسکی مضافات کے اوس کے ہاتہ سے نکل گیا اوس نے کابل پر حملہ کیا وہان کے باشندون نے بی انتظامی ملک کے باعث سے اوسکا آنا غنیمت جانا پہر قندہاریون نے بھی اوسکو بلا باوہان آکر اپنے

مخالفون سے ایسا لڑا کہ چند امیر اپنے ہاتھہ سے اوسنے قتل کئے اس لئے دشمن کی تمام
فوج اوسکی شجاعت دیکھکر متحیر ہوگئی اور سب نے اوسکی اطاعت قبول کرلی - بعدازان
بابر نے اون اضلاع پر جو سندہ کے قرب جوار مین واقع ہین کئی مہمین کین اور پھر اکمدت
کے بعد ہندوستان کا دعوے کیا چنانچہ تیرہ ہزار سوار لیکر دہلی کو آیا اور ابراہیم شاہ ایک لاکھ
سوار اور ایکہزار ہاتھی لیکر پانی پت پر آکر صف آرا ہوا ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج ایک
جگہہ صف باندہ کر کہڑی کردی جسکو بابر کی فوج نے ایک حملہ مین پراگندہ کردیا مگر ابراہیم نے
اسپر بہی دشمن کی فوج کی قلب پر حملہ کیا وہان دونو بادشاہون مین لڑای ہوئی ابراہیم
مارا گیا اور اوسکی فوج بہاگ گئی اور بابر نے ۱۵۲۶ء مین دہلی کے تخت پر اجلاس کیا +
بابر کے وقت سے پٹھانون کی سلطنت کو زوال آیا اول ہی اول بابر کی سلطنت کو
استقلال نصیب نہوا کیونکہ پٹھانون کے سردار جو مختلف اضلاع مین حاکم تہے بابر کو غاصب
سمجہتے تہے اور راجپوت لوگ جو قوم ہنود مین بڑی شجاع اور دل چلے تہے افغانون کے
طرفدار تہے الغرض ایک لاکھ آدمی بسرکردگی محمود کے جو شاہ متوفی کا بہای تہا ہندوستان
کی مغرب کیطرف جمع ہوئے اسوقت مین بابر چارون طرف سے دشمنون کے مرعہ مین آگیا مگر
وہ ایسا شجاع تہا کہ اوس امر سے ذرا بہی نہ خوف کیا ہرچند اوسکے سردارون نے
اصلاح دی کہ آپ دریائے سندہ پر تشریف لے چلین پر اوس عالی ہمت بادشاہ نے
اتنی بڑی سلطنت کا چہوڑ دینا مناسب نجانا اور اونکو یہ جواب دیا کہ مقتضای غیرت
کا یہہ ہے کہ لڑای کیجاوے دنیا مین ایکدفعہ مرنا ہی اس لئے یہہ بات سب سے بہتر ہے

کہ لڑکر مرین اور کتاب شاہنامہ کے مضمون بہادرانہ کی اشعار پڑہ کر لوگون کو سنائے
اور چونکہ اوسکے دشمنون مین اکثر ہندو لوگ تھے اوس نے اپنی فوج کی لوگون سے بیان
کیا کہ یہ لوگ کافر ہین انسے جہاد کرنا بھی ضرور ہے اوسکی فوج نے اس باعث سے
کہ وہ شراب پیتا تہا اوسکو امام بنانے سے انکار کیا اس لئے اوس نے جھٹ پٹ توبہ
کرلی اور شراب پینے سے پرہیز کیا اور جسقدر سونے کی پیالیان شراب خوری کیواسطے
بنی ہوئی تہین سبکو گلاکر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین یہہ دیکھکر تمام فوج نے قرآن
شریف اُٹہالیا کہ ہم تیرے ساتہہ خوب لڑینگے اور جان دینگے اس قرار سے بابر کو
حوصلہ ہوا اور بڑا بہروسا اوسکا بندوقچیون اور توپخانہ پر تہا کیونکہ بابر کے زمانہ سے
پہلے توپخانہ اور فوج پیادون کی ہندوستان مین کم لڑتی تھی چنانچہ بروقت
مقابلہ کے توپون مین آگ لگائی گئین اور توپون کے پیچہے پیادے تہے اور بائین طرف
توپون کے سوار تھے علی الصباح فوج پٹھانون کی آگے بڑی اور یمین ویسار سے بابر کے
لشکر کو گھیر لیا لیکن بمدد توپخانہ کے وہ اونکو ہٹاتا رہا جب بابر نے دیکہا کہ غنیم کی فوج دو چار
حملے کرکے اب تہک گئی اوسوقت دو دستہ فوج منتخب کو لیکر دشمن پر دہاوا کیا مخالف
تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگا اور بہت سے نامور سردار مارے گئے اگرچہ بابر کے مخالف
جو بڑے قوی اور زور آور تہے تتر بتر ہوگئے مگر پہر بھی اس سبب سے کہ سرکشان کابل
اور ہندوستان اوس کے عیش کو منغص کرتے رہتے تھے دلجمعی سے اوسکو
بادشاہت کرنی نصیب نہوئی آخر کو چار برس کی سلطنت کے بعد سنہ ۱۵۳۰ع مین وفات پائی

تاریخ وفات بابر بادشاہ

بادشاہ دہر بابر باکمال عدل بود　　واقفِ احسان عالم مصدر لطف الٰہ

سال جان او گزیدن جانفزود شش گوی　　جائی فردوسِ ابد گیرید بابر بادشاہ

اس تاریخ مین ہر مصرعہ سے ۹۳۷ سنہ ہجری نکلتے ہین گویا چار مادہ تاریخ کے یہہ ہوئے اور اگر ہر مصرعہ کے حروف منقوطہ دوسرے کے حروف معطلہ کے ساتھہ شامل کرو تو چار مادے علیحدہ نکلتے ہین بڑی صنعت کی یہہ تاریخ ہے آٹھہ مادے اسمین ہین +

دوسری تاریخ

تاریخ وفات شاہ بابر　　سنہ نہصد وسی وہفت بود

بابر تمام بادشاہان ہند مین سے شجاعت اور چند کارنمایان مین نہایت بڑا بادشاہ ہوا جنکے سبب سے امیر تیمور سے بھی سبقت لیگیا جسقدر وہ فتحیاب ہوا اوسیقدر اوس نے شکست بھی کہائین اور جسقدر ملک اوس نے فتح کئی اوسیقدر ہاتھہ سے کھوئے پر آخر عہد مین باستقلال سلطنت کی لڑای مین بڑا کامل سپہ سالار تہا اوسکی طاقت جسمانی لڑای اور شکار مین حد بشریت سے زیادہ تھی علم موسیقی اور فن شاعری مین اوستاد کامل تہا اور سخی اور صاف دل تہا کئی دفعہ اوس نے اپنے جانی دشمنون پر رحم کیا ہے +

ہمایون بادشاہ

ظہیر الدین بابر بادشاہ کے وفات کے بعد سنہ ۹۳۷ھ مین ہمایون ابن بابر جو کہ ہردل عزیز اور عقلمند تہا تخت نشین ہوا اور اس بادشاہ کو علم نجوم کے سیکہنے کا بڑا شوق تہا اور خود بہی خوب ہر تہا اوس نے

سات دیوانخانہ سات سیارون کے نام پر بنائے تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار
خانہ مریخ مین بلائے جاتے - اور منجی اور قاضی خانہ عطارد مین - اور قاصد اور شاعر
اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوا کرتے - اور سازندے اور راگ ناچ والے خانہ زہرہ مین آیا
کرتے تھے اور علی ہذا القیاس اوائل عمر مین وہ عیش و نشاط مین مصروف تھا کہ یکایک سلطنت
بوجہ اوسکے سر پر آکر پڑا اور اس امتحان مین وہ پورا نکلا چند روز کے بعد اوسکو اتفاق
لڑائی کا بہادر شاہ حاکم گجرات سی ہوا ہمایون نے بلحاظ اتحاد مذہب کے سردار مذکور کو جبکہ وہ جیسلمیر
کے راجہ سی لڑ رہا تھا کچھہ ایذا نہ دی تھی مگر اب ایک فوج جرار لیکر اوسپر چڑھائی کی اور اوسکو
اسقدر تنگ کیا کہ وہ لاچار ہوکر گجرات کو بھاگ گیا اور وہان جاکر شہر چسبائی مین اپنا خزانہ
رکھکر احمد آباد کو بھاگ گیا اور بادشاہ نے گجرات کو فتح کر لیا یہہ مہم کچھہ اون مہمات سی کم
نہ تھی جو تیمور یا بابر نے سر کی تھین بعد ازان ہمایون کو اوسکے بھائیون یعنے ہندال اور
کامران نے جو بسبب عفو جرایم اور رحم دلی بادشاہ کے دلیر ہو گئے تھے تنگ کرنا شروع کیا
چونکہ فوج شاہی ان بادشاہزادون کے پاس پہلے سی منقسم ہوکر ریر حکم رہتی تھی اس لئے
اونہون نے ایک دوسرے کی بعد سلطنت کا دعوے کیا - شیر افغان حاکم بنگال نے
جب دیکھا کہ بادشاہ کے گھر مین جھگڑا ہو رہا ہے دلیری کر کے فوج کثیر لیکر ہمایون پر چڑھائی کی
چونکہ ہمایون ملک کی بے انتظامی کے باعث سی فوج کافی جمع نہ کر سکا اسواسطے شکست کھاکر
پریشان حال آگرہ کیطرف بھاگ گیا جب ہمایون کے بھائیون نے دیکھا کہ آپس کے نفاق کے
سبب سے ملک تہہ سی جاتا رہیگا ہمایون کی مدد کو آئی مگر آپس مین کچھہ دلی محبت نہ تھی

ہمایون نے ایک اور فوج جمع کرکے شیر خان پر پھر چڑھائی کی مگر آخر کو شکست کھائی
اور لاچار ہوکر دار الخلافت کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے حاکمون سے پناہ کا طالب ہوا مگر
یہہ ایسا بدبخت بادشاہ تہا کہ کسی نے اوسکو مدد ندی بڑی پریشانی اور حیرانی کے
بعد راجہ مال دیو راجہ اجمیر کے پاس پناہ لینے کو گیا اور اوس سے اعانت چاہی راجہ نے
بظاہر اقبال کیا اور باطن مین چاہا کہ کسی حیلہ سے ہمایون کو قید کرکے دشمن کے حوالہ کردون
مگر ایک راجپوت نے جو ہمایون کا نمکخوار قدیم تہا اس بہید سے بادشاہ کو اطلاع دی ہمایون نے
اپنے رفیقون کے آدہی رات کو وہان سے بھاگا اور سو کوس تک کہین دم لجمی سے دم لیا
اتنا راہ مین اوس تمام گروہ نے پانی کے ملنے سے بہت تکلیفین اٹہائین کیونکہ زمین
ریگستانی تہی اور کوسون تک پانی نہ ملتا تھا سینکڑون آدمی اور جانور ماری پیاس کے
مر گئے ہمایون کی سواری کا گہوڑا مر گیا ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری کا گہوڑا
بادشاہ کو دیا جب لوگون نے اپنے پیچھے غبار اٹہا ہوا دیکہا تو یقین جانا کہ دشمن آپہنچا
کئی چلا آتا ہے اوسوقت سب کے ہوش زیادہ تر پریشان ہوگئے اور جہانتک بہاگا گیا
بہاگے اتفاقاً رات کی تاریکی مین ہمایون معہ ملکہ اور بیس سوارون کے راہ بہولکر لشکر سے
جدا ہوگئے اور جب صبح ہوئی تو دشمن کے ایک گروہ نے آگہیرا ہمایون نے کوئی صورت
رہائی کی نہ دیکہہ کر شجاعت کو کام فرمایا اور اونہین چند آدمیونکو ہمراہ لیکر ایسا لڑا کہ دشمن
کی ہوش بہلا دی اوس لڑائی مین ناگہانی ایک تیر مخالفین کے سردار کے ایسا
لگا کہ اوسکا کام تمام ہوا اس سبب سے وے لوگ تتر بتر ہوگئے ہمایون نے فتحیاب ہوکر وہان سے

کوچ کیا لیکن تین رات اور دن راہ مین کہین پانی کی شکل نہ دیکھی آخر کو جب چند شخصون کے
ساتھہ امرکوٹ مین جو سندہ کے قریب واقع ہے پہنچا تو وہانکا راجہ نہایت تواضع
سے پیش آیا اور جو مدارج مہمان نوازی کے ہین بجالایا اسی جگہہ اکتوبر کی چودھوین تاریخ کو
سنہ ۱۵۴۲ء مین اکبر متولد ہوا (یہہ وہی اکبر ہے جو بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا)
لیکن بادشاہ کو لاچاری سے بھاگنا مقدم تہا یہہ طفل ایک سردار نکحرام ومبذات کے ہاتھہ آگیا
جس نے اوس لڑکے کو لیکر مرزا کامران یعنے بادشاہ کے بہائی کو جو کابل وقندہار کا بادشاہ اور
ہمایون کا دشمن جانی تہا حوالہ کردیا سلطان طہماسپ شاہ فارس نے جب سنا کہ ہمایون نے سکنائی
ہند سے بہت مایوسیان اٹہائی ہین ایک نامہ بدین مضمون ہمایون کو لکھا کہ تم یہان چلے آؤ مین
ہر حال مین تمہارا معین ومددگار رہون اور جسقدر مجھہ سے ہوسکے گا تمسے نیک سلوک کرون گا
ہمایون تو جان سے تنگ تہا فوراً فارس کو روانہ ہوا اور ایک سال تک اصفہان مین رہا شاہ
ایران نے ہمایون سے کچھہ عہد وپیمان کئے اور اوسکو دس ہزار سوار دیکر کہا کہ اب تم اپنے ملک
موروثی کو دوبارہ حاصل کرو ہمایون نے یہہ مدد نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور پہلے اوس نے
کابل پر جہان اوسکا بہائی کامران حکومت کرتا تہا اور جسکے پاس اوسکا بیٹا اکبر تہا چڑہائی کی
جبکہ اوس نے شہر کا محاصرہ کیا کامران نے اوسکے بیٹے اکبر کو لیکر برجون مین باندہ کر فصیل
شہر سے لٹکا کر دکہلایا اور اس سے اوسکا مطلب یہہ تہا کہ اگر تم حملہ کروگے تو مین اس
تمہارے بیٹے کو لیکر توپون مین جلادون گا باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال کے دیکھنے
کے بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا مگر بہت دہمکیان اس امر قبیح کے روکنے کیواسطے

دیتا رہا کامران نے اکبر کو تو کچھ نہ ستایا مگر اپنے ہمراہی لوگ لیکر کابل سے نکل گیا ہمایون نے شہر مین داخل ہوکر اپنے بیٹے اکبر کو چھاتی سے لگایا اور اپنے تئین از سر نو بادشاہ بنایا یہ برس تک ہمایون نے اس شہر مین سلطنت کی اگرچہ اوسکا بہائی اس عرصہ مین اوسکو متواتر ستاتا رہا لیکن انجام کار متواتر شکستون کے سبب سے مغلوب ہوا بعد ازان چھ برس کے عرصہ مین اپنے تمام ممالک موروثی کو فتح کرلیا اس ہنگامہ مین اوسکا ایک بہائی غدر و معذرت کرکے اوس سے آملا اور ایسے ایسے شجاعت کے کام کئے کہ ہمایون کی خاطر سے اگلا غبار ملال کا رفع ہوگیا اور نہایت محظوظ ہوکر اپنے بیٹے جلال الدین اکبر کو اوسکی بیٹی کے ساتھ منسوب کیا یہ بہائی ہمایون کا کسی لڑای مین مارا گیا اور دوسرے بہائی کامران کو جو نہایت مفسد اور متمرد تھا اور اوسکی چشم پوشی کو خیال مین نہ لاتا تھا ناچار ہوکر ہمایون نے قید کیا سب لوگون کو یقین تھا کہ ہمایون اوسکو زندہ نہ چھوڑے گا مگر اوس نے خدا کا خوف کرکے اوس کے خون سے اپنا ہاتھ آلودہ نہ کیا صرف انکھین اوسکی نکلوا ڈالین ایکمدت کے بعد کامران مرزا با اجازت ہمایون بادشاہ کے مکہ کو چلا گیا اور وہان تین برس کے بعد اوسکا انتقال ہوا

خاندان سوری

سنہ ۹۴۷ھ سے سنہ ۹۶۳ھ تک

جبتک کہ ہمایون ان حادثات مین مبتلا تھا شیر شاہ نے موقع پاکر تمام مملکت ہند پر اپنی سلطنت بخوبی کرلی اور ایسا انتظام کیا کہ ہر ایک شخص اوس سے خوش ہوگیا چنانچہ اوس نے گنگا سے لیکر دریاے سندھ تک جو تین ہزار انگریزی میل کا فاصلہ ہے ایک سڑک

بنوائی اور اوس کی دونو طرف میوہ دار درخت لگائے اور دو دو میل کے فاصلہ پر
ایک ایک کوا کھدوا دیا اور ہر ایک منزل پر ایک ایک سرائی مسافرون کے اُترنے کو بنوائی
جنمین ہر ایک مسافر کو بادشاہ کیطرف سے مفت کھانا ملتا تہا - انصاف رعایا بخوبی کرتا
تہا کہ لوگ بڑے امن چین سے گذر کرتے تھے +

پانچ برس شیر شاہ سلطنت کر کے بدبختی ملک سے فوت ہوا اور اوسکی جگہہ سلیم شاہ
اوسکا بیٹا تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اوس نے نو برس سلطنت کی مگر یہہ لڑکا دانائی اور لیاقت
مین اپنے باپ کے برابر نہ تہا اب چونکہ سلطنت کا وارث ایک لڑکا صغیر سن رہا اس لئے دیسی
امیرون اور اور نوابون کے بسبب بے انتظامی کے بڑا فساد برپا ہوا +

یہہ حال ہندوستان کا دیکھہ کر ہمایون کے خیر خواہون نے اوسکے دل پر منقش کر دیا کہ اگر وہ تہوڑی
سی فوج بھی لیکر ہند کا قصد کرے تو یہہ بے انتظام ملک جلد فتح ہو جاوے گا ہمایون نے
پندرہ ہزار سوار اور کتنے ہی پنجابی لوگ نوکر رکہہ کر ہندوستان پر فوج کشی کی اور جس
پر حملہ آور ہوا اوسی اپنی اطاعت مین لایا - دریا سندہ کی عبور کے بعد اول تاتار خان
حاکم لاہور سے لڑائی ہوئی جسکو بہرام خان سپہ سالار شاہ ہمایون نے حالت غفلت مین حملہ کر کے
شکست دی پٹہانون نے یہہ حال دیکھہ کر ایک شخص مسمی سکندر کو جو شیر شاہ بھتیجا اور
فن سپاہگری مین بڑی دستگاہ رکہتا تہا تخت دہلی پر بیٹھا دیا - اوس نے اسی ہزار آدمی
کی فوج جمعکر کے ہمایون کے مقابلہ پر کوچ کیا بڑی بہاری لڑائی جانبین کی سرگرمی سے
ہوئی اکبر ابن ہمایون نے جو اوسوقت صرف تیرہ برس کا تہا اس لڑائی مین بڑی

بڑی داد مردانگی کی دی اور اوسکو دیکھہ کر سپاہ کو جانفشانی کا ایک عجیب شوق ہو گیا
چنانچہ پٹھانون نے شکست کھائی اور اونکی فوج پریشان ہو گئی اور سکندر شاہ ایسی بزر
خیز ملک کو نے سر چھوڑ کر کوہ شمال کیطرف بھاگ گیا +

ہمایون نے تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا پر ایک برس بھی اوسکے
جلوس کو گذرنے نہ پایا تھا کہ ایک روز کسی تقریب سے کتب خانہ کے چھت پر چڑھا
اور وہان دیر تک تفریحاً ٹہلا گیا بعد ازان تھک کر ہوا کھانے کو بیٹھ گیا اسمین اذان
ہوئی چاہتا تھا کہ عصا ٹیک کر اوٹھے مگر چونکہ وہان سنگ مرمر کا فرش تھا اسواسطہ لکڑی
پھسل گئی اور وہ سنبھل نہ سکا اور چھت سے نیچے آپڑا چند روز بیمار رہ کر ۹۶۳ھ مین جان
بحق تسلیم ہوا اوسکی تاریخ وفات شاعر کاہی نے یہہ لکھی ہے

تاریخ وفات ہمایون بادشاہ

ز بام قصر خود افتاد ناگاہ وزان عمر عزیزش رفت بر باد

پی تاریخ او کاہی رقم زد ہمایون بادشاہ از بام افتاد

یہہ بادشاہ بہت شجاع اور ہردل عزیز فاضل اور کم قسمت تھا جیسے بیعیتین اسپر
گذری ہین کسی بادشاہ پر ایشیا مین نہین گذرین اور اوسکی یہہ وجہہ ہے کہ وہ رحم
دل بہت تھا چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ سنگدل ہوتا تو نہایت
بڑا بادشاہ اپنے وقت کا ہوتا اگر اوس زمانہ مین یہہ قاعدہ قرار پاتا کہ سوائے
بڑے بیٹے کے اور کوئی بیٹا وارث سلطنت نہو سکتا تو کبھی ایسی قباحتین

پیش نہ آئین جو اُسوقت ظہور مین آئین

محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ

ہمایون بادشاہ کی وفات کے بعد ہندوستان کے تخت نے ایسے شہنشاہ کے جلوس سے زینت پائی جسکا ثانی اسملک مین تو کیا کسی مملکت مین نہوا ہوگا یہہ بادشاہ جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون بادشاہ تہا جسکے نیر اقبال کے روبرو کسی بد اندیش اور مفسد کے چراغ نے فروغ نہ پایا اور باوجودیکہ اپنے باپ کی وفات کیوقت تیرہ برس سے زیادہ عمر کا تہا لیکن کسیکا حوصلہ نہ پڑا جو اوسکی تخت نشینی کا مانع ہوتا ہنگام طفولیت مین جو بجائے جور تربیت اوستاد کے اوس نے بڑی بڑی آفتین پیر فلک کے ہاتہہ سے کہینچی تہین اور بہت سی مصیبتین اپنے باپ کے دشمنو سے اٹہائی تہین باوجود اپنے ذہن عالی کی صفائی اور عقل خداداد کی رسائی سے چند روز مین معاملات سیاست اور ملکداری کی رموز کو خوب سمجہی اور ہر امر کے نیک و بد کو اچھی طرح پہونچنے لگا طالع کی خوبی سے ✣

بہرام خان اتالیق بہی اوسکو ایسا ملا جو ہر تن اوسکی خیر خواہی کا دم بہرتا تہا اور سوائے ایک بات کے کہ گستاخی اور بیباکی اوسکی مزاج مین تہی اور سبطرح سے اپنے مالک کی وفاداری اور ترقی دولت مین ثابت قدم رہتا تہا ✣

اکبر بادشاہ کے جلوس کے تہوڑے دن کے بعد ہیمون بقال جو اصل کا رزیل مگر حوصلہ جلیل رکہتا تہا بر سر بغاوت آیا اور فوج کثیر جمع کر کے مغلون سے دو لڑائیون مین فتحیاب

ہوا یہانتک کہ اکبر کو ستلج پار تک ہٹا لیگیا جسطرح چہ اوس نے ابتداء مین اپنی ترقی جاہ وحشمت کیواسطے سعی کی تہے اگر اوسیطرح اپنے ارادہ مین قایم رہتا تو شبہ نہ تہا کہ خاندان تیموریہ کا نام ونشان ہندوستان مین باقی نہ رہتا مگر چونکہ تہوڑے پانی کا بلبلا تہا اس لئے جلد اُتر آیا اور دہلی مین قیام کرکے شان وشوکت کی نمود مین مصروف ہوا اس عرصہ مین مغلون نے لاہور مین جمعیت بہم پہنچا کے دہلی کا پہر قصد کیا اور پانی پت مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا ہمیون نامیون کی فوج پر شکست پڑی اور وہ خود گرفتار ہوکر بادشاہ کے روبرو لایا گیا اوسوقت بیرام خان ہشیر تدبیر سلطنت نے عرض کی کہ جہان پناہ اس کافر کو اپنے ہاتہہ سے قتل کرین اگرچہ دل بادشاہ کا نہ چاہتا تہا کہ اوسکے خون سے اپنے ہاتہہ کو آلودہ کرے لیکن بیرام خان کی خاطر شمشیر برہنہ ہاتہہ مین لیکے ہمیون کے سر سے چہواوی تب بیرام خان نے اوسیوقت ایک ایسا ہاتہہ مارا کہ سر ہمیون کا تن سے جدا ہوگیا۔ اُسوقت تک تو بیرام خان بادشاہ کی خیرخواہی مین رہا لیکن آگے کو اپنی خدمتونپر مغرور ہوکر منت اور احسان رکہنے اور نخوت کرنے لگا اکبر نے بہی اپنی قوت کو جانچ کر اوس سے ایسی بے اعتنائی کی کہ بیرام خان کہلے بندون باغی ہوگیا مگر شکست کہاکر اُس نوبت کو پہنچا کہ پیغام بہیجکے بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا اکبر کے دل پر میل تو بیٹہا ہی نہ تہا اوسکے قصورونکو معاف کیا بلکہ بادشاہی خلعت اوس کے لینے واسطے بہیجے بیرام خان نے آستانہ دولت پر قدم رکہتے ہی دستار گردن مین ڈالی اور پاؤن سے دوات اور آنکہون سے گریبان اپنے تئین زیر پائے پایہ سریر خلافت کے سرنگون

کیا اکبر نے خیر خواہ قدیمی سمجھکر دونو ہاتھو نسے اوسکے سر کو اوٹھالیا اور اگلے مرتبہ پر
سب امیرون سے اوپر بٹھلاکے خلعت بیش بہا عنایت کیا اور زبان مبارک سے فرمایا
کہ اگر بیرام خان کو کارسپہ گری خوش آوے تو حکومت کابل اور چندیری کی اوسکے واسطے
موجود ہے اور جو حضور مین رہنا پسند خاطر ہو تو بھی عاطفت اور مکرمت شہنشاہی بدستور
قدیم بلا تفریق اوس خیر خواہ دیرینہ کے نسبت مرعی اور ملحوظ ہوگی اور اگر طبیعت
اوسکی عبادت اور معبود کی بندگی کو چاہے تو مکہ کے حج کو روانہ ہو فوج شاہی اوسکی
عزت اور منزلت کے موافق دامنگیر پہنچانے کے واسطے ساتھ کردی جائیگی بیرام خان
نے جواب دیا کہ بندہ جب ایکمرتبہ قصور وار ٹہرا اب کس مونہہ سے تمنا حضور مین رہنے
کی کرے حضور سے قصور اوسکے معاف ہوئی اسی کو دولت عظمی اور سعادت
دارین سمجھتا ہے اور یہی بہترین انعام خدمات سابقہ کا اپنے حق مین جانتا ہے
اوسکی تمنا دلی اب یہی ہے کہ فکر عاقبت مین مصروف ہو اور حضرت سلطان سے اجازت
حج کی ملے بادشاہ اس امر مین معترض نہوا اور بیرام خان نے بہت بہیڑ بہاڑ لیکر مکہ
کا عزم کیا لیکن راہ مین کسی شخص کے ہاتھہ سے جسکے باپ کو اوس نے ایک لڑائی
مین مارا تہا مقتول ہوا +

اکبر نے بڑی عدل و داد کے ساتھہ بادشاہت کی اور باوجود ہمون متواتر کے
بہت سا وقت انتظام ملک اور بندوبست امور مالی مین مصروف کیا ماسوا ابواب
جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون کیواسطے ضابطے معین فرمائی اوس نے نئے آئین

اور قانون جاری کئے کہ اونکا بیان اس مختصر مین گنجایش نہین رکھتا ابوالفضل کے اکبرنامہ
کی چند سطر ونکا مضمون جو یہان لکھا جاتا ہے اوس کے اوضاع اور اوصاف کی کیفیت مین
کافی ہے ہمیشہ ہمت اس بادشاہ کی اسی پر مصروف ہے کہ سب آدمیونکے دلونکو ہاتھہ مین
لاوے اور باوجود بیشمار شغلون اور بیحساب فکرون کے جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز
کو ضروری ہین اوسکے دلپر کبھی اضطراب غالب نہین ہوتا بلکہ جب دیکھو شاد نظر آتا ہے کبھی مرضی
الہی سے قدم باہر نہین رکھتا ازبسکہ تشنہ علم وفضل کا ہے عالمون اور فاضلون کی صحبت سے
استفادہ کرتا ہے اور اپنے فہم رسا اور انتظام شائستہ پر نازان نہین ہوتا ہر ایک بات پر
کان دہرتا ہے اس خیال سے کہ دیکھئے کسیکے منہہ سے کیا بات سُن نے مین آوے
اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود اسقدر قدرت اور شوکت کے کبھی غصہ
اوسکے دلپر نہین آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک اوسکی طبیعت کے گرد ہجوم رکھتے ہین کسی
ملت اور مذہب کی تحقیر وتضحیک کا کلمہ اوسکے منہہ سے نہین نکلتا اور امورات واجب مین
کبھی تکاسل وتغافل اوس سے ظہور مین نہین آتا یہہ بادشاہ ہر بات پر سجدہ شکر کا درگاہ
ایزدی مین بجا لاتا ہے اور ہمیشہ نگران اپنے حال اور افعال کا رہتا ہے حضور صبح وشام
اور نصف روز اور نصف شب دلکو تمام امورات دنیوی سے کھینچ کر طرف معبود کی رجوع
کرتا ہے گنہگارونکی تقصیرین معاف کرتا ہے رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر رکھتا ہے خواہش
نفسانی کا طالب نہین ہوتا اور شب وروز مین فقط ایک مرتبہ تناول طعام فرماتا ہے اور
خواب بہت کم کرتا ہے باقی تمام وقت امورات ضروری کے انصرام مین خرچ کرتا ہے

شام کو تہوڑی دیر کے آرام کے بعد کام میں مصروف ہوتا ہے بعد اوسکے خلوت مین مجلس حکماء اور فضلا
کی جمع کرکے دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہے علمون کی رموز اور دقیقونکو اپنی
عقل باریک بین سے دریافت کرتا ہے اور نئے آئین ایجاد فرماتا ہے اسلاف کی غلطیونکو
اصلاح دیتا ہے اور اخلاف کیواسطے ضوابط صحیح اور درست مقرر کرتا ہے اوسکی مجلس مین
فاضل تاریخ دان بھی حاضر رہتے ہین اور روایات بیشین کونے کم و کاست بیان کرتے
ہین بعد ازان بادشاہ کچھہ رات گئی تک عرضیان حکام اور عمال کی سنتا ہے اور ہر ایک پر
حکم مناسب چڑہاتا ہے قبل طلوع آفتاب کے امالی سوالی جمع ہوتے ہین اور دن نکلتے ہی
جلوہ شاہی سے بہرہ یاب ہوکر کورنش بجالاتے ہین بعد اوسکے بہت سے امور متفرق
انصرام پاتے ہین اور اوسوقت بادشاہ بیدار دل تہوڑی دیر تک خواب استراحت فرماتا
ہے اس بادشاہ نے لڑائیان بھی بہت کین کبھی کوئی صوبہ دار برسر مقابلہ آیا کبھی کسی ہندو
راجہ سے جنگ ہوی کبھی اون محمدی بادشاہون سے جنکی مملکت کی حدین اوسکی سلطنت سے
متصل تہین میدان پڑے مختصر یہہ ہے کہ مالوہ دو دفعہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا اور دونو
مرتبہ مفتوح ہوا اسیطرح صوبہ گجرات بھی بڑی لڑای سے اپنہ آیا کابل مین اوسکے
بھای نے سرکشی کی اور آخر مغلوب ہوکر عفو جرایم سے جان بر ہوا صوبہ بنگالہ مین
کئی دفعہ سرکشی ہوئی اور خطہ نظیر کشمیر پر کہ اوسوقت تک کسی سے مفتوح
نہوا تہا اس بادشاہ نے خود عزیمت کی اور دکن کی مہم پر اپنے بیٹے کو بہیجا القصہ
جہان اوسکے لشکر کا نشان جاتا تہا فتح و نصرت پیشوا ہوتی تہی خاندیس بھی اوس نے

فتح کیا برار کا صوبہ صلح سے ماتحت آیا احمد آباد بھی بہت لڑکر مفتوح ہوا اس بادشاہ کے یہہ سب سے پہلی مہم تھی جسوقت کہ وہان سے آگرہ کیطرف سے مراجعت کرکے آیا اکاون برس کی سلطنت کے بعد ۱۰۱۴ھ مین درمیان اکبرآباد کے اس عالم فانی سے سافر عالم باقی ہوا اوسی جگہہ اوسکی قبر درمیان سکندرہ کے ہے اور تمام عمر صفات ذاتی اور حسن انتظام امور ملکی و مالی مین نیکنام رہا اوس کی تاریخ وفات کی یہہ ہے

تاریخ وفات اکبر بادشاہ

فوت اکبر شہ از قضائے الٰہ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ ۱۰۱۴ھ

اس بادشاہ کے مذہب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ شماس تہا اور بعضے کہتے ہین کہ ہنود کے مذہب سے اوسکو بڑا اعتقاد تہا مگر اصل حال یہہ ہے کہ وہ کسی اور مذہب کا معتقد نہ تہا ہان اوسکو ہر ایک مذہب کی کتاب سُن نے اور اعتقادی باتین ہر ایک مذہب کی دریافت کرنیکا شوق بہت تہا چنانچہ اسیواسطے پرتگیز کے بادشاہ کو نامہ لکہہ کر تین بار پادری لوگ تحقیق مذہب عیسوی کیواسطے بلوائی اور انجیل سُنی اور مباحثہ اون مین اور مسلمانونکے عالمونمین ہوا چونکہ اکبر کسی مذہب کا تعصب نرکہتا تہا اسیواسطے اتنے دنون تک اوسکی سلطنت قایم رہی اور سب لوگ ہندو اور مسلمان وغیرہ اوسکے مدّاح ہین

شاہزادہ سلیم ابوالمظفر نورالدین عرف جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد اوسکا اکلوتا بیٹا شاہزادہ سلیم درمیان ۱۰۱۴ھ سطابق ۱۶۰۵ء سنہ ہجری کے تخت ہندوستان پر قلعہ اکبرآباد مین جلوس فرما ہوا اور جہانگیر

اپنا خطاب اختیار کیا اگرچہ لوگون نے خسرو ابن جہانگیر سے سازش کرکے چاہا کہ جہانگیر
کے اس بیٹے کو تخت پر بٹھلاوین مگر یہ شیرفت نگئی اور بسبب مجھ پدری کے اس دفعہ جرم
اپنے بیٹے خسرو کا معاف کیا پھر خسرو نے پھر بغاوت کی تب بادشاہ نے اوسکو فوج
کی شکست کے بعد اوسکو حضور مین بلوا کر یہہ حال پوچھا تو اوس نے اپنے اس جرم کا اقرار
کیا مگر اپنے ساتھہ کے سرکشونکا نام ہرگز زبان پر نہ لیا آخر کار تمام عمر اوسکی قید کا حکم
ہوا اور اوسکی حمائیتون کو تلاش کرکے ایک ایک کو بہت تکلیف دیکر اوسکے سامنے
جان سے مارا اوس کے بعد یہہ بادشاہزادہ قید سے رہا ہوا اور اوسکو اوسکے
حقیقی بھائی شاہجہان نے اپنے ہاتھہ سے قتل کر ڈالا +

جہانگیر کی تاریخ مین اوسکا عاشق ہونا ایک امیر کبیر کی منکوحہ پر اور پھر اوسکو اپنے قابو
مین لانا بعد قتل کرنے اوسکے شوہر کے سب سے بڑا ماجرا اور گناہ تصور کیا گیا ہے اس کا
یہہ قصہ ہے کہ ایک شخص مسمی خواجہ ایاز کسی عالی خاندان کا بگڑا ہوا قوم تاتار سے
تہا جب محتاج نان شبینہ کا ہوا تو اوس نے مع اپنی بیوی کے ہندوستان کا سفر
اختیار کیا اون ایام مین اوسکی عورت حمل سے تہی جسوقت یہہ دونون اوس دشت سے
گذرتے تہے جو ہندوستان اور تاتار کے راہ مین واقع ہے راستہ مین ایک لڑکی پیدا
ہوئی چونکہ خواجہ ایاز اوسکا باپ اور نان حالت افلاس مین مبتلا تہے یہہ سوچ کر
کہ اس لڑکی کی پرورش کیونکر کرین گے اور کہان اوسکو لیکر پھرین گے اور یہہ
بہی خیال کرکے کہ یہہ لڑکی بڑی منحوس طالع ہے جو ایسی مفلسی کیوقت پیدا ہوئی

سے اوسکو اوسی جگہ چھوڑ کر آگے قدم بڑہایا پر پیٹ کی آگ بُری ہوتی ہے محبت جوش
کرآئی دو دو قدم پیچھے ہٹ ہٹ کر دیکھتی تھی پر آخر کو ماں کا قدم آگے نہ اٹھا ایک جا شل سی روکی
کھڑے ہو کر زار زار رونے لگی روتے روتے وہ رگستان کے میدان مین گر پڑی
اور شل ماہی بے آب اوس بچہ کو یاد کر کے تڑپنے لگی مگر اتنی طاقت اوسمین نہ تھی جو پھر
کر جاوے اور اوس بچہ کو اٹھا لاوے خواجہ ایاز کا دل بھی یہہ حالت دیکھہ کر اُمنڈ آیا کہنے
لگا کہ صبر کرو مین جاتا ہون اور بیٹی کو تمہارے پاس لے آتا ہون خیر جو قسمت مین لکھا ہے
سو ہوگا غرض اُنہین قدمون پیچھے پھرا جب وہان پہنچا جس جگہ اوسکو چھوڑا تھا کیا
دیکھتا ہے کہ ایک کالا سانپ اوس لڑکی سے لپٹا ہوا ہے یہہ بے اختیار محبت کے
جوش مین آگے بڑہا اور شور کیا وہ سانپ فوراً الگ ہو کر ایک درخت کی کھوہ مین جا
چھپا ایاز نے بچہ کو صحیح وسلامت پایا خدا کا شکر کیا بہہ پیٹ کر گود مین اٹھا لیا اور
گلے لگا کر مونہہ چومتا ہوا اوسکے ماں کے پاس لایا تھوڑی چلے تھے کہ ایک قافلہ
مسافرون کا ملا اونہون نے اون دونون کو بے سروسامان دیکھہ کر بطور خیرات کے
کچھہ خرچ جسکے پاس زر وجواہر شکر خدا کا بجا لائے قطع منازل کرتے ہوئے لاہور تک
پہنچے ایاز مروزیرک اور صاحب سلیقہ عاقبت اندیش تھا جلد تر نوکر ہو گیا رفتہ رفتہ
چند روز مین ایسا بڑہا کہ اکبر بادشاہ کی عدالت مین میر بخشی کے عہدہ پر ممتاز ہوا اوس
نے اس اپنی بیٹی نور جہان بیگم کی تعلیم مین بہت کوشش کی چنانچہ وہ پڑھ لکھہ کر قابل ہوئی
شاہزادہ سلیم کہ ابھی تک بادشاہزادہ تھا اور اوس کا باپ اکبر شاہ تھا اوس کے

حسن اور علم اور عادات دیکھکر بیہوش باختہ ہوگیا مگر چونکہ اوس لڑکی کی نسبت
شیر افگن خان ترکمان سے ہوچکی تہی اسواسطے اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم کی خاطر
نسبت کا توڑانا بعید از انصاف سمجھکے اوس امر مین دخل دینا مناسب نہ جانا یہانتک کہ نورجہان
کا نکاح شیر افگن خان سے ہوگیا شاہزادہ سلیم بسبب عدالت باپ کے مونہہ دیکھتا
رہ گیا لیکن جب کہ جہانگیر تخت سلطنت پر بیٹہا تو اپنے مقصد کے حاصل کرنیکے فکر مین پڑا
کئی دفعہ شیر افگن خان کے مار ڈالنے کی تجویز کی مگر وہ بہی ایسا شجاع اور بہادر تہا کہ
بادشاہ کو علانیہ سر دا ڈالنے کا قابو نہ ملا ایک دفعہ بادشاہ نے ببر شیر کا مقابلہ شیر افگن خان سے
کروایا اور ایک دفعہ ایک مست ہاتہی اوسکے سامنے چہوڑدیا پر شیر افگن خان اپنی قوت
بازو سے جو انسان کی طاقت سے باہر تہی ان دونو بلاؤن سے سلامت رہا آخر کار
جہانگیر نے ایک امیر کو جسکا نام قطب تہا صوبہ دار بنگالہ کا اس شرط پر کیا کہ وہ شیر افگن خانکو
کسی لڑائی مین قتل کرڈالے اسپر بہی چالیس قاتل جو اس صوبہ دار نے شیر افگن خان
کی قتل کو روانہ کئے تہے اوسنے مار کر بہگا دے آخر کو صوبہ دار بنگالہ کا فوج لیکر اوسپر
چڑہا اس دفعہ بہی شیر افگن خان نے بڑی داد شجاعت کی دی اور قطب کو جو ایک ہاتہی
پر سوار تہا معہ چند اور سرداروں کے اپنے ہاتہہ سے اوس نے مارا پر جب
وقت چارطرف سے تیردن کی بوچہاڑ اوسپر ہونے لگی تب لاچار ہوکر
مارا گیا +

نورجہان جسکے دلمین بادشاہ کی بیوی بننے کا شوق تہا اور حکومت کی تشنہ

تھی چھتیسویں سن جلوسی جہانگیر مین اپنے خاوند کے مرتے ہی بادشاہی محل مین جا
داخل ہوئی مگر بادشاہ کو اوسکے خاوند کے مرواڈالنے کی ایسی ندامت تھی کہ چار برس
تک اوس عورت کی خبر بھی نہ پوچھی جب چار برس کے بعد دفعۃً ایک روز بادشاہ
کی نظر نورجہان پر پڑی تو فوراً اوس کا عشق جوش کر آیا اور محبت پیدا ہوئی ایاز
یعنے نورجہان کا باپ وزیر اعظم ہوا اور اوسکے دونو بھائے بڑے بڑے عہدون پر
سرفراز کئے گئے اور امورات سلطنت مین اختیار کل اون کو سونپا گیا مگر جبتک
کہ ایاز جیتا رہا تب تک اوسکی شکیذاتی سے کسیکو اپنی حق تلفی کی شکایت نہوئی
بلکہ اوسکی وزارت مین رعایا اپنے حق کو پہنچتی تھی مگر ایاز کی وفات کے بعد بہت فتنے
برپا ہوئے جنکا تدارک بڑی دشواری سے ہوا چنانچہ شاہزادہ خورم عرف
شاہجہان نے باغی ہوکر پہلے اپنے بھائی خسرو کو قتل کیا پھر صوبہ دکن مین باپ پر لشکر
کشی کی اور شکست کھائی اور خود گرفتاری سے بچ کر کئے برس تک آوارہ و
پریشان پھرا کیا

نورمحل یا نورجہان اپنے باپ کے مرتے ہی سلطنت مین غدر مچانے لگی اکثر فرامین
نورجہان کے حکم ہوتے تھے آپ دربار کرتی تھی بادشاہ مثل دیوانون کے اوسکی
صورت پر عاشق و محو ہوا بیٹھا رہتا تھا جو فرمان کہ حسب الحکم نورجہان بیگم کے لکھے
جاتے تھے اون پر یہہ طغرا لکھا جاتا تھا

حکمت علیہ عالیۃ مہد علیا نورجہان بادشاہ

اور اوسکی مہر پر یہہ شعر تہا شعر

نور جہان گشت بحکم الہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ

اگرچہ خطبہ بیگم کے نام کا پڑہا جاتا تہا مگر روپیہ پر آخر کو سکہ نور جہان کا یہہ مضروب ہونا شروع ہو گیا تہا شعر

بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور بنام نور جہان بادشاہ بیگم زر

اور جہانگیر کا سکہ ہر ایک شہر مین مختلف تہا چنانچہ اکبر نگر مین ۱۴ سنہ ہجری مین یہہ سکہ رایج کیا شعر

روی زر را ساخت نورانی بر نگ مہر و ماہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور جب بعد وفات اکبر بادشاہ کے اگرہ مین تخت پر بیٹہا تو یہہ سکہ جاری ہوا ؎

سکہ زد با اگرہ شاہی بزر در مہر و ماہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

ایضاً

سکہ زد در شہر اگرہ حسن و گیتی پناہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور شہر لاہور مین درمیان ۱۰ سنہ ہجری کے یہہ سکہ مضروب ہوا ؎

بدہر بادروان تا فلک بود دور بنام شاہ جہانگیر سکہ زد لاہور

احمد آباد مین یہہ سکہ ۸ سنہ ہجری مین مطبوع ہوا ؎

سکہ زد در احمد آباد از عنایات الہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور شہر پٹنہ مین یہہ سکہ رایج کیا ؎

سکہ زد در شہر برہانپور شاہ دین پناہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

یہہ سب روپیہ جہانگیر کے سکہ کے مولف نے بچشم خود دیکھے ہین اور ایک روپیہ پر جو برہان پور کا سکہ ہے اسطور پر لکھا ہوا دیکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ برہانپور

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب

شاہجہان جسوقت باغی ہوکر بادشاہ کے مخالف ہوکر لڑا تھا تو مہابتخان کی جوانمردی بہت کام آئی تھی اور اس لئے جہانگیر نے اوسکو اپنی عنایت سے سرفراز کیا تھا مگر خود نور جہان بیگم جو کسیکو نہ دیکھہ سکتی تھی اور بادشاہ کی مزاج پر بالکل قابض تھی اوسنے مہابتخان جیسے خیر خواہون کو جدا کرادیا - شاہجہان نے جو بغاوت کی تھی اوسکی وجہہ صرف یہی تھی کہ وہ بڑا بیٹا تھا اور سلطنت کا مستحق تھا اور نور جہان بدل چاہتی تھی کہ کسیطرح مرزا شہریار جو اوسکے شکم سے تھا تخت پر بیٹھے مگر شاہجہان تمام بیٹون سے زیادہ لیاقت رکھتا تھا اور دکہن کے جو اوسنے فتوحات کی تھین اونکے سبب سے اوس کی شہرت اور بڑا نام پیدا ہوا تھا اور بڑی قدرت اور قوت اوسکو حاصل ہوگئی تھی تخت کے لالچ مین اس شاہزادہ شاہجہان نے اپنے بڑے بھائی خسرو کو جو ابتدا سلطنت جہانگیر مین خلل انداز ہوا تھا اور اب بعد دس برس کے اوسنے رہائی پائی تھی اور بادشاہ کو اوسکی غور پرداخت منظور تھی قتل کیا چنانچہ خسرو جو اوسکے خیمہ مین گئی تو مستانہ کیا دیکھتی ہے کہ وہ خون مین پڑا ہوا لوٹ رہا ہے اس عورت نے بڑے زور و شور سے

واویلا کی تمام لشکر مین اوسکی آواز سُنکر دھوم پڑگئی کہ کیا ہوا شاہجہان اوسجگہ گیا اور بظاہر ایسا غمگین ہوا کہ اوسپر کسی نوع کا شک نہ پڑتا تھا مگر اوسکے باپ اور تمام آدمیون کو ثابت ہوا کہ شاہجہان نے اوسکو قتل کیا جہانگیر کا اس نازک وقت مین صرف مہابتخان اوسکا سپہ سالار بڑا مددگار تھا اس سردار نے اوسکو نہایت استقلال سے سلطنت پر قایم رکھا اور بسبب شجاعت کے بادشاہ کا طرفدار ہوکر شاہجہان کو بارہا شکستین دین بلکہ جسوقت شاہجہان فوج کے فراہم کرنے کیواسطے گجرات یا بنگالہ کو گیا تو اُس بہادر آدمی نے شاہزادہ مذکور کا ایسا تعاقب کیا کہ اوسکو ذرا فرصت نہ دی الغرض اس بات سے شاہزادہ کو مہابتخان نے ہی پست ہمت کردیا تھا مگر جب بتوقع انعام اور مرحمت سلطانی کے مہابتخان نے دارالخلافت کو رجوع کیا تو نورجہان نے جو بادشاہ کے حق مین ایک بدی کا فرشتہ تھی مزاج جہانگیر کا مہابتخان سے برگشتہ کردیا تھا اور یہہ سمجھادیا تھا کہ مہابتخان شاہجہان سے ملگیا ہے اور حضور والا کو تخت سے اوتارنے کا ارادہ رکھتا ہے جب یہہ حال مہابتخان کو معلوم ہوا اپنی جان بچانے کو اپنے فلوریہم کو براہ بت کرکے چلا گیا بادشاہ کے دربار سے خفگی کے فرمان صادر ہونے لگے آخر کو وہ قلعہ ستگم کہ جسکی حکومت پر مہابتخان متعین تھا نورجہان بیگم کے کسی آوردہ کو سونپا گیا اور مہابتخان کے نام حکم محکم پہنچا کہ جلد اپنے تئین حضور سلطانی مین حاضر کرے اگرچہ مافی الضمیر بادشاہ کا اس حکم سے ظاہر تھا لیکن مہابتخان اپنی بیگناہی کے بھروسے سے عزم اندیشہ حضور شاہی مین جانے کو مستعد ہوا اوسوقت پانچہزار راجپوت اوسکی مدد پر تھے اور

بادشاہی لشکر کابل کو جاتا تھا جب وہ جیلم پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ فوج شاہی دریا جیلم سے
اوتر گئی اور نورجہان بیگم ہمراہ اپنے بھائی آصف خان کے جو وزیر اعظم تھا دریا
پار چلی گئی ہے صرف بادشاہ معہ چند امیرون کے ہمخیطرہ پیچھے رہ گئے ہین اوسوقت
مہابتخان نے یہہ دلیری کی کہ راجپوتون کو لیکر آگے بڑہا اور پل کا بندوبست کرکے
تھوڑے سے سوار لیکر بادشاہ کے خیمہ مین گھس گیا امراء نے کچھہ مقابلہ کیا پر دشمن
کو قوی دست دیکھہ کر سب دم بخود ہو گئے مہابتخان نے تھوڑی تلاش کے بعد بادشاہ
کو نہانے کے خیمہ مین پایا جس نے مہابتخان کو دیکھتے ہی کہا کہ مہابتخان تمہارا کیا ارادہ
ہے اوس نے جواب دیا کہ دشمنون کی سازش سے جو بندے کے خون کے
پیاسے ہین حضور کی حمایت مین آیا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ یہہ فوج مسلح تمہاری
ساتھہ کسواسطے ہے اوس نے جواب دیا کہ میری جان کی حفاظت اور کینہ کا بدلا چاہنے
کیواسطے یہہ فوج ہے جہانگیر نے کہا کہ مجکو تیری جان مارنے کا خیال ہرگز نہین تھا
اور کلمات نوازش آمیز فرمانے لگے مہابتخان نے بادشاہ کو راجپوتون کے پہرہ
مین سپرد کردیا نورجہان بیگم نے جو پار اُتر گئی تھی جسوقت یہہ خبر سُنی کیسی غصہ
ہوئی اور کیسی گھبرا گئی کہ بیان کرنا اوسکا بیفایدہ ہے غرضے کہ بعد مشورہ کے
یہہ صلاح ٹھہری کہ مہابتخان پر بادشاہ کی رہائی کیواسطے حملہ کرنا چاہیئے اور اگرچہ
دریا سے اوترنا مشکل تھا کیونکہ راجپوت لوگ مقابلہ پر تھے مگر یہہ بھی نورجہان
نے فوج کو دلاوری دینے کیواسطے سب سے اول اپنا ہاتھی دریا مین ڈال دیا

اور چار تر گش تیرون کے خالی گئے اس بیگم کے چار پیلبان بہی مارے گئے اور اوسکی
بیٹے کے بہی بازو پر زخم آیا جب کہ فوج شاہی کنارے پر آگئی راجپوتون نے پے در پے
حملہ کرکے اونکو شکست دی پہر فوج کثیر لسبر کردگی بہادر امیرون کے اطراف سے آگئے
اور مہابتخان کی پچہلی فوج پر حملہ کیا یہہ فوج اگرچہ قریب بادشاہ کے خیمہ کے پہنچ
گئی تہی اور تیر باران ہو رہا تہا مگر صرف بادشاہ پر ڈالین ڈالدی تہین اسلئے وہ
بچ رہا تہا آخر کار مہابتخان نے فتح پائی نورجہان لاہور کیطرف بہاگ گئی مگر
بادشاہ نے اوسکو خط لکہہ کر لشکر مین بلوایا مہابتخان نے نورجہان کے قتل کرنے
کا ارادہ کیا اور بادشاہ سے بہی جبراً اوسکے قتل نامہ پر دستخط کردائے پر اس
عقلمند بیگم نے یہہ کہا کہ اب تو مین ماری جاؤنگی مجکو میرے مالک سے صرف مل
لینے دو مہابتخان نے اجازت دی مگر اس شرط پر کہ میرے روبرو ملاقات ہووے
چنانچہ بادشاہ کے خیمہ مین وہ داخل ہوئی اور اپنے خاوند کے روبرو خاموش
کہڑی ہوئی جہانگیر بہی اوسکے حسن اور خوبصورتی اور غم کو دیکہہ کر رویا اور راجا بہار
سہو کر مہابت خان سے منتین کرکے اپنی بیوی کی جان بخشی کروائی غرضے کہ
مہابت خان نے اوسکی جان بخشی کی

بعد ازان مہابتخان بادشاہ کو کابل مین لے گیا اور نہایت ادب سے پیش آیا اور تمام
جلوس شاہی قایم رکہا آخر کار بعد عفو کرانے مقصد کے اپنا اختیار سب چہوڑ دیا
بادشاہ کا مثل سابق اختیار ہوگیا پر اوسنے ایسی حرکت نہ کی نہی جو چین سے

بیٹھنا اوسکو نصیب ہوتا بادشاہ جہانگیر کا نو مزاج البتہ ایسا تھا کہ وہ اور سکے
جرم کو معاف کر دیتا بلکہ بھول بھی جاتا لیکن نور جہان کے دلمین جو بغض تھا وہ
بغیر مقتول ہوئے مہابت خان کے ہرگز رفع نہین ہو سکتا تھا تب مہابتخان بھاگا
نور جہان نے فوراً اوسکا مال ضبط کیا اور اشتہار دیا کہ جو کوئی شخص مہابتخان کا
سر کاٹ کر لاوے گا بہاری انعام سرکار سے پاوے گا تمام اضلاع مین اوسکی
تلاش ہوئی ؛

آصف خان وزیر اعظم جو بجائے خود بادشاہ تھا اپنی بہن نور جہان کے ظلم اور اون
حرکات ناشائستہ سے جو وہ بادشاہ کو بہکا کر کرواتی تھی بہت ناپسند کرتا تھا
پر لاچار تھا ؛

ایک روز شام کیوقت جب اندھیرا ہو گیا آصف خانکو اوسکے نوکر نے اطلاع
دی کہ ایک غریب آدمی کچھہ عرض کرنا چاہتا ہے اوسکے دلمین رحم آیا سامنے
بلوایا جب اوسنے دیکھا کہ یہہ وہی شخص مہابت خان ہے جو ابھی مالک تمام
ہندوستان کا تھا اوسکو خلوت مین لے گیا اور آصف خان نے خود اپنی
بہن کے ظلم اور جہانگیر کی بیوقوفی کا اقرار کیا تب مہابتخان نے یہہ صلاح بتلائی کہ
سے بہتر تدبیر انتظام ملک کے واسطے یہہ ہے کہ شاہجہان تخت نشین کیا جاوے
آصف خان نے اس رائے کو پسند کیا اور اوسیوقت سے خط و کتابت
شاہجہان سے شروع ہوئے لیکن چند موانع کے باعث سے اس تجویز کا

ظہور نہو سکا اسی عرصہ مین بادشاہ کو دمے کی بیماری بسبب استقامت
ملک کشمیر کے بہت بڑہ گئی اور نوین تاریخ ماہ نومبر ۱۶۲۷ء کو مطابق ۱۰۳۶ ہجری
کے انتقال کیا

اوسکی تاریخ وفات یہہ ہے

تاریخ وفات جہانگیر بادشاہ

شہنشاہِ جہان شاہِ جہان گیر — کہ دستِ عدل او بر آسمان رفت
چو نورالدین محمد بود نامش — ازان از رفتنش نور جہان رفت
ازین ماتم سرا چون رخت بربست — جہان غمگین شد و او از جہان رفت
چو تاریخِ وفاتش جست کسی — حزیں گفتا جہانگیر از جہان رفت

شہر لاہور مین دریان شاہدرہ کے مدفون ہوا اسی بادشاہ کے وقت مین سر ٹامس
سفیر جیمیس اول شاہ انگلنڈ کا دربار شاہی مین حاضر ہوا اور اوسکو
سورت مین کوٹھی بنانی کی اجازت ملی تھی یہہ بادشاہ نیک مزاج اور رحم دل تہا
اور متلون المزاج اس کثرت سے تہا کہ اوس سے انتظام ایسی بڑی سلطنت کے امور کا
نہو سکتا تہا طامس صاحب لکہتا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ بدمزاج ہوتا تو بہتر ہوتا بہ نسبت اور
لوگونکی صوفیہ اور ست فقیر وں سے بہت خوش ہوکر صحبت گرم رکہتا تہا ٭

شاہجہان بادشاہ

جہانگیر ابن اکبر کے دو لڑکے یعنے شاہجہان اور شہریار اوسکی وفات کے بعد باقی

رہے اگرچہ بروقت وفات کے جہانگیر نے یہہ وصیت بسبب در غلانے نورجہان بیگم کے لکھدی تھی کہ شہریار جو نورجہان کے شکم سے تہا بعد اوسکے والی تخت و تاج کا ہو پر مہابت خان اور آصف خان وزیر اعظم نے اگرچہ وہ بہی بہائی نورجہان بیگم کا تہا شہریار کا حق نہ جانکر تدبیر واسطے تخت نشینی شاہجہان کے کی اور اوسکا بہائی شہریار قبل پہنچنے شاہجہان کے کہ وہ اون ایام مین در سیان دکہن کے تہا شکست کہاکر اسیر اور اندہا بہی ہو چکا تہا جبکہ شاہجہان تخت سلطنت پر بیٹہا تو اوسے نہایت خراب تدبیرین انتظام سلطنت کی بابت وقوع مین آئین وہ یہہ تہین کہ پہلے اپنے بہائی شہریار کو اور پہر اوسکی اولاد کو قتل کیا اور تیمور کی اولاد مین جو شخص مذکر تہا اگرچہ بچہ ہی کیون نہو نہ رکہا سب کو چنوا کر قتل کیا ٭

باوجود اس احتیاط کے رقیب سلطنت ایک اور شخص ظاہر ہوا یعنے ایک شخص مسمی نودہی جو اپنے تئین افغانی خاندان سے بتلاتا تہا جسوقت کہ شاہجہان دکہن مین برسر فساد تہا اس امیر کو بادشاہ جہانگیر نے اوسکے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تہا وہ جہانگیر کی وفات کی خبر سنکر شاہجہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہجہان نے اوسکو کہلا بہیجا کہ اگر تو ستابعت کرے گا تو تیرے حق مین اچہا ہوگا وہ راضی ہوگیا اور اوسکو صوبہ بالوہ عطا ہوا بعد ازان حسب الحکم شاہجہان کے دار الخلافت مین آیا پر دربار شاہی مین اوس نے اپنی بیوقوفی سوچ کر خیال کیا کہ شاید میرے گرفتار کرنی

کی تجویز ہے یہہ دیکہہ کر اوسکے بیٹے عظمت خان نے دربار مین تلوار کہینچ لی اور
تو وہی اپنے مکان کو جلد بہاگ آیا اکیسّو آدمی اوسکا ہمراہ تہے سب اوس مکان
مین محصور ہو گئے مگر چونکہ دشمنون کے گہر گیا تہا اور موت سامنے سے نظر آتی تہی اسلئے
طرح طرح کے خدشے اوسکے خیالین گذرتے تہے - اسی عرصہ مین زنانخانہ
سے آواز چیخون کی آئی تو وہی فوراً اندر گیا دیکہا تو تمام عورتین خونمین لوٹ رہی
ہین معلوم ہوا کہ ان عورتون نے بیپاس عفت اور ناموس کے بدین خیال کہ
مبادا دشمنون کے ہاتہہ مین اسیر اور قید ہو جاوین اپنے ہاتہہ سے اپنے اپنے شکم
مین خنجر مار لئے تہے تو وہی یہہ حال دیکہہ کر قریب دیوانگی کے ہو گیا
الغرض دونو بیٹونکو ہمراہ لیکر گہوڑون پر سوار ہوا اور نقارے بجاتا ہوا مکان سے
باہر نکلا اور پکار کر کہتا جاتا تہا کہ ظالم بادشاہ کو ان نقارون سے اطلاع دیتا ہون کہ مین
جاتا ہون اور دوبارہ آن کر اوسکی جان پر مصیبت برپا کرون گا اگرچہ اوسکا تعاقب فوراً
کیا گیا پر وہ لشکر کو اپنے پاس آنے دیتا تہا افسوس کہ دریائے چنبل کہ موسم برسات
کے باعث سے طغیانی پر تہا اوسکے سدّراہ ہوا مگر پہر بھی اوسنے یہہ بہادری
کی کہ فوج کے قریب آتے ہی گہوڑے دریا مین ڈالدئی اور اگرچہ عظمت خان
اوسکا پیارا بیٹا اور اور اوسکے ہمراہی مارے گئے مگر وہ پار ہو گیا اور دکہن
مین جاکر اوسنے جہنڈا سرکشی کا بلند کیا اور علاوہ جمع کرنے اپنے رفیقون کے
بادشاہ گولکنڈہ اور دریاپور کو بھی بادشاہ سے باغی کر دیا کیونکہ یہہ لوگ

شاہجہان سے آزردہ خاطر بہت تھے

شاہجہان ایسا ڈر گیا کہ اوسکو بدون جنگ کرنے کے اور کچھہ چارہ نہ سوجھا اور چونکہ تمام فوج پر اوسکو بھروسا قوی نہ تھا اسلئے علیحدہ علیحدہ فوج بسرکردگی امرا وت خان اور اور سرداروں کے مختلف مقاموں پر واسطے تنبیہ مفسدون کے روانہ کی مگر یہہ فوج لودہی پر ہرگز غالب نہوئی سب نے شکست پائی آخرکار شاہجہان نے آصف خان کو تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا آصف خان کا نام سنتے ہی دشمن تتر بتر ہوگئے پر لودہی قسمت آزمائی کے ارادہ پر لڑتا رہا آخر کو شکست کھائی گولکنڈہ کا بادشاہ مطیع ہوگیا چونکہ لودہی کے پکڑوا دینے کی بھی شرط ہوگئی تھی اسلئے وہ اپنے ملک سے نکل گیا اور اگرچہ بادشاہ نے تمام رستے بند کردئے تھے مگر وہ شجاع معہ اپنے رفیقون کے مالوہ مین پہنچا۔ شاہجہان نے نوازا عبداللہ کو دس ہزار سوار دیکر لودہی کے تعاقب کیواسطے متعین کیا لودہی اس باعث سے کہ اوسکو اتفاق حملون کا اثنائے راہ مین پڑتا تھا بہت شکستہ حال ہوگیا تھا جب اوسنے دیکھا کہ فوج کثیر قریب آگئی اور اوس کا بڑا بیٹا بھی مارا گیا اور صرف تیس ۳۰ آدمی ساتھہ رہ گئے ہین اور یہہ بھی گھر گئے ہین تب دشمن پر حملہ کیا ناگہان ایک گولی اوسکی چھاتی مین ایسی لگی کہ وہ مارا گیا اور ہمراہی بھی اوسکے ساتھہ اوسی کھیت مین رہے

مہابتخان سپہ سالار اور آصف خان وزیر اعظم شاہجہان کے دربار مین سے اور اوسنے ان دونونکی مشورت پر بعضی دفعہ ظلم اور ستم ہی سے نہین دست کشی کی بلکہ اور بھتیرے

اپنے کام کئے چنانچہ راجہ بندیل کھنڈ کی جان بخشی کی اور پھر اوسکو اوسکی ملک پر بحال کردیا ٭

اگرچہ یہہ بادشاہ مذہب اسلام مین متعصب تہا مگر اولمین ہندؤنکی رہہودہ باتین دیکہہ کر اوسے بہت برہم ہوا اور اونکو سخت ایذادی اور جب دیکہا کہ ہندو لوگ اپنے بتون کی پرستش اور واہیات رسمیات سے باز نہین آتے لاچار ہوکر مسلمان اور ہندؤونون کو یکسان سمجہنے لگا اور پھر کسیکو ایذا نہ دی اسکے وقت مین ہند کی سلطنت بہت وسیع ہوگئی تہی قندہار اور بلخ پر بہی اوسنے چڑہائی کی اگرچہ بسبب استحکام شاہ عباس کے کامیاب نہوسکا ملک دکہن کے راجا اور نواب بہی بہ نسبت سابق سلطنت کے اوسکے زیادہ مطیع تہے ہندوستان آگرہ مین شاہجہان بادشاہ نے بڑے بڑے رونق دار مکانات بنائے چنانچہ دہلی نو کو شاہجہان آباد خطاب دیکر اپنا مسکن اوسی جگہہ مقرر کیا اور قلعہ سنگ سرخ کا ایسا تحفہ بنوایا کہ پادری ہبر صاحب فرماتے ہین کہ مینے اپنی زندگی مین ایسا تحفہ قلعہ کہین نہین دیکہا - جامع مسجد جو اس شہر مین بنوائی نہایت عالیشان ہے اور سکے برابر تمام ہندوستان مین کہین کوئی ایسی مسجد نہین ہے روضہ تاج محل جو آگرہ مین اس بادشاہ نے اپنی پیاری بیوی کیواسطے بنایا تہا تمام عمارتون سے عمدہ ہے یہہ روضہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور ایکسو نوے گز مربع مین بنا ہے بڑے قیمتی پتھر اوسمین لگے ہوئے ہین قطر گنبد کا ۲۳ گز ہے اور گرد اسکے بڑا دلچسپ باغ بنا ہوا ہے اس روضہ کی تعمیر مین (۷۵) لاکہہ روپیہ خرچ ہوا ہے ٭

بیس برس تک شاہجہان کی سلطنت امن سے رہی جب آصف خان اور مہابتخان جو رکن اعظم اوسکی سلطنت کے تھے مر گئے تو بادشاہ کو امور سلطنت مین زیادہ مصروف ہونا پڑا اور اوس نے تمام خلق کو اپنے سے راضی کیا۔ اس بادشاہ کے چار بیٹے بڑے خوش نصیب اور قابل حکمرانی کے تھے ان لڑکون اور باپ مین بدرجہ کمال پیار تھا اونکو بڑے بڑے عہدون پر بادشاہ نے مقرر کر رکھا تھا مگر جب کہ وے جوان ہوئے تو انمین بڑی دشمنی ظاہر ہوی کیونکہ اونمین سے ہر ایک دعوے تخت کا رکھتا تھا داراشکوہ بڑا بیٹا بادشاہ کا بہت عزیز تھا اوسکے واسطے ولیعہدی کی تجویز تھی یہ لڑکا اگرچہ نیک اور علم دوست اور عیش و عشرت سے نفرت کرنیوالا تھا پر عاقبت اندیش نہ تھا اور اوسکی مزاج مین جلدی بہت تھی

دوسرا بیٹا شجاع عباس جسم دل دار تھا ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تھا۔ تیسرا مرزا راجہ جسیل القدر اور دلیر اور جنگ جو تھا یہہ بادشاہزادہ گجرات مین حکمرانی کرتا تھا ٭

پر چوتھا بیٹا ان سب بھائیون سے بلکہ باپ سے بھی الگ ایک خصلت رکھتا تھا اس شاہزادہ کا نام اورنگ زیب تھا وہ نہایت قایم مزاج کم گو تھا عیش و عشرت سے کچھہ سروکار نہ رکھتا تھا اور کار دنیاوی مین مانند اوس آدمی کے معلوم ہوتا تھا جو اپنے تئیں اپنے قوت بازو سے درجہ اعلے پر پہنچانا چاہتا ہے اور بڑا اکٹا مسلمان پابند شرع تھا قطع نظر تقوے و طہارت کے وہ رتبہ ولایت کا حاصل کرنا

٭ ہمیشہ بادشاہ کے رہتا تھا

بہ نسبت سلطنت کے زیادہ پسند رکھتا تہا اور چونکہ اوس نے مدت تک دکہن کی فوج پر
سپہ سالاری کی تہی تو وہ بہ نسبت اپنے بہائیوں کے زیادہ تجربہ کار اور فن سپاہگری مین بڑا
قاعدہ دان ہو گیا تہا ؛

اس اثنا مین شاہجہان ایسا بیمار ہوا کہ بجز حرکت کئی دن تک پڑا رہا دارا شکوہ بمجرد لاحق
ہونے اس بیماری کے حسب الحکم اپنے باپ کے کار سلطنت بادشاہ بنکر انجام کرنے لگا اور
بہائیون سے ایسی طرح پیش آیا جسے رشک اور خیال بدتری کا صاف پایا جاتا تہا کیونکہ اوس
نے حکم قطعی دیدیا کہ کسی طرح کا خط یا اخبار اونکے پاس کوئی روانہ نکرے اور اُن
تمام امراء کو جو اونکے خیر خواہ تہے جلا وطن کر دیا ان حرکتون سے اوسکے بہائیون کے دلون مین
جو پہلے ہی سے اوس سے رنجیدہ تہے کینہ کی آگ زیادہ بھڑک گئی اور اب توقف کرنے
کا کوئی عذر نرہا باوجود ان تمام احتیاطون کے اونکو اپنے باپ کی بیماری کی خبر برابر پہنچتی تہی
بلکہ اونکو شک سرنے کا بہی پڑ گیا تہا اونھون نے بہی ایسا طور اختیار کیا جس سے
صرف یہہ ثابت ہوتا تہا کہ اپنی جان کی محافظت کر رہے ہین مرزا شجاع جو بنگالہ
مین تہا اوسنے دعا بسنے حرکت کی اور دار الخلافت کو چلا - اوسکے تہوڑے دنون کے
بعد مرزا مراد نے گجرات سے تمام حقیقت حال اورنگ زیب کو لکہی اور اوسکو لکہا کہ ہم تم
دونون مجتمع ہو کر دارا شکوہ پر چڑہائی کرین اوسنے کو اورنگ زیب نے بہی پسند کیا اس
عرصہ مین بادشاہ نے صحت کلی پائی دارا شکوہ نے نہایت فرمانبرداری سے امور
سلطنت سے دست بردار ہو کر پہر اختیار سلطنت اپنے باپ کو دیدیا - اور شجاع

کو لکھا گیا کہ چونکہ تمنے فوج کشی بخیال مرنے شہنشاہ کے کی تھی اب لازم ہے کہ ایسی باتون
سے دست بردار ہو لیکن وہ چونکہ کہل کیلا تھا اور اوسکے دلمین بلند نظری سماگئی تھی
اس خبر کو اوس نے نامعتبر خیال کیا بلکہ شہنشاہ نے اپنے ہاتھ سے جو نامے لکھے تھے اونکو
بھی اوسنے جعلی تصور کیا اس لئے مرزا سلیمان ابن داراشکوہ نے گنگا کے کنارہ پر اوسکو
جاکر شکست دی اور وہ بھاگ کر منگیر کے قلعہ مین متحصن ہوا سلیمان کی فوج نے اوس قلعہ کا
محاصرہ کرلیا - ایک روز مہم محبوب کیطرف یہہ ہوئی کہ اورنگ زیب نے فوج جمع کرکے حسب الطلب
مرزا مراد کے بہت جلد کوچ کیا پر شاہزادہ مراد کو ایسے کلمات لکھے جنسے اوسکو یقین ہوا
کہ اورنگ زیب میرا مطیع رہے گا چنانچہ اورنگ زیب نے یہہ لکھا کہ مین صرف تم ہی کو
لائق تخت ہندوستان کے جانتا ہون اور رعایا بھی تمکو بادشاہ بنانے پر خوش ہے اور
مین تمہاری مدد کرون گا اور میرے دلکی تو یہہ تمنا ہے کہ گوشہ عافیت مین بیٹھکر اپنی
زندگی یاد الٰہی مین بسر کرون یہہ لکھا دیکھکر مراد فریب مین آگیا دونو بادشاہزادون
نے فوج لیکر کوچ کیا نرمدا ندی کنارے پر ملے بعد عبور دریا مذکور کے جسونت سنگھ
راجپوت کو جو بادشاہ کیطرف سے ایک فوج کثیر سوار لشکر کی لئے ہوئے مقابلہ کو گیا
تھا شکست فاحش دی ٭

شاہجہان یہہ واردات سنکر بہت حیران اور ہراسان ہو رہا تھا کیونکہ وہ خوب جانتا
تھا کہ انجام کو اوسپر کچھہ مصیبت پڑے گی یہہ سوچ کر شہنشاہ نے ارادہ کیا کہ داراشکوہ
کیطرف ہوکر مین بھی میدان جنگ مین جاؤن پر داراشکوہ کی بدقسمتی کے سبب سے

وہ بازرہا اور سلیمان ابن دارا کو حکم ہوا کہ شجاع سے صلح کرکے اس دشمن خوفناک پر چڑہائی
کرے اور دارا شکوہ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ سلیمان شکوہ نہ آجاوے دشمن سے لڑائی کا
ارادہ نکرنا - دارا شکوہ ایک لاکھہ سوار لیکر دریاے چنبل کے کنارہ پر پہانچا تاکہ آگرہ کو
باسانی مراجعت ہوسکتی تہی مورچہ بندی کرکے پڑا رہا اور رنگ زیب اور مراد تعجب
آئے تو شاہی فوج دیکہہ کر بڑے متعجب ہوئے مرزا مراد نے یہہ صلاح دی کہ مورچال توڑ
دو اور رنگ زیب نے عاقبت اندیشی اور ہوشیاری سے یہہ بات بعید جانی اوس نے
معلوم کیا کہ ایک راہ پہاڑ و بیہڑ سے سیدہی آگرہ کو جاتی ہے اس لئے اپنے لشکر کی وضع
اوسی جگہہ بنی رکھہ کر فوراً آگرہ کو روانہ ہوا مرزا شجاع کو اب سوا چھوڑنے دارا نخلافت
یا لڑنے کے چارہ نرہا پر اوسکی گرم مزاجی نے اوسکو آمادہ جنگ کیا غرضے کہ لڑائی ہوئی
اور دونو طرف کی فوج کے بہاگ جانے کے بعد اورنگ زیب کے پاس اکیسو سوار رہ گئے
اور دارا کے پاس اکہتر ہزار اوسوقت اورنگ زیب مایوس ہوگیا تہا اتفاق سے بسبب
صلاح ایک نکحرام امیر کے دارا شکوہ ہاتھی پر سے اوتر کر گھوڑے پر سوار ہوگیا فوج
مین تہلکہ قایم ہوگیا اس لئے ساری فوج تتر بتر ہوگئی دارا کی سپاہ بہاگ گئی
اور اوسکو شکست ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ان دونون شاہزادون کی فوج کے
دو حصے تہے ایک حصہ پر مرزا مراد - دوسرے پر اورنگ زیب سردار تہے جبر
بازو پر مراد سپہ سالار بنا ہوا تہا اور سپہ دار نے بڑی تیزی اور زور سے حملہ کیا
یہانتک کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور مرزا مراد زخمی ہوا بلکہ اوسکی جان پر خطرہ

تہا۔ اور رنگ زیب نے یہہ چالاکی کی کہ اوسی عرصہ مین بڑی سینہ زوری سے مقابلہ کرکے
اوس فوج کو جو اوسکے مقابل تہی بہگا دیا اور اوسیوقت دوسرے بازو کی فوج کی مدد کو
گیا اور فتح پائی اب دونون شاہزادون کی فوج ملکر آگرہ کو آئی اور چونکہ مراد زخمی ہوگیا
تہا اس لئے اورنگ زیب کو خوش طالعی سے تمام فوج کا اختیار حاصل ہوگیا پہلے
ہی اوس نے سلیمان شکوہ کے پاس ایلچی بہیج کر اوسکو اپنے باپ سے ملا لیا بعد ازان اپنے
باپ شاہجہان کو قابو مین لانے کے فکر مین ہوا مگر یہہ امر اوسکو بہت نازک اور
دشوار معلوم ہوتا تہا کیونکہ قلعہ بہت مضبوط تہا اور اوس خبر کے سُنے سے کہ شہنشاہ
کو اورنگ زیب نے قید کر لیا ہے لوگ بہت پہر جاتے اور فساد قایم ہو جاتا اور شاہجہان
ایسا بھی نہ تہا جو اوسکے فریب مین آجاوے غرضے کہ فریب سے باپ کو قابو مین کرنے
کی تجویز ٹہہرا کر ایک ایلچی شاہجہان کی خدمت مین روانہ کیا اوس نے بادشاہ کی خاطر
جمع کی اور محبت اور سعادت مندی کا اظہار کیا شاہجہان سمجہہ گیا کہ یہہ سب اوس کا
فریب ہے غرضے کہ شہنشاہ نے فرمایا کہ اگر اورنگ زیب کے دل مین فریب نہین اور سعادتمند
لڑکا ہے تو کس واسطے یہان اگر حاضر نہین ہوتا اورنگ زیب نے یہہ سُنکر اپنے بیٹے
محمد کو بہیجدیا اوس نے جاکر دیکہا کہ قلعہ مین سپاہی اور سوار کمین گاہ مین
اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے کہڑے ہین اس لئے محمد نے عرض کی
کہ اس سپاہ کے یہان جمع ہونے سے شک پڑتا ہے اگر سپاہ نرہے تو میرے
والد حاضر ہون بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ چلے جاؤ پس اسطرح سے

محمد مرزا نے قبضہ قلعہ آگرہ کا کرلیا شاہجہان بہت عجز و انکسار کرتا رہا کچھہ نہوا

اب صرف مرزا مراد سے اورنگ زیب کو فیصلہ کرنا باقی رہا سو اوسکی یہہ صورت ہوئی کہ اوسکو کہلا بھیجا کہ آج کی شب کو آپکی ضیافت ہے مرزا مراد خوشی سے آیا اور رنگ رنگیلے خوب ناچ اور راگ و رنگ کروائی اور بڑی دھوم سے ضیافت کی بلکہ مرزا مراد جیب بدست ہوگیا اور مارے مزہ کے راتکو اوسی جگہہ پڑکر سو رہا اوسیوقت حسب الحکم اورنگ زیب کے اوسکو باندہ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بھی قصور کرے تو مار ڈالو غرضکہ وہ بھی مقید ہوگیا اب کیا ہوسکتا تہا ؛

چونکہ اورنگ زیب پہلے سے بڑا عالم اور متقی تہا اور دم زہد اور گوشہ نشینی اور نفرت دنیا کا بہرتا تہا اور ارادہ حج مشہور کر رکہا تہا اسواسطہ اب یکایک دعوی شہنشاہی کا کرنا خلاف ان اوضاع کے پاکر اس امر کا طالب ہوا کہ لوگ اوسکو سمجہاوین کہ آپ خلق اللہ کے انصاف اور رعایا پر رحم کرنے کے لئے ارادہ حج کا دور کیجئے اور بادشاہت اختیار کیجئے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد تہوڑے اعراض اور انکار کے اپنے دلی مطلب کے اختیار کرنے کو مستعد ہوگیا اور تخت نشین ہوا اگرچہ اوس نے تمام عمر اپنے باپ کو قید مین رکہا پر ہمیشہ اوسکی عزت کرتا رہا ؛

حال اورنگ زیب کا اور زوال سلطنت مغلیہ کا

۱۶۵۸ء مین اورنگ زیب جسکا لقب عالمگیر تھا تخت ہندوستان پر جلوس فرما ہوا
اور یہہ خیال کیا کہ جبتک داراشکوہ - اور مرزا شجاع کا نام ونشان صفحہ ہستی سے نہ مٹ جائے
تبتک میری سلطنت مستقل نہوگی کیونکہ داراشکوہ کو خود شاہجہان نے تخت پر
بٹھا دیا تھا اور اوسکی اوصاف حمیدہ ایسے تھے کہ رعایا کی طبیعت اوسکی محبت پر منجذب
تھی اس لئے اورنگ زیب نے اوسکی شاہزادہ کی استیصال کا فکر کیا داراشکوہ لاہور
کو سراجعت کر گیا اور وہان پہنچکر اوسنے دشمن کی جمعیت سے زیادہ فوج جمع کر لی مگر بدبخت
سپاہ کہ اوسکی فوج مین تھی اور اورنگ زیب کی سپاہ آزمودہ کار تھی مقابلہ کرنا
مناسب نجانکر دریاے سندھ کے پار چلا گیا اور اوس سفر مین بہت تکلیف اوٹھائی
اور اوسکی فوج کے آدمی رفتہ رفتہ کم ہوتے گئے یہان تک کہ بہت تھوڑی آدمی تک
حلال اوسکی ہمراہ قایم رہے اسی اثنا مین اورنگ زیب کو خبر پہنچی کہ مرزا شجاع اوسکا
دوسرا بھائی بنگالہ سے فوج لیکر اوسکے مقابلہ کو چلا ہے اسلئے داراشکوہ کا تعاقب
چھوڑ کر بنگالہ کیطرف لڑنے کو چلا الہ آباد پر اوسکو دیکھا کہ بڑی بھاری فوج لیکر پڑا ہے
جسونت سنگھ راجپوت جو اورنگ زیب کی ہمراہ اثناء راہ مین ہو لیا تھا اوس سے
جدا ہوکر اوسکے عقب مین حملہ آور ہوا اب اورنگ زیب کو بڑی دقت واقع ہوئی
سامنے دشمن سے مقابلہ تھا اور عقب مین ایک اور دشمن ناگہانی پیدا ہوا

اوسوقت بادشاہ کو حیرانی پیدا ہوی پر بڑی دلاوری سے اپنے ہاتھی پر جما ہوا بیٹھا رہا اسی
کارزار مین اورنگ زیب کے سردار نے بڑہ کر سرز اشجاع کے ہاتھی کو زخمی کیا اور جانب مخالف
سے ایک امیر نے اپنا ہاتھی آگے بڑہا کر اورنگ زیب کے ہاتھی کے پاس لاکر ایسی ٹکر لگوائی
کہ بادشاہ کا ہاتھی گھٹنیون کے بل بیٹھ گیا بادشاہ حواس باختہ ہوکر جا ہتا تہا کہ ہاتھی سے اوتر ے
اتنی مین ایک سردار مسمی امیر جملہ نے جو وزارت پر سرفراز تہا پکار کر کہا کہ ہاتہی سے نہ اترنا
اسوقت آپ کا ہاتہی سے اترنا گویا تخت سے اترنا ہے یہہ سنکر اورنگ زیب کو
ذرا ڈہارس ہوئی اور ہاتہی کے پیر مین زنجیر ڈلوادیئے پر وہی غلطی جو دارا سے ہوئی تہی
اورنگ زیب بھی جسکو کرتے کرتے بچ گیا تہا مرزا شجاع سے وقوع مین آئی پیلے ہاتہی
سے اوتر کر گہوڑے پر سوار ہوا فوج نے ہودہ خالی پاکر ہمت ہاردی اور بہاگنا شروع کیا
میدان اورنگ زیب کے ہاتہہ آیا شجاع بنگالہ کو بہاگ گیا اور قلعہ منگیر مین متحصن ہوگیا اسی اثنا
مین خبر آئی کہ دارا شکوہ نے دوبارہ مدیا ہند سے عبور کیا ہے اور بعد قطع کرنے ریگستان
اور محنت کشی گرمی اور سفر صعب کے گجرات مین داخل ہوگیا اور صوبہ دار گجرات کو جسکی
بیٹی مراد سے منسوب تہی اپنا رفیق اور ہمدم بناکر فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا
اور قریب اجمیر کے جو دارالخلافت اوسکا تہا ایک مقام مستحکم حاصل کیا اسلئے مرزا
شجاع کا تعاقب چہوڑ کر بادشاہ جلد وہان پہنچا اور اوس کا لشکر ایک زمین بلند پر پڑا ہوا دیکہہ
دلمین ڈر گیا اور فوراً طیاری لڑائی کی کی دارا کو سخت وسست لکہنا شروع کیا
تاکہ سیدا نمین اگر لڑائی شروع کرے پر اوسنے کچہہ خیال نکیا تب ایک فریب اورنگ زیب

سنے اور نکالا وہ یہہ تہا کہ دوسرا دن کیطرف اس مضمون سے خط لکھوایا کہ ہمسے
بڑا قصور ہوا جو آپکی مفارقت سے جدا ہوئے اگر دروازہ قلعہ کا فلانے وقت پر آپ کہلا بھیجیں
تو ہم سب اپنے رفیقونکی حضور مین حاضر ہوکر جو حکم ہو بجا لاوین ہر چند سن اور عقلمند لوگون
نے صلاح دی کہ اسمین فریب پایا جاتا ہے مگر دارا شکوہ اپنی نادانی کے سبب سے
نہ سمجہا بلکہ برخلاف اسکے اوسکے دماغ مین یہہ سمایا کہ ان سردارون کے ملنے سے
فوج کی کثرت ہوجاویگی چنانچہ اوسنے وقت معین پر دروازہ کھولدیا سردار مذکور
داخل ہوئے اور اونکے پیچھے تمام فوج بادشاہی اندر گھس گئی اوسوقت اوسکو ظاہر ہوا
کہ یہہ فریب تہا مگر پہر بھی بہت شجاعت اور مردانگی سے لڑا اور آخر کار کامیاب نہوا اور
تہوڑی آدمیونکے ہمراہ گجرات کیطرف یہ خیال کرکے وہان پر اوسکو پناہ ملیگی بھاگا لیکن
حاکم گجرات نے اوسکو پناہ نہ دی اور برسٹون نے جو اوسکی باقیماندہ سپاہ تہی اوس کا
تمام اسباب لوٹ لیا دارا نے سرسامان رگستان کی جانب بہاگا اور جسقدر ہمایون بادشاہ
کو تکلیفین گذری تہین اوسسے زیادہ اوسکو برداشت کرنی پڑین غرضکے کہ چند
ہمراہی لیکر ٹہٹہ مین پہنچا اور یہان سے اگر چاہتا تو ایران کو جہان اوسکی بہت خاطرداری
اور تواضع ہوتی چلا جاتا مگر اوسوقت اوسکی پیاری بیوی نادرہ بانو جان بلب ہو رہی تہی اوسنے اوسکی مفارقت حالت نزاع مین گوارا نکی قریب اس موضع کے
سردار جہان خان کا مقام ریاست تہا اوس نے چاہا کہ وہ میرے ساتہہ مہمان
نوازی کا طریق برتے یہہ سردار بڑا ظالم اور خونریز تہا اور اوسکے قتل کے لئے شاہجہان

بادشاہ نے دو دفعہ حکم دیا تہا مگر اس دارا شکوہ کی شفاعت سے دونون دفعہ اوسکی
خطا معاف ہوکر جان بچ گئی تھی اس توقع پر دارا کو خیال تہا کہ وہ مجھسے کچھہ حسن سلوک کریگا
مگر بجاے اوسکے اوس محسن کش نے اسکا تعاقب کیا جبکہ دارا اپنی بیوی سے رخصت
ہوکر چاہتا تہا کہ کیطرف کو نکل جاوے سپاہیون نے اوسکو آگیرا اور پکڑکر خان جہان کے
حوالہ کیا وہ دارا کو بحالت خواری و ذلت دہلی مین لایا اور عالمگیر کے سپرد کرکے لاہور
کیطرف روانہ ہوا راہ مین خانجہان کو کسیسے قتل کرڈالا اور بادشاہ نے چندہ قاتلون کو تجویز
کرکے حکم دیا کہ رات کو دارا شکوہ کا سر کاٹ ڈالین چنانچہ ایسا ہی ہوا ::

اب صرف ایک بہائی مرزا شجاع بادشاہ کی نظر مین خار دکھلائی دیتا تہا اور صرف
اوسکی جانب سے ایک خطرہ اوسکو تہا کیونکہ اوس نے فرصت پاکر بہت فوج جمع
کرلی تھی اسواسطہ بادشاہ نے اپنے بیٹے شاہزادہ محمد سلطان کو ہمراہ امیر جملہ اپنے
وزیر کے مرزا شجاع کے مقابلہ پر روانہ کیا وہان عجب ماجرا گذرا مرزا محمد سلطان حالت صبا
مین اپنے چچا محمد شجاع کی لڑکی پر عاشق ہوگیا تہا اور اوس فساد کے سبب سے جو اوسکے
باپ اور چچا مین تہا اگرچہ اوسکا عاشق فرد ہوگیا تہا مگر ایک خط جب اوس لڑکی نے
اپنے باپکی سفارش مین مرزا محمد سلطان کو لکہا تو خط کے پڑہنے سے عشق کی آگ
پہر بھڑک اٹھی اسلئے وہ فوراً اپنے چچا سے جاملا مرزا شجاع نے اوسکی بڑی خاطرداری
کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی شادی کردی اور بعد سوم شادی اور خوشی کے لڑائی
مین مصروف ہوئی چونکہ مرزا محمد سلطان کو یہہ گمان تہا کہ مجھکو دیکہہ کر تمام سپاہ

اورنگ زیب کی میری ہمراہ ہو جاوے گی اس لئے وہ سب سے اول صف مین کھڑا ہوا اور
جب اوس نے دیکھا کہ دشمن کے سوار اوسکیطرف بڑہی تو اوس نے نادانی سے یہہ خیال کیا
کہ یہہ لوگ ہمسے شریک ہونے کو آتے ہین مگر جسوقت اونھون نے سخت حملہ کیا اوسوقت
اوسکی آنکھہ کھلی اور چچا اور بھتیجے دونون خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج بزدل تھی اور
میر جملہ کی فوج کارآزمودہ تھی میدان جنگ میر جملہ کی ہاتھہ آیا اب اس شاہزادہ مرزا
محمد سلطان کو بڑا خوف ہوا اور سمجھا کہ باپ کے فریب سے اب مین بچ سکون گا اسی
اثنا مین اورنگ زیب نے ایک خط مرزا محمد کے نام اسطور پر لکھا کہ گویا اوسکے خط کا جواب
دیتا ہے اور اوسمین یہہ مضمون تہا کہ تم اپنے سسر کی رفاقت چھوڑ دو اور اوس خط
کو اسطرح روانہ کیا کہ شجاع کے ہاتھہ آجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا شجاع نے جب وہ خط
پڑہا تو اوسکو شک پیدا ہو گیا کہ وہ اپنے باپ سے ملا ہوا ہے ہر چند اوسنے اظہار صداقت
اور صفائی کا کیا پر اوسکو ایسا شک پیدا ہوا کہ پھر اوسکا رفع ہونا محال ہو گیا
اور اورنگ زیب کا یہی اوس خط کے لکھنے سے یہی مطلب تہا سو وہ بن پڑا چنانچہ مرزا
شجاع نے حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو لیکر بنگالہ کو چلے جاؤ ۔

اب مرزا محمد سلطان کو کوئی جگہہ امن کی نظر نہ آئی کیونکہ تمام ہندوستان مین عملداری اوسکے
باپ اورنگ زیب کی تھی ناچار اوسنے اپنے باپ کیطرف رجوع کی اور اوسنے فوراً گرفتار کرکے گوالیار
کے قلعہ مین اوسکو قید کیا جہان سات برس کے بعد بیچ دوکھہ سے فوت ہوا اور مرزا
شجاع اراکان کو بہاگ گیا وہان کے راجہ نے اوسکو مع اوسکے عیال و اطفال کے دغا سے

پکڑکر مار ڈالا شاہجہان زوال سلطنت کے بعد آٹھ برس اس حالت میں زندہ رہا مگر عالمگیر نے اوسکی عزت اور توقیر حالت قید میں بھی بہت کی اور اوسکی سخت و سست باتوں کی برداشت بہت کی جب اوسکو خبر ہوئی کہ میرے باپ شاہجہان کے مرنے کا وقت قریب ہے اوسکو اتنی جرأت نہوئی کہ وہ باپ کے سامنے جاوے اس لئے اپنے بیٹے شاہ عالم کو بھیجا مگر وہ اوسکے پہنچنے سے پہلے ہی مرچکا تھا شاہجہان کی وفات ۱۰۷۶ھ مین ہوئی ٭

تاریخ وفات شاہجہان بادشاہ

خضر تاریخ نقش چون گھہ سفت جمال خلد باشاہجہان گفت

سلیمان شکوہ جو دارا شکوہ کا بیٹا اور اورنگ زیب کا بھتیجا تھا وہ اپنی جان بچانے کو کوہ ہمالیہ مین پہرتا تھا اوسکو راجہ سری نگر نے حسب الحکم اورنگ زیب کے پکڑکر ۳ جنوری سنہ ۱۶۶۱ع مطابق گیارہوین جمادی الاول ۱۰۷۱ھ مین دہلی کو روانہ کردیا اوسوقت اوسکو ہاتھی پر سوار کرکے شہر مین تشہیر کیا بعد ازان بادشاہ کے سامنے لائے پاؤن کی بیڑیان دور کی گئین مگر ہاتھون مین ہتکڑیان پڑی ہوئی تھین حضار دربار اوسکا یہہ حال دیکھہ کر رونے لگے اورنگ زیب نے بھی رنج کی شکل بنا ہر بنا لی سلیمان شکوہ نے عرض کی کہ اس دکھہ اور عذاب سے کہ ہر روز مجھکو بپلا یہ دوائین پلائی جاتی ہین یہی بہتر ہے کہ ایک دفعہ مجھکو قتل کردیا جاوے بادشاہ نے نرم آواز سے فرمایا کہ تمھین تمھارے اچھا سلوک کیا جاویگا مگر یہہ عہد پورا نہونے پایا کہ سلیمان شکوہ اور اوسکا بھائی سپہر شکوہ اور مرزا مراد کا چھوٹا لڑکا یہہ سب گوالیار مین تھوڑے ہی عرصہ مین مرگئے اور بادشاہ

کا بیٹا سلطان محمد جو کہ اوسی قید خانہ مین محبوس تہا کئی برس تک زندہ رہا اور آخر کو اوسکو کچہہ حکم آزادی کا ملگیا تہا ٭

مرزا مراد کا یہہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کے مقید ہونے کے مہینہ بھر کے بعد اس شاہزادہ نے قلعہ کی شہر پناہ سے ایک رسی لٹکا کر بہاگ جانے کا ارادہ کیا تہا اور اوس دیوار کے نیچے ایک ہندو عورت رہتی تہی جسسے یہ بہی اجازت بھی نیچے اوترنے کی لیلی تہی جسوقت کمند پر کود کر نیچے اوترا وہ عورت ایسی چلائی کہ نگہبانونکو خبر ہوگئی اور اونکو معلوم ہوگیا کہ وہ بہاگنا چاہتا ہے اورنگ زیب نے یہہ خبر پاکر دلمین خیال کیا کہ جبتک میرا بہائی مراد زندہ رہے گا تب تک مجکو بیشک بڑا خطرہ دامن گیر ہے اس لئے اوسکو پہر قید کیا اور ایک ایسا لڑکا تلاش کیا جسکے باپ کو مرزا مراد نے بحالت حکومت گجرات کے قتل کیا تہا اوسکو سمجہایا کہ تو مرزا مراد پر خون کا دعوے پیش کر چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اوسکے مقدمہ کی تحقیقات کے بعد قصاص کا حکم دیا اور مرزا مراد کو اپنے روبرو طلب کر کے قتل کرڈالا اب کچہہ اندیشہ نہ رہا بادشاہ کو کسی کا نہ تہا سب بہائیون اور بھتیجون کو اپنے باپ شاہجہان کی طرح قتل کر کے ہندوستان کا خود مختار بادشاہ ہوا ٭

اس بادشاہ کے عہد مین شاہ عباس بادشاہ ایران سے کہ ایک فتنہ بیخ گی پیدا ہوی اوسکا باعث صرف میر منشی کا قصور تہا جسنے غلطی سے نامہ پر یہہ لکہا تہا کہ شہنشاہ جہان کیطرف یہہ نامہ والی ایران کو پہنچے شاہ عباس یہہ دیکہتے ہی برہم ہوا اور فوراً آمادہ جنگ ہوگیا ہرچند اس امر سے اورنگ زیب کو بڑا تردد ہوا مگر بہت استقلال سے کام

کیا اور اپنے امرا اور وزرا سے بہت احتیاط کی راہ کام مین لایا اور سب سے عہد اور اقرار کئے لیکن اسی اثنا مین شاہ عباس لقمۂ اجل ہوگیا اور اوسکی جگہ صفی جو اوسکا پوتا تہا تخت نشین ہوا اوس نے اپنا ملک بے انتظام پایا اور اس لئے غیر ملک پر غزم نہ کیا پہر جانبین مین صلح ہوگئی ۔:

اسی بادشاہ کے عہد مین ایک عورت سمات لبتاسیہ نے داود شہ اور خلق اپنا دکھلاکر سوار کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جنمین جتی اور قفیر اور جوگی اور سنی شامل تہے جمع کرکے اس بادشاہ پر چڑہائی کی اور اگرہ تک فتح کرتی ہوئی چلی آئی اور یہہ مشہور ہوگیا کہ اس عورت نے ایسی قسم کا کھانا طیار کر رکھا ہے کہ جب اپنے لشکر کو کہلا دیتے ہین بروقت جنگ دے گیا دکھلائی نہین دیتے ہین اور وہ ساحرہ ہے اس لئے اورنگ زیب کے لشکر مین خوف پڑ ہر چند کہ اورنگ زیب سیاہ کو سمجہاتا تہا پر وہ اعتقاد باطل اونکے دلسے نہ جاتا تہا اس لئے اوس نے چند تعویز لکہوا کر اپنے چند دنیر لشکوائے اور سپاہ کو کہدیا کہ اب اوس عورت کا جادو تم پر اثر نہ کرے گا اسطرح پر خوف اونکے دلسے دور ہوا اور دشمن پر اونکی سپاہ غالب آئی اور سبکو تہ تیغ کیا ۔:

اوسیکے عہد مین ایک فساد کابل مین برپا ہوا مگر اوس نے اپنی حکمت سے جلد دفع کردیا اگرچہ اوس ملک کو اپنے ماتحت نرکہہ سکا اوسکو گولکنڈہ اور بیجاپور کے مسخر کرنے کا بڑا شوق تہا اگرچہ یہ دونون شاہان سابق اور اوس نے بھی کئی بار ان شہرونکو فتح کیا تہا اور لشکر وہان کا تباہ کردیا تہا مگر پہر بھی اونکو بہت زور حاصل تہا چند در چند فساد اور واقعات کے باعث سے

پہنچا ہم ملتفی رہی پھر ۱۰۸۶ھ یعنی اٹھائیسوین سال جلوس مین اورنگ زیب نے لشکر شاہی کے تین حصے کرکے تسخیر دکھن کو روانہ کئے اول شاہ عالم نے جو ولیعہد تھا گولکنڈہ کو جاکر محاصرہ کیا بعد ازان بادشاہ نے خود سمت تمام فوج کے بیجاپور پر چڑہائی کی آخر کار قحط کے حادثہ ہونیکے باعث سے بہت سی شرائط اور اقرار کے بعد دہلی کی رعایا نے اطاعت منظور کی سکندر علیشاہ جو وہان کے سلاطین مین پچھلا بادشاہ تہا مقید ہوا بعد ازان گولکنڈہ پر چڑہائی کی اور سات مہینے کے محاصرہ کے بعد کئی لڑائیون مین فریب و دغا سے اس شہر کو فتح کیا اور اس شہر کے حاکم ابوالحسن کو بہت ذلت اور رسوائی سے قتل کیا جسکے بعد کوئی بڑا حاکم باقی نرہا اسی اثنا مین ایک نئی قوم ہندوستان مین زور آور ہونی لگی یعنے مرہٹی لوگ اسی بادشاہ کے عہد مین غالب ہوئی یہہ قوم گجرات سے کنارا تک پہاڑی قطعات مین بستے تھے اونمین سے ایک شخص سیواجی بڑا صاحب حوصلہ پیدا ہوا سیواجی مسلمانون سے بڑا عناد اور دشمنی رکھتا تہا اور اوسکی وجہ یہہ تھی کہ اورنگ زیب یا عالمگیر نے ہندؤنکو بزور شمشیر مسلمان کرنا شروع کردیا تھا اس لئے مرہٹے اور بہت سی قومین اوسکے دشمن جان ہو گئے تھے اور یہی امر سلطنت مغلیہ کے ضعف کا باعث ہوا ؛

سیواجی کے ہمراہ پہاڑی قوم بہت تھی جو جنوبی کوہستانون مین رہتے ہین یہہ لوگ شہرون کو لوٹتے اور روپیہ جمع کرتے تہے کہ بیجاپور کے حاکم نے اونکے مطیع کرنے کے واسطے ایک لشکر جرار افضلخان کو دیکر سیواجی پر چڑہائی کرنیکو روانہ کیا سیواجی نے یہہ کہلا بھیجا کہ مجھے اطاعت منظور ہے لیکن ایک ملاقات آپسے تنہا کرنی چاہتا ہون اوسنے

منظور کیا سیواجی نے اپنی سپاہ گھاٹ مین پہنچا دی اور کہدیا کہ جسوقت بگل کی آواز سنو فوراً
دشمن کی فوج پر آپڑیو افضلخان پندرہ ہزار آدمیونکو جنکو وہ اپنے ساتھ لایا تہا الگ کرکے تہوڑے
مقام متعین پر گیا سیواجی بھی دلمین ڈرتا ہوا چار طرف سے ہوشیار ہوکر ایک ایک قدم پر پیچھے مڑکر
کر دیکہتا ہوا اوس مقام معین پر پہنچا جاتے ہی بغلگیر ہوکر ملا اور وہین افضلخان کے پیٹ مین
خنجر مارا افضلخان نے تلوار نکالی اور سیواجی کے سر پر ماری مگر چونکہ اوسکی پگڑی کے نیچے خود
تھی اسواسطہ وہ بچ گیا اور وار خالی گیا اوسنے دوسرا خنجر مارا خان مذکور کا کام تمام ہوگیا
جب فوج کا سردار مارا گیا لشکر تتر بتر ہوگیا اس فتح سے بہت سے لوٹ مرہٹونکے ہاتھ آئی
اور سیواجی کی بڑی شہرت ہوی اور اوسنے ملک مین بہت دور تک لوٹ مار کی جہانتک
کہ بیجاپور کے قریب تک اوسنے دہاڑ مارنی شروع کردی کئی دفعہ حاکم بیجاپور نے
اسپر چڑہائی کی مگر وہ مغلوب ہوا آخر کار صوبہ بہار پر متصرف ہوگیا اور پچاس ہزار
پیادہ اور سات ہزار سوار رکہنے کا اختیار اوسکو حاصل ہوگیا بعد ازان اورنگ زیب نے
ایک فوج بسرکردگی شائستہ خانکے روانہ کی اوسنے کئی فتوح حاصل کی مگر ایک خاص
موقع مین گھر جانیکے سبب سے شائستہ خان کا بیٹا مارا گیا اور ایک انگلی اوسکی بھی کٹ
گئی اور وہ کھڑکی سے کودتے ہوئی زخمی ہوا بعد ازان اوسنے مراجعت کی درخواست
کی اور چند برس مرہٹونسے لڑائی موقوف رہی ٭

سیواجی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور مرہٹونکا لشکر یکایک سورت مین
جا گھسا اہل انگلنڈ اور ڈچ اپنے اپنے کوٹہونکے اندر رہے اور یہہ فوج مرہٹہ کی تین دن

تک لوٹتی پہرا کی جواہرات قیمتی اور اجناس قیمتی ایک کڑور روپیہ کے اونکے ہاتھہ آئی اور نگ زیب
یہہ حال دیکھہ کر بہت افروختہ ہوا اور ایک بڑی فوج لشکر داری راجہ نابر کے اوسکی تنبیہ کو روانہ
کی وہ اوسکو دہلی مین پکڑ لایا اور یہہ شرط کی کہ تیری عزت بدستور رہیگی مگر یہان وہ مقید
ہو گیا اور یہہ ایک نئے ڈب کی چال چلا یعنی وہ اور اوسکا بیٹا دونو دو ٹوکرون مین بیہٹھ گئے
اور اونکی اوپر مٹھائی رکھکر حلوائی لوگ اونکو باہر لائے اسطرح سے مخلصی پاکر متہرا پہنچا اور
وہانسے جگناتہہ کو گیا اور حسب دستور سابق قزاقی اختیار کی عالمگیر نے جو اوسکی گوشمالی مین
دیر کی اوسکی وجہ یہہ تہی کہ یہہ سفید ایسا دغاباز اور فریبی تہا کہ
عالمگیر کو اوسکے فریبون سے نفرت ہو گئی تہی اور دوسری وجہہ یہہ تہی کہ اوسوقت شاہ
ایران کے مقابلہ کی تجویز ہو رہی تہی اور علاوہ اسکے پٹنہ کے فساد کے دفع کرنے مین بہی بادشاہ
مصروف تہا اس سبب سے سیواجی کو جو فرصت ملی تو اوسنے تمام اضلاع معزلی کو لوٹ کر
تباہ کر دیا اور سورت کو پھر دوسری دفعہ غارت کیا اور اگرچہ تیسری دفعہ اوس شہر مین داخل
نہوا مگر بہت سا روپیہ وصول کر کے لے گیا قلعہ سنگ جو بہار مین واقع ہے اوسکو اپنے قبضہ مین کر کے
اپنا لقب راجہ مقرر کیا اور سکہ بہی اپنے نام کا جاری کر دیا اپنے برابر سونا تول کر برہمنونکو
دیا اور ہمیشہ دان دین کرنے لگا جسکے سبب اوسکی اور بہی زیادہ شہرت ہو گئی
گولکنڈہ مین جاکر بارہ ہزار سوارون کے ساتہہ حملہ کیا وہانکی رعایا نے بہت سا روپیہ دیکر شہر کو
تاراج ہونے سے بچایا اور سیواجی نے شہر مذکور مین شاہانہ دربار کیا اور گولکنڈہ کا راجہ
مشہور ہوا اور بمقام جنجی اور ویلور وغیرہ مین اپنی فوج متعین کی اور مدراس اور

سرنگاپاٹم تک فتح کرلی پھر مہی پر حملہ کیا مگر غالب نہ آسکا غرضکہ قریب پرس کا ہوکر پھر پتھری کی سوزش مین مبتلا ہوکر بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۷۰۷ء مین وفات پائی اگرچہ اورنگ زیب اوسکی وفات کی خبر سُنکر خوش ہوا مگر ملحاظ شاہانہ مزاج کے اوسکی دلاوری اور جرات کی تعریف کی شیواجی کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا سنبھاجی گدی پر بیٹھکے تھوڑے دنون تک مغلونسے مقابلہ کرتا رہا آخر کو پکڑا گیا اور مسلمان ہونیسے انکار کیا اس لئے سنہ ۱۶۸۹ء مین قتل کیا گیا اور اورنگ زیب نے اراکان اور پجاپور کو فتح کیا اوسکے بعد بیجاپور اور گلکنڈہ فتح کرکے پٹھانونکی بغاوت کا مزہ اونکو چکھایا اور ستارا تک جو مرہٹونکی دارالحکومت تھی اپنے قبضہ مین لایا لیکن سرہٹے پھر بھی بڑھتے جاتے تھے اور ہر طرف تاخت کرتے پھرتے تھے اور اورنگ زیب اونکے ہاتھ سے بہت تنگ تھا غرضکہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۶ء مین اورنگ زیب شہر احمدنگر مین ۹۳ برس کی عمر مین ۴۸ برس کی سلطنت کے بعد راہی ملک عدم ہوا ٭

سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب بہت بیمار ہوا اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو کام بخش کو جو اوسکا چھوٹا بیٹا تھا اور اوسکو بہت پیار کرتا تھا بروز دوشنبہ سترھوین ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری صوبہ بیجاپور رخصت فرمایا اور حکم کیا کہ بہت جلد بیجاپور مین جا پہنچے کیونکہ اوسکو یہہ خیال تھا کہ مبادا اعظم شاہ کے ہاتھ سے جو اوسکا دوسرا بیٹا تھا کچھہ آسیب اوسکو پہنچی اور بروز جمعرات بیسوین تاریخ ماہ مذکور اعظم شاہ سنبھلے بیٹے کو حکم کیا کہ صوبہ مالوہ کو کوچ کرے مگر بہت دیر کرکے جاوی اور ہر روز

پانچ کوس چلا کرے اور روز بروز ہر منزل پر مقام کرتا جاوے الغرض اعظم شاہ تھوڑی دور گیا
تھا کہ بروز جمعہ ۱۸ ماہ ذی قعدہ ۱۱۱۸ ہجری عالمگیر نے رحلت کی یہہ خبر سنتے ہی فوراً وہ معاودت
کرکے لشکر شاہی مین آیا اور اورنگ زیب کا تابوت بنوا کر کندہار دیکر چند قدم اوسکے ہمراہ ہوکر
تابوت اورنگ آباد کو روانہ کیا صبح کو حکم دیا کہ نوبت شاہی بجائی جاوے اور دس تاریخ
ماہ ذی الحجہ کو کہ روز عید تھا تخت پر جلوس کیا اور رعیت اور لشکر کی استمالت اور دلجوئی اور خاطرداری
کرنی شروع کی خزانہ جو لشکر کا تھا اوسپر قابض ہوا اور امرا کو حکم دیا کہ دربار عام مین آوین پھر
ایک پھر رتبہ کی موافق نوازش کی آصف الدولہ اسد خان بہادر بدستور عہدہ وزارت پر مامور
ہوا اور اوسکا بیٹا ذوالفقار خان جیساکہ سابق سپہ سالار تھا اوسیطرح برقرار رہا لوہر تو
یہہ انتظام ہو رہا تھا اودہر عالمگیر بادشاہ کا بڑا بیٹا سلطان معظم جسکا لقب بہادر شاہ تھا
اپنے دو چھوٹے بیٹون سمی فخستہ اختر جہان شاہ اور رفیع القدر کے اپنے والد کی ہی
حین حیات مین صوبہ کابل مین سرحد ایران پر مقیم تھا اور سلطان معظم شاہ کا بڑا بیٹا
محمد معز الدین جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور اوسکا دوسرا بیٹا عظیم الشان جو
اوسکی اولاد مین بڑا لائق اور منظور نظر اپنے دادا اورنگ زیب کا تھا ملک بنگالہ کی صوبہ داری
پر مامور تھا۔ اور محمد کام بخش حسب الارا اپنے والد عالمگیر بادشاہ کے بیجاپور کا حاکم
تھا گویا اورنگ زیب کے خیالمین ہندوستان کا بادشاہ سلطان معظم بہادر شاہ۔
اور ممالک دکھن کا حاکم محمد اعظم اور سلطنت بیجاپور کا بادشاہ کام بخش مقرر ہو چکے
تھے اور اوسکے دلمین بھی آرزو تھی کہ یہہ تینون اپنے اپنے ملکون مین ہمیشہ کامران اور

حکم فرما رہین مگر ملکداری کی حرص اور سلطنت کے لالچ نے جیسا کہ اگلون کو چین سے
نہین رہنے دیا اونکو بھی آرام نکرنے دیا کام بخش نے جو اپنے والد نیخا لیگر بادشاہ کی رحلت
کی خبر سُنی تو اُس سبب سے کہ اوسکے قبضہ مین بیجاپور ایک حقیر سی جگہہ تھی اوسکو بجاے خود ملک
گیری کا فکر پیدا ہوا اگرچہ ظاہرا احمد اعظم شاہ نے کام بخش اور اوسکی والدہ کو یہہ کہکر خوش
کر لیا تھا کہ سوا اے صوبہ بیجاپور کے مین اور صوبہ بھی اضافہ کردونگا اور کام بخش حسب مراد
بیجاپور مین اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کردے مگر اوسکو ہوس شاہنشاہی
نے نہ چھوڑا ٭

سلطان اعظم شہر کابل سے اور اوسکا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے عالمگیر کی شدت
بیماری کا حال سُنکر اکبرآباد کیطرف چلے اور حین اثناء راہ مین سلطان معظم بہادر شاہ
نے اول تاریخ ماہ محرم روز سہ شنبہ سنہ ۱۱۱۹ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور محمد اعظم
کو لکھا کہ چونکہ ملک دکھن وسیع ہے تمکو مناسب ہے کہ بموجب مرضی والد کے اوسپر اکتفا کرو اور
ملک ہند کی سلطنت میری سپرد کرو اور جنگ سے صلح بہتر ہوتی ہے اور اس سے فوایدنے شمار
ظاہر ہوتے ہین اعظم شاہ چونکہ اپنے بھائی کو کچھہ نہ سمجھتا تھا اوسنے صرف اسقدر جواب دیا کہ دو
بادشاہ در اقلیمے نگنجند یہہ سُنکر معظم شاہ نے اپنے بھائی پر چڑھائی کی محمد معز الدین حاکم ملتان
بہت لشکر اور سامان فراوان لیکر لاہور پر اپنے والد کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہان سے
دونو ملکر اکبرآباد کو گئے اور بنگالہ کیطرف سے عظیم الشان بھی جو فوج جرار اور بہت سا خزانہ
اور سامان لیکر آیا تھا اکبرآباد مین پہونچا اور اوسکو اثناء راہ مین ایک کرور روپیہ سے

معظم کا بادشاہ کا استقبال ہوکر فوراً دوسرے

زیادہ ہاتھہ آیا اور مختار خان صوبہ دار اکبرآباد کو جو شاہزادہ بیدار بخت کا حسر اور اعظم شاہ کا خیر خواہ تہا پکڑکر قید کیا اور تمام خزانہ اور اسباب سلطنت پر جو کہ اکبرآباد مین باافراط موجود تھا قابض ہوگیا مگر قلعہ اوسکے ہاتھہ اسواسطے نہ آیا کہ قلعہ دار نے یہہ عذر کیا کہ شاہ عالمگیر کے تین بیٹے سلطنت کے وارث ہین ابھی تک کوئی اونمین سے تخت پر نہین بیٹھا جبکہ ایک شخص اُنمین سے تخت نشین ہوجاویگا اوسوقت یہہ قلعہ اوسکا ہوگا بالفعل مین قلعہ کسیکو سپرد نہین کرونگا مگر چونکہ عظیم الشان کو سوا قلعہ گیری کے اور امور کا انتظام بھی ضرور تہا اس لئے اس غلہ رشکنی کیطرف اوسنے کچھہ توجہہ کی یہانتک کہ اوسکا باپ معظم شاہ بہادر وہان پہنچ گیا اور اوسنے وہ خزانہ باپ کی نذر کیا معظم شاہ اوس خزانہ کو دیکھہ کر نہایت خوش ہوا کیونکہ اوسکی سپاہ بسبب قلت روپیہ اور زیادت خرچ کے بہت تنگ تہے اور اوسنے نہایت شکرگذاری مذاکی کرکے جمعیت خاطر سے سپاہ کی ضرورت رفع کی ٭

چونکہ اورنگ زیب کو آخر ایام سلطنت مین بڑی بڑی مہموں سے کچھہ یاس ہوگئی تھی اور اوسکی سلطنت کا زوال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا اس لئے اوسکی زندگی نے لطف ہوگئی تھی ایام پیری مین اوسکو جذبہ مذہبی نے ہندوؤن کے قتل کرنے پر برانگیختہ کیا چنانچہ متہرا اور بنارس کے مندر گراکر خاک کے برابر کردئے اور بجاے اوسکے مسجدین بنوائین اور احمدآباد کے مندرون مین گائین ذبح کروائین یہہ حال دیکھہ کر ہندو بھی کچھہ باغی ہوگئے تہے بلکہ اوسکی تمام فوج مین باشندگان ہندوستان کو اوس سے نفرت دلی پیدا ہوگئی تھی ایسے وقت مین مرہٹون نے بھی زور پکڑا اور چھوٹے چھوٹے راجپوت سردارون نے سر اوٹھایا علاوہ

برین اورنگ زیب کی آخر عمر اس باعث سے بھی بہت تلخ کامی سے گذری کہ
اوسکے بیٹون نے بھی اپنے باپ کے ڈھنگ پر چاہا تھا کہ خود بادشاہ بنکر اوسکو شاہجہانکے
قید کرلین چنانچہ اوسکا بیٹا محمد اعظم بسبب بغاوت کے قید ہوا اور قید مین
ہی مرگیا +

اور چونکہ عالم شاہ پسر دوئم نے بہت لوگون کو اپنے سے متفق کرکے ارادہ کیا تھا کہ باپ سے
تخت چھین لیوے چنانچہ اوسنے سے پہر عالمگیر نے اوسکا اعتبار نکیا - تیسرا بیٹا اکبر کہلا
کھلی سف ہوگیا وہ مرہٹون اور جاٹون سے مل گیا تھا صرف دو بیٹے ایک اعظم شاہ اور
دوسرا کام بخش اوسکی وفات کیوقت اوسکے پاس حاضر تھے اور اوسکو خوب یقین ہو
گیا تھا کہ میری وفات کے بعد اس تخت کی بابت ان لڑکون مین جنگ عظیم ہوگی
اسی فکر اور غم مین ۲۱ فروری ۱۷۰۷ء مین ۹۲ برس کی عمر اور ۴۸ برس کی سلطنت
کرکے راہی ملک بقا ہوا +

سورخونکو اس بادشاہ کے خصایل اور عادات صحیح بیان کرنے مین بڑی دقت لاحق ہوئی
ہے کیونکہ اوسکے جرم اور معاصی چھپ نہین سکتے اور نیکیان اور بھلائیان
مدائمی جو اوس سے صادر ہوئی ہین عموماً مشہور ہین حق یہہ ہے کہ عدالت کرنیمین
یہہ بادشاہ بڑا منصف اور محقق تھا کسیکی طرفداری نکرتا تھا اور مغلوب الغضب یا مغلوب
الوہم بھی نہ ہوتا تھا خیرات بھی وہ بے شمار کرتا تھا اور خلق اللہ کی بھلائی کا خواہان
بھی اپنے تئین اکثر ظاہر کرتا تھا اگرچہ تمام اسباب آرام اور عیش کا اوسکو مہیا تھا اور سب

طرح کے ناز و نعم مین رات دن کھڑا رہتا تہا پر یہہ بادشاہ سب سے پاک اور صاف تہا اور کبھی ملاہیات دنیاوی مین وہ منغمس نہین ہوا +

شاہ عالم بادشاہ

۱۷۶۰ع سے ۱۸۱۲ع تک

اورنگ زیب بادشاہ کی وفات کے بعد شاہزادون نے تخت پر قبضہ کرنے کی تدبیرین کین مگر شاہ عالم کے حمایتی بڑے طاقت ور امرای عظام تہے اس لئے اوسنے تخت حاصل کیا یہہ بادشاہ اپنے بہائیون سے بہت مہربانی رکہتا تہا تاکہ وہ اوسکے مخالف نہو جائین اور تابع دار ہوکر رہین مگر ہر ایک کے دماغ مین بادشاہ ہونے کی ایسی ہوس بہر گئی تہی کہ بدون فساد اور لڑائی کے کسیکو چین نہوا اور ہر ایک نے بہی ارادہ کیا کہ تقدیر کی آزمایش کرنی چاہیئے جسکو خدا تخت دلوائے وہی بادشاہ ہو آخر کار یہہ ہوا کہ لڑائیان ہوئین اور بہائی سلطنت پائی ایک تو لڑائی ہی مین مارا گیا اور دوسرے نے اپنے تئین آپ قتل کر ڈالا

شاہ عالم کا اصل مطلب یہہ تہا کہ اوسکی قلمرو مین امن اور صلح رہے اور کوئی کسی پر ظلم کرنے نہ پاوے چنانچہ اسی لئے اس بادشاہ نے راجپوتونسے بہی ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھوالیا کہ وہ بادشاہ کے تابعدار رہینگے اور کچہہ فساد اور لوٹ اوسکے ملک مین نہ کرینگے اگرچہ یہہ اطاعت صرف برائی نام تہی مگر پہر بہی اوسنے اپنے ماتحت کی اچہی اچہی زرخیز صوبے مرہٹون کی لوٹ اور بربادی سے بچائے اور اونکو چوتہہ کلھدی یعنے ملک کے خراج سے چوتہائی آمدنی اونکو اپنی منظور کرلی تاکہ رعایا اس سبب سے مرہٹون کے ظلم اور لوٹ مار سے آرام اور چین حاصل ہو

دوسرے موقع پر اس بادشاہ نے یہہ بھی دکھلا دیا کہ وہ فن جنگ مین بھی مہارت کامل رکھتا ہے اور جنگ کرنیکے تیاری بھی نہین ہے اور یہہ وقت اس بادشاہ نے مقابلہ ایک دشمن کے جو اوسکے ایام سلطنت مین کھڑا ہوا تھا دکھلائی تھی چنانچہ اسکا بیان آگے کیا جاتا ہے قوم سکھہ کا ظہور بابر بادشاہ کے وقت مین ہوا تھا اور سوقت مین یہہ لوگ صرف ایک نیا فرقہ کا بانی گرونانک رحم دل اور عقیل نرم مزاج و فیلسوف آدمی تھا اوسنے اپنے دلمین یہہ تصور باندھا کہ ہندوستان مین دو قوم کے بہت آدمی بستے ہین مسلمان اور ہندو کوئی عبادت ایسی تجویز کرنی چاہیئے جسمین یہہ دونو قومین شامل ہو جاوین چنانچہ اوسنے دونو مذہبونکی کتابون سے دی مسایل اور اعتقادات جو دونونکے نزدیک مسلم تھے چین کر ایک اپنا گرنتھہ بنایا اور اپنے متبعین کو وے مسایل سکھلائے اور وحدانیت اور جزا اور سزا کا پانا ثابت کیا پر جو مسایل کہ دونون فرقونکے متعقد علیہ تھے صرف وہی اوسنے لئے تاکہ اوسسے کوئی انکار نکرے اسلئے بہت لوگ جا ملے اوسکے مذہب کو ماننے لگے مگر چونکہ بابر بادشاہ کیوقت تک یہہ قوم کچھہ طاقت نرکھتی تھی اور مثل ہندو فقیرونکے تھے اور رعایا کے موافق رہتے تھے اسواسطے ایام سلطنت اکبر بادشاہ مین کوئی اونکا متعرض نہوا مگر جب اورنگ زیب نے جنگ مذہبی کے سبب سے اونلوگون کو تکلیف دی تو اوسوقت سے یہہ قوم خاندان مغلیہ کی سخت دشمن ہوگئی چنانچہ اورنگ زیب نے تیغ بہادر کو جو اوسکے زمانہ مین اوس قوم کا گرو تھا پکڑوا کر سر واڈالا گوبند سنگھہ جو گرو تیغ بہادر کا بیٹا تھا اپنی تمام عمر اس خون کا عوض لینے مین صرف کی اور اوسکی قوم کے لوگ فقیری کی حالت چھوڑ مسلح اور گھڑ چڑھی ہو کر بڑے دلیر اور سخت لوٹیرے ہو گئے پر اورنگ زیب کی کارآزمودہ فوج کے

سامنے اِن کی کیا حقیقت تھی ایک ہی مقابلہ مین تتر بتر ہو گئے اور گوبند سنگھ کے دو بیٹے
پکڑے گئے اور قتل کئے گئے اور اوسکو جلا وطن کر دیا وہ اسی غم مین دیوانہ ہو کر مر گیا پر اوسکے
تابعین کے دلسے اتفاق قوم کا حوصلہ نہ گیا تہا اور مدت سے کوہ ہمالہ مین بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے
کہ اورنگ زیب کے مرنے کی اونکو خبر پہنچی اور اس سبب سے اونکو صوبجات شمالی کے قریب آنے کا
قابو ملا اسوقت اونکا سردار بندا نامی ایک سکھ تہا جو گرو بند سنگھ کا چیلا اور گدی نشین تہا
اور جس نے آخر کو اپنا نام بھی گرو گوبند سنگھ رکھا تہا اوسنے سرہند پر قبضہ کیا مگر جب اوسنے
سُنا کہ شاہ عالم اوسپر چڑہائی کر کے چلا ہے اوسوقت ڈابر کی قلعہ مین جو کہ کوہ ہمالہ مین واقع
ہے بہاگ گیا شاہ عالم نے وہ قلعہ بھی لے لیا پر بندا جان بچا کر پہاڑون کے راہ سے
بہاگ گیا ٭

شاہ عالم بڑا رحم دل اور لایق تمام بادشاہان سابق سے گذرا ہے اوسکی فیاضی بہت
بڑی تھی اور ہمیشہ بڑی اور عظیم مہمات پر وہ کوشش کرتا تہا اگرچہ یہہ بادشاہ بڑا دیندار مسلمان
تہا اور بہت خوب اسلام کی حقیقت اوسکے روح اور جونمین پیوستہ تھی مگر پہر بھی اوس نے
اپنی ایام حکومت مین مثل اور بادشاہون کے کسی غیر مذہبی قوم کو بسبب تعصب کے نہین ستایا
یہہ بادشاہ شہر لاہور مین ۱۲ سنہ ۱۷ء مین فوت ہوا +

معز الدین جہاندار شاہ

سنہ ۱۷۱۲ء سے سنہ ۱۷۱۳ء تک

شاہ عالم بادشاہ کی وفات کے بعد اوسکے چار ون بیٹون مین تخت کیواسطے آپس مین لڑائی

ہوئی مگر چونکہ بڑے بیٹے معزالدین کا طرفدار نواب ذوالفقار خان تہا جو کہ اورنگ زیب کے
بڑا طاقت ور رئیس تہا تو اس سبب سے معزالدین کی فتح ہوئی اور باقی تینون بیٹے شکست ہوئے اور
لڑائیون مارے گئے معزالدین جب تخت پر بیٹہا تو اوس نے اپنا لقب جہاندار شاہ مقرر کیا مگر
حکومت کی بابت نہایت نالایق نکلا سید عبداللہ اور سید حسین نے جو کہ قوم سے سید اور پیغمبر
کے بہائی تہے فرخ سیر کو جو شاہ عالم کا پوتا تہا بادشاہت کیواسطے برانگیختہ کیا فرخ سیر نے ملک بنگالہ
مین علم بغاوت بلند کرکے جہاندار شاہ اور نواب ذوالفقار خان کو شکست دی اور وے
دونو مارے گئے اور فرخ سیر ہندوستان کا بادشاہ ہوگیا جہاندار شاہ نے صرف ایک
برس بادشاہت کی +

فرخ سیر

سنہ ۱۷۱۳ع سے سنہ ۱۷۱۹ع تک

اوس بادشاہ کیوقت مین سیدون کا بڑا زور ہوگیا تہا چنانچہ فرخ سیر کو سید عبداللہ اور سید حسین
جنہون نے اوسکو تخت دلوایا تہا اپنا غلام متصور کرتے تہے اور اپنی مرضی پر تمام ملک مین احکام جاری
کرواتے تہے اور بڑے زور آور ہوگئے تہے اس بادشاہ کیوقت مین بندا نامی سکھ بہیرہا بڑے
پنجے اوترا اور دریاے اٹک کے کنارے پر تخت و تاراج کرتا پہرتا تہا کہ فوج شاہی نے اوسکو
شکست دی اور مار ڈالا سید عبداللہ اور سید حسین کی حکومت پر اور امراء کو رشک ہوا اور
آپسمین اوسکا چرچا پہیلا چنانچہ تمام امراء اون سیدون کے اختیار کو ناپسند کرنے لگے اور بادشاہ
کو بہی اونکی تابعداری ناگوار معلوم ہوئی اور اوس نے چاہا کہ اب انکی اطاعت نہ کرے مگر بادشاہ

کی یہہ سازش اوپر کھل گئی اور اس لئے اونھون نے بادشاہ ہی کو مار ڈالا پہر اون سیدون نے اورنگ زیب کے بڑے پوتے کو تخت پر بٹھایا مگر پانچ مہینے کی حکومت کے بعد وہ مر گیا پہر اونھونے اوسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا جس نے صرف تین ہی مہینے بادشاہت کی بعد ازان روشن اختر کو جو کہ شاہ عالم کا پوتا تہا تخت نشین کیا اور اوسکا لقب محمد شاہ مقرر کیا گیا ؛

محمد شاہ بادشاہ

۱۷۱۹ع سے ۱۷۴۸ع تک

اس بادشاہزادہ نے پہلے پہل تو بلا عذر سیدون کی خاطرداری اور عزت بدستور کی مگر آخر کو اونکی قتل کیواسطہ ایک تجویز کی کہ اس عرصہ مین ان دونو بہائیون یعنے سید عبداللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ مین کچھہ نا اتفاقی ہوگئی اور یہہ صلاح ٹہہری کہ بادشاہ سہ سید حسین کے اوس سرکش حاکم مالوہ پر چڑہائی کرین چونکہ سید حسین کے مار ڈالنے کی بھی سازش ہو چکی تھی اسلئے اوسکو راہ مین جاکر کسی نے مار ڈالا سید عبداللہ نے یہہ خبر پاکر ایک نیا بادشاہ قایم کردیا اور اونچیا و کی صورت پیدا کرلی مگر اوسکو شکست ہوئی اور قید کیا گیا ؛

محمد شاہ نے ابھی بہت دنون حکومت نہ کی تھی کہ اوسکی نالیاقتی ظاہر ہوگئی اور یہہ دریافت ہوا کہ وہ بادشاہت کے لایق نہین ہے کیونکہ اوسکے چال چلن ایسے نمایان ہوئے کہ اوسکے دو بڑے وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا سعادت یعنی ان اوسسے منحرف ہوگئے اور استقلال کا دم بہرنے لگے نظام الملک نے تو اپنی حکومت ملک دکھن مین قایم کرلی اور سعادت علی خان نے ملک اودہ مین علاوہ برین اس نازک وقت مین مرہٹون نے بھی سر اٹہایا اور ملک کو

لوٹ لیا اور سلطنت لینے کیواسطے کئی لڑائیان لڑے چنانچہ صوبہ مالوہ اور گجرات کو لوٹ کر
آگرہ کے دروازہ تک جا پہنچے یہہ حال دیکھکر سعادتعلیخان نواب اودھ نے کوچ کیا اور اوس نے مرہٹونکو
ایسا مغلوب کیا کہ اگر بادشاہ اوسکو نہ روک دیتا تو وہ مرہٹون کا بالکل زور توڑ دیتا مگر بادشاہ نے
اوسکو حکم دیا کہ آپ مرہٹونسے نہ لڑین کیونکہ بادشاہ اپنے وزیر خاص کو معہ چند سردارونکے
اونکا مقابلہ کیواسطے حضور روانہ کریگا یہہ حکم پاکر سعادتعلیخان اپنے دلیلین وکیل ہوکر پہر گیا مرہٹون
کو جو فرصت ملی اونھون نے دہلی پر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹ کر مالوہ کو چلے گئے اور سوائے
اسکے تمام قلمرو مین کئی جگہہ لوٹ مار کرنی شروع کردی

علاوہ برین ایک اور بڑا حادثہ ہندوستان مین واقع ہوا جسکا حال بیان آیندہ سے
ظاہر ہوگا ÷

ملک فارس مین جبکہ خانان صفی کو زوال ہوا تو وہان افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان کو
جو کہ پارس کا دارالسلطنت تہا چھین لیا اور شاہ حسین کو جو اوسملک کا بادشاہ تہا قتل کر
ڈالا اور اوسکی اولاد کو مار ڈالا اوسکی نسل مین سے ایک لڑکا مسمی طہماسپ باقی رہا تہا اوس نے
نے گدڑیون کی قوم مین جاکر پناہ لی جنھون نے اونکی حمایت گرمجوشی سے کی اونکے سردارون مین
سے جو خود بخود حاکم ہوگئے تہے ایک سردار مسمی نادر تہا اوس نے لقب طہماسپ قلیخان
ٹہرایا اور اپنی کوشش اور لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پہر اصفہانکو افغانون سے لے لیا
اور اوسملک سے حملہ آورونکو نکال دیا اور سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ بن گیا
اور نادر شاہ اپنا لقب مشہور کیا ÷ +

نادرشاہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور کابل اور قندہار کو مسخر کرکے ہندوستان کی حدود پر آپہنچا
اتفاق سے اوسکے ملک کا کوئی آدمی ہندوستان کو بھاگ آیا تھا نادرشاہ نے ایک قاصد بھیجا
کیا اور کہہ بھیجا کہ یہہ آدمی میرے حوالہ کیا جاوے وہ قاصد جسوقت جلال آباد پر پہنچا نور خاں
نے اوسکو قتل کرڈالا اور اس ظلم کا انصاف محمد شاہ بادشاہ ہند نے کچھ نکیا اس لئے نادرشاہ نے
اٹک دریا اتر کر ایسی شتابی سے کوچ کیا کہ چار روز کا راستہ دہلی تک رہ گیا اور محمد شاہ کو
اوسکی آنیکی خبر تک نہ ہوئی غرضے کہ جمعت بڑی فوج طیار کی گئی اور نواب سعادتعلیخان لڑنے
کو بڑھے پر اوسنے بالکل شکست پائی اور دشمن کے ہاتھ اسیر ہوا نواب سعادتعلیخان نے ایک عہدنامہ
نادرشاہ کو اسمضمون کا لکھدیا کہ وہ دو کروڑ روپیہ لیکر واپس چلا جاوی اور اسکا ارادہ
واپس ہونے کا ہو گیا تھا مگر محمد شاہ کی بیوقوفی سے نظام الملک سے محمد شاہ کے نادرشاہ کے
قبضہ میں آئے اس لئے نادرشاہ آگے بڑھکر دہلی میں آیا اور تخت دہلی پر بیٹھکر بادشاہ
دہلی ہو گیا دو روز تک تو بڑا انتظام اوسکے میں رہا دوسرے روز کی رات کو ایک افواہ مشہور ہوا
کہ نادرشاہ مارا گیا یہہ خبر سنکر ہندو لوگ اوسکے کئی سپاہی مار ڈالے جب نادرشاہ نے یہہ
حال سنا تو اوسکو ایسا غصہ آیا کہ اوسنے قتل عام کا حکم دیا رات کو یہہ حکم دیا تھا دوپہر تک دہلی
کے کوچوں میں خون کی ندیاں بہنے لگیں تب حکم دیا کہ اب قتل کرنا بند ہو اوسوقت قتل عام
بند ہوا اور ۳۰ دن تک شہر کے لوٹنے کا حکم جاری رہا اس عرصہ میں جو لوٹ کا مال
جمع ہوا تھا تین کروڑ بیس لاکھ روپیہ کا تھا جسمیں سے قریب نصف کے تو ہیرے اور
باقی جواہرات تھے جو سلطنت مغلیہ کی برسوں کی کمائی تھے نادرشاہ نے ہندوستان

کو اپنے قبضے مین رکھنے کی کچھہ خواہش نکی بلکہ کابل اور قندہار اور اون صوبجات کو جو دریاے اٹک کے مغرب کو واقع ہین اپنے قبضے مین رکھنا مناسب جان کر اور محمد شاہ کو پھر تخت پر بٹھا کر ۱۷۳۹ء مین ہندوستان سے کوچ کیا اور اپنی فوج کا کوئی سپاہی ہند مین نہ رکھا ہندوستان سے کوچ کرنیکی تاریخ سے آٹھہ برس کے بعد نادر شاہ مقام شہد پر خراسان مین مارا گیا اور اوسکا ملک کئی حصون مین منقسم ہوگیا احمد ابدالی جو قوم کا افغان اور ایک افسر زیر نادر شاہ کے تہا یہہ حال دیکھہ کر گھر کو گیا اور وہان جاکر اپنے شہر کا بادشاہ بن بیٹھا جب اوسنے دیکھا کہ میرا ملک بخلل میرے قبضہ مین ہے گا اور کچھہ اندیشہ نہین ہے اوسوقت اوسکو بھی نادر شاہ کی مہمات کا لالچ آیا چنانچہ ۱۷۴۷ء مین اوسنے دریاے اٹک سے عبور کر کے شہر سرہند کو لوٹا غارت کیا اور وزیر کو جو اوس سے لڑنے کو گیا تہا شکست دی اور لڑائی مین مارا بھی گیا اس واقعہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ بجاے اوسکے تخت پر بیٹھا +

احمد شاہ بادشاہ

۱۷۴۸ء سے ۱۷۵۴ء تک

اس بادشاہ کے عہد مین دربار مین بڑا ہنگامہ اور فساد رہتا تہا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ اور اوسکے وزیر صفدر جنگ مین خانگی رنجش ہمیشہ چلی جاتی تھی چونکہ صفدر جنگ وزیر نے ایک خواجہ سرا کو جسکو بادشاہ بہت چاہتے تہے مار ڈالا اس لئے بادشاہ اوس سے بہت ناراض تہا چنانچہ اوسنے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کے جو کہ نظام الملک کا پوتا تہا وزیر صفدر جنگ کو اپنے دربار سے نکلوا دیا اور غازی الدین کو پہلے وزیر سے بھی بدتر نکلا اس لئے بادشاہ نے

* وزارت دی غازی الدین کو

اوسکے نکلوانے کی بھی تجویز کی مگر غازی الدین نے بدد ہو لکر ملہار رہیہ کے احمد شاہ
کو پکڑکر قید کردیا اور اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور جہاندار شاہ کے ایک بیٹے کو
جسکا خطاب عالمگیر ثانی مشہور ہے تخت پر بٹھا دیا ۔

عالمگیر ثانی

سنہ ۱۷۵۴ء سے سنہ ۱۷۵۹ء تک

اس بادشاہ کیوقت مین تمام قسم رومین تہلکہ برپا ہوگیا تہا افغانون نے پنجاب پر حملہ کرکے
ملتان اور لاہور پر قبضہ کرلیا اور اوسی نواح مین سکھونکی بھی طاقت اور تعداد بڑہنی شروع
ہوگئی اور جاٹون اور روہیلون نے جابجا لوٹ مچادی اور مرہٹے بھی دہاڑ مارتے پہرتے
تہے یہانتک کہ روہیلکہنڈ کے شہر بھی اونھون نے لوٹ لئے ایسی وقت مین غازی الدین
نے پہر پنجاب کے فتح کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک عورت جو قوم سے پٹھانی تھی اور جسکو احمد شاہ
ابدالی لاہور کی حکومت سپرد کرگیا تھا غازی الدین نے گرفتار کرلیا یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پہر
تیسری دفعہ ہندوستان پر چڑہ کر آیا اور بڑا لشکر لایا اور دہلی مین پہنچکر سنہ ۱۷۵۶ء مین اوس شہر کو
ایسا غارت اور برباد کیا کہ جیسا نادر شاہ کے ہاتہہ سے سنہ ۱۷۳۹ء مین ہوا تہا عالمگیر ثانی نے
احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی کہ کوئی اپنا محافظ میرے اوپر چہوڑ دیا جائے تاکہ غازی الدین
جو میرا وزیر ہے آپکے جانے کے بعد مجہسے بدسلوکی سے نہ پیش آوے چنانچہ اوسنے عالمگیر
کی حفاظت کے واسطے قوم روہیلہ کا ایک سردار دہلی متعین کردیا تاکہ وہ غازی الدین کی قوت
کو ترقی نہونے دیوے غازی الدین نے احمد شاہ ابدالی کے جانے کے بعد مرہٹون کی مدد سے

فوراً بادشاہ کو بھی پکڑ لیا اور دارالسلطنت پر بھی اپنا قبضہ کر لیا اور بادشاہ کو مار کر جمنا مین
اوسکی لاش پھینک دی مگر اوسوقت اوسکو اپنی جان بچانی دشمنونسے مشکل ہوئی اور ہر ایک
طرف کا فتنہ و فساد نہٹا سکا اسلئے جاٹونمین جاکر اوس نے پناہ لی اب افغانون اور مرہٹون
مین لڑائی قایم ہوئی مرہٹون نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے کوئی اونکا حریف نہین دکھائی
دیتا تو اونہون نے ملک کا دعوے کیا اور چاہا کہ ہم ہندوستان کے مالک بنجاوین چنانچہ
سکھونسے مدد لیکر دہلی اور آگرہ اور ملتان اور لاہور فتح کر لئے اور افغانون مار کر دریاء
اٹک کے پار اوتار دیا یہہ خبر سنتی ہی چوتھی دفعہ احمد شاہ ابدالی بڑا لشکر لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا
اور پانی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ ابدالی اور مرہٹون سے ہوئی جسمین مرہٹون نے شکست پائی
اسّی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا اور دنا سند ہیا اونکا پیشوا لشکر میدان مین کام آیا افغانون
کیطرف شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ اور حافظ رحمت خان روہیلہ تھے
اور دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہلکر سے ہوئی اوسنے ایسی تباہی اور مصیبت اوٹھائی کہ اوس
میدان سے چند ہمراہیون کے ساتھہ وہ خود فوج کر بھاگ گیا مگر فوج ساری میدان مین کام آئی
ابھی یہہ سال پورا نہوے پایا تھا کہ مرہٹون نے ایک فوج ایک لاکھہ چالیس ہزار آدمی کی
جمع کی اور اس فوج کا سردار شیو دیورائے مرہٹا پیشوا کا بھیجا تھا اوس نے وزیر سے ملکر
اور جاٹون کو ہمراہ لیکر دہلی کیطرف کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دریاء جمنا سے پار ہوکر
دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ اوسکی فوج دشمن کی فوج کے سامنے کچھہ حقیقت نہ رکھتی
تھی پر مرہٹونکا حوصلہ نہوا جو اوسکے سامنے آوین مگر پانی پت کے مورچون پر اونہون نے

لشکر

اگر اپنے تئین چھپایا احمد شاہ ابدالی نے اونکا تعاقب کیا پر کچھہ فایدہ نہوا پھر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹون کی فوج تتر بتر ہوگئی اور بائیس ہزار جیتدی اور پچاس ہزار گھوڑے اور بہت مال غنیمت کا احمد شاہ ابدالی کے ہاتھہ آیا نویں ماہ جنوری ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ ابدالی نے دہلی کو چھوڑکر ولایت کو کوچ کیا اور عالمگیر ثانی کے بڑے بیٹے علی گوہر کو جسکا لقب شاہ عالم تھا اور جسکو غازی الدین نے بروقت مارڈالنے عالمگیر ثانی کے ۱۷۵۹ء کو تخت پر بٹھادیا تھا برائے نام بادشاہ بناکر چھوڑ گیا ؛

شاہ عالم ثانی

۱۷۵۹ء سے ۱۸۰۶ء تک

شاہ عالم مرہٹون کی مدد سے پھر دہلی پر قابض ہوا لیکن تھوڑے روز کے بعد غلام قادر ایک روہیلے نے بادشاہ کی آنکھین نکلوا ڈالین اور جب سندیہا مرہٹون کے سردار نے دہلی کو فتح کیا تو اوس نے شاہ عالم کو قید مین رکھا اور جب ۱۸۰۳ء مین دہلی انگریزون کے قبضہ مین آئی تو انہون نے ایک لاکھہ روپیہ ماہواری تنخواہ بادشاہ کی مقرر کردی چنانچہ اوسی تاریخ سے اس خاندان مین بادشاہون کی جان بچی رعایا کو امن ملا اور ملک کی ترقی ہوئی آبادی بڑھ گئی علم ہندوستان مین پھیل گیا سرکین درست ہوگئین مرہٹون اور روہیلون اور سب دشمنون کی سرکوبی ہوگئی سرکار کمپنی بہادر کی عملداری کے ختم ہونے اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت کے شروع ہونے تک یعنی ۱۸۵۸ء تک گدی نشینان مغلیہ کے ایک لاکھہ روپیہ ماہواری بخلیش تنخواہ جاری رہی شاہ عالم کل بتیس برس تخت پر

بطور یادگار شاہان سابق کے رہا

اکبر بادشاہ ثانی

سنہ ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۸۳۷ء تک

اوسکا نام ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ہے یہہ بیٹا شاہ عالم ثانی کا تہا، تاریخ ماہ رمضان سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۹ء کے شب چارشنبہ کو پیدا ہوا اور اپنے باپ شاہ عالم کی وفات کے بعد، رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ء کے روز چارشنبہ کو تخت نشین ہوا اکتیس برس نو مہینے اکیس یوم اوس نے قلعہ کی حکومت کی بروز جمعہ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۸ء کو وفات پائی مدت عمر اس بادشاہ کی ۷۹ سال دس ماہ اکیس یوم بروئے حساب سنہ ہجری ہے وفات کے بعد بستی قطب صاحب واقع جنوب دہلی مین مدفون ہوا اگرچہ اس بادشاہ کے وقت مین کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدود تک بخوبی ہوگئی تہی اور فوجداری اور دیوانی صاحبان انگریز بہادر کے سپرد تہی الا مقدمات باشندگان قلعہ کے بادشاہ خود فیصل کرتے تہے اور لقب بادشاہی اور جلو اور چتر اور تخت اور تعظیم بدستور سابق اوسکے قبضہ مین رہا +

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

سنہ ۱۸۳۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک

یہہ آخر بادشاہ خاندان تیموری کا ہے جسپر اس خاندان کا نام بھی تمام ہوگیا اوسکی تاریخ پیدائش لفظ ابو ظفر سے نکلتی ہے سنہ ۱۱۸۹ ہجری مین پیدا ہوا اوسکو شعر گوئی مین بہت دخل تہا

چنانچہ اوسکے اکثر شعر ہندوستانمین ہر ایک آدمی کی زبان پر جاری ہین محفل رقص و
سرود مین اوسکی غزلین اکثر گائی جاتی ہین اور محفل جد صوفیان مین اوسکے شعرون پر
رقت آتی ہے اس بادشاہ کی تمام عمر کتب تصوف کے مطالعہ اور اشعار کے بنانے اور عیاشی
مین صرف ہوئی یہہ بادشاہ علم موسیقی مین بھی مہارت کامل رکھتا تہا اور اپنے دو بزرگونکی
مانند بڑے نام بادشاہ تہا سرکار کمپنی نے اس خاندان کا نام قایم رکہنے کو کئی تجویزین بہت
خوب مقرر کی تہین چنانچہ ایک یہہ کہ اس خاندانمین بڑا بیٹا گدی نشین ہوتا رہے اور علاوہ
آمدنی تیول شاہی کے تنخواہ ایک لاکھہ روپیہ ماہواری بھی برابر جاری ہے بلکہ تجویز تہی کہ
چونکہ بادشاہ قرضدار ہے سوا لاکھہ روپیہ اوسکو ماہواری دیکر قرض اوسکا گیا جاوے اور سرکار
کا ارادہ تہا کہ بادشاہزادونکو تعلیم علم کی کیجاوے چنانچہ ایک مدرسہ شاہی مقرر ہونے والا تہا
قسمت نے جو گردش کہائی تو فوج انگریزی سے بیتکرار کے جواونکے افسرون سے کارتوس
کاٹنے کی بابت رفع ہوئی جسکا حال مفصل خاتمہ سلطنت کمپنی بہادر مین لکہونگا شرف
ہوکر اس بادشاہ کے پاس جاکر جمع ہوئی انگریزون نے دہلی کا محاصرہ کرلیا کئی لڑائیان ہوئین
انجام کار سپاہ مفسد کچہہ ماری گئی کچہہ بہاگ گئی اسلئے اس بادشاہ نے انگریزون نے ملک
برہما مین لیجاکر مقید رکہا اوسکی بیوی زینت محل اور مرزا جوان بخت اوسکا چہوٹا بیٹا
بھی اوسکے ہمراہ تہا یہہ بادشاہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین مطابق ۱۱ تاریخ نومبر ۱۸۶۲ء کے
فالج کی بیماری سے فوت ہوا اسپر خاندان تیموری تمام ہوا یہہ تاریخ کسی شاعر نے
اس بادشاہ کی جلوس اور وفات کی کہی ہے +

تاریخ جلوس و وفات سراج الدین ابو ظفر

سراج دین بوظفر مسافر وہ سوے جنت ہوا روانہ

کہ جسکے باعث ہئی خوشی سے چہلک رہا تھا الباغ دھلی

چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سواب بھی مطابق اوس کے

سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجہا ہے چراغ دھلی

تیسرا حصہ

اسمین حکومت انگریزی اور سلطنت شاہان لنڈن کا بیان ہے

باب اول علداری سرکار کمپنی بہادر کی ۱۸۵۸ء تک باب دوم ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا اور ہو جانا سلطنت ملکہ معظمہ دام ملکہا کوئین وکٹوریا فرمانروای لنڈن کا +

باب اول

ابتدا حکومت انگریزی سرکار کمپنی بہادر کے

سنہ ۱۶۰۰ع سے سنہ ۱۸۵۸ء تک

اگرچہ بہت سے لارڈ اس ہندوستان مین گورنر ہوئے ہین مگر اونمین سے بعضے ایسے ہین کہ جنکے وقت مین کوئی حادثہ قابل یادداشت نہین گذرا اسلئے اونکا ذکر چھوڑ کر صرف مشہور گورنر جنرل جن کا حال یاد رکھنا تاریخ کے سلسلہ کے واسطے ضروری ہے بیان کئے جاتے ہین وارن ہیسٹنگز صاحب لارڈ کارنوالیس صاحب سر جان شور صاحب لارڈ مارنگٹن صاحب لارڈ منٹو صاحب مارکوئیس اف ہیسٹنگز لارڈ ایمہرسٹ لارڈ ولیم بنٹینک لارڈ آکلنڈ لارڈ البرا لارڈ ہارڈنگ لارڈ ڈلہوسی لارڈ کننگ لارڈ الجن صاحب جو بالفعل ہندوستان مین گورنر جنرل ہین ابتداء مین چند سوداگران باشندگان انگلستان نے ملکہ ایلزبتھ صاحب سے جو اُن ایام مین تخت شاہی انگلنڈ پر جلوہ فرما تھی ایک سند سوداگری کی

بدین مضمون حاصل کی کہ یہہ لوگ پندرہ برس تک ہندوستانمین سوداگری کرین
اور سوا اونکے کوئی شخص باشندہ انگلنڈ کا اس امر کا مجاز نہو کہ وہ بھی وہان جاکر
سوداگری جاری کرے یہہ لوگ سنہ ۱۶۰۰ء مین یہہ سند لیکر ہندوستان کو آئے
اور بعد انقضاء مدت کے پھر سند حاصل کی غرضیکہ اسیطرح کا کام جاری تہا کہ سنہ ۱۶۹۳ء
مین چند اور شخص بھی متفق ہوکر بادشاہ انگلستان سے ملتجی ہوئی کہ ہمکو بھی سند ہندوستان کی
سوداگری کی مرحمت ہو چنانچہ اونہون نے بھی سند پالی دوسری کمپنی جب وارد ہند
ہوئی تو اندونون مین شک اور نا اتفاقی ایسی بڑہی کہ ایک کمپنی دوسری کمپنی کے
تخریب کے درپے ہوئی پر جب فکر اور غور کے اونکو یہہ بات دریافت ہوئی کہ متفق رہنے
سے اس کام کی رونق زیادہ ہوگی اور کوئی دشمن ہمپر زور بھی نہ پا سکے گا اسلئے
سنہ ۱۷۰۲ء مین دونو کمپنیان ملکر متفق ہوگئین چنانچہ اسیوقت اونکا لقب یونائیٹڈ
ایسٹ انڈیا کمپنی (یعنی متحد کمپنی ہند) مقرر ہوا +

سنہ ۱۶۱۲ء مین باجازت نورالدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ اس کمپنی تجاران نے
سورت - احمد آباد کمبی مین چند کارخانجات سوداگری کے تعمیر کئے اور باجازت راجہ
مدراس کے ایک قلعہ درمیان مدراس کے تعمیر کرکے اوسکا نام قلعہ سینٹ جارج رکھا جب چارلس
دوم بادشاہ انگلستان کی شادی سنہ ۱۶۶۸ء مین شاہ پرتگال کی بیٹی سمادہ کہتہرین سے
ہوئی تو بادشاہ پرتگال نے اپنی بیٹی کے جہیز مین چارلس دوم کو جزیرہ بمبئی عنایت کیا
تہا اور ہنوز یہ جزیرہ کمپنی بہادر کو مرحمت نہ فرمایا اسلئے کمپنی تجاران ہند نے

بمبی کو اپنا دارالحکومت کرلیا پھر ۱۶۹۸ء مین کمپنی تجاران ہند نے باسیدا سکے کہ کچھ زمینداری اور ریاست اس ملک کی پیدا کرنی ضرور ہے اور اس خیال سے کہ ڈچ لوگون نے بہ نسبت سوداگری کے ملکیت زمین زیادہ حاصل کرکے ولایت مین ناموری اور تعریف حاصل کی تھی شاہزادہ عظیم الشان ابن عالمگیر سے جو کہ بادشاہ فرخ سیر کا باپ تہا اور اون ایام مین بنگالہ کا صوبہ دار اور روپیہ کا بہت زور تمند تہا کلکتہ اور اوسکی مضافات کی زمینداری خریدی اسوقت مین انگریزونکی کوٹھی کلکتہ مین اور فرانسیسیون کے چندر نگر مین اور ڈچ کے چنسورہ مین واقع تھی یہہ تینون کوٹھیان دریاے ہوگلے کے کنارہ پر قایم تہین ٭

پھر ۱۷۱۵ء مین کمپنی تجاران ہند نے بارادہ حصول مرحمت سلطانی ایک ایلچی موتحائف اور نذور بحضور شاہ فرخ سیر بادشاہ دہلی کے روانہ کیا اوس ایلچی کے ہمراہ ایک ڈاکٹر ہملٹن صاحب جو فن طبابت مین بڑی مہارت رکہتا تہا وارد دارالسلطنت شاہجہانبد ہوا یہان اگر اوسکو یہہ خبر لگی کہ بادشاہ سخت بیمار ہے اور اس بیماری ہی کے باعث بادشاہ کی شادی جو راجہ جودہ پور کی لڑکی سے قرار پائی تھی جسکا بادشاہ نہایت شایق اور عاشق تہا ملتوی ہوگئی اور ہندوستانی حکیم بادشاہ کی بیماری سے ناچار مین ہملٹن صاحب نے علاج کی درخواست کی اور وہ باشتیاق تمام منظور ہوئی آخر کار محنت کے بعد بادشاہ بہت خوش ہوے اور ارشاد کیا کہ اس علاج کے عوض جو تم مانگو مین دون ہملٹن صاحب نے اپنی غرض نفسانی پر توجہ نکرکے اپنی قوم کی بہلائی اور خوشحالی مقدم سمجہکر عرض کی کہ حضور یہہ جو کمپنی تجاران انگلنڈ بادشاہ کی قلمرو مین سوداگری

کرتے ہین بندہ صرف یہہ چاہتا ہے کہ اونکی اجناس کا محصول معاف ہوجاوی اور کچھہ زمین سرکار سے مرحمت ہو تاکہ اپنی حفاظت کیواسطے مکانات تعمیر کرکے سپاہ اور پہرہ رکھین چنانچہ یہہ درخواست فوراً منظور ہوی اس لئے انگریزونے ایک قلعہ کلکتہ مین تعمیر کرکے اوسکا نام فورٹ ولیم رکھا اور زمینداری اپنی بہت بڑہائی ٭

فراسیس لوگ پانڈی چیڑے پر قابض تہے اونکے گورنر مسیو ڈپلی نے چاہا کہ نظام الملک پوتے مظفر جنگ کو صوبہ دکھن کا اور اوسکے رشتہ دار حیدر علی کو نواب کرناٹک کا بناوین انگریزونے اُن دونو کو اپنے برخلاف پایا اور ناظر جنگ ابن نظام الملک کو اپنے سے ملاکر اوسکو کمپنی کا نواب بنانا چاہا اور نواب محمد علی جو کارناٹک کا نواب تہا اوسکو اپنی جگہہ پر بحال رکہنا چاہا چنانچہ اس باعث سے کئی لڑائیان فراسیسیون اور انگریزونمین ہوئین جنکا انجام یہہ ہوا کہ فراسیسیون نے شکست پائی اور اونکے کارخانجات تباہ اور برباد ہوگئے ٭

جسوقت نواب سراج الدولہ جو کہ طفل اور عیاش اور ظالم شخص تہا اپنے نانا الوردی خان صوبہ دار بنگالہ کے بعد مسند نشین صوبہ دار بنگال کا ہوا تو اوسنے بطمع جمع کرنے زر کثیر کے کلکتہ پر حملہ کیا انگریز لوگ تاب مقابلہ نہ لاکر جہاز و نپر چڑہ کر بہاگ گئے پر ایکسو چہالیس آدمی جو قلعہ مین رہ گئے تہے اونکو سراج الدولہ نے گرفتار کرکے حکم دیا کہ انکو بحفاظت رکھین ہندو لوگ جو پہرہ دار تہے اونہون نے بسبب غلط فہمی کے ایسے ایک تاریک و تنگ مکان مین جہانپر ہوا بھی نہ جاتی تہی اونکو بطور اسباب کے پہر دیا اور صبح تک اونکو اسی مشقت اور گرمی مین بند رکھا اس لئے صبح کو ایکسو اکیس آدمی مردہ برآمد ہوئے جب یہہ خبر وحشت اثر

اون انگریزونکو پہنچی جو مدراس مین رہتے تھے اونہون نے کرنیل کلاڈ صاحب بہادر اور میر بحر واٹسن صاحب کو کلکتہ کے فتح کرنیکے واسطے روانہ کیا چنانچہ کلاڈ صاحب بہادر نے پہر کلکتہ کو فتح کیا اور چند رنگریز بھی فراسیسیون سے چہین لیا اور نواب سراج الدولہ سے صلح ہوگئی مگر چونکہ کلاڈ صاحب کو نواب سراج الدولہ کے اقرار اور عہد کا کچھہ بہروسا مستحکم نہ تہا اس لئے اوس نے میر جعفر سے جو الہ وردی خان کا بہنوئی تہا سازش کرکے نواب سراج الدولہ پر پہر چڑہائی کی اور مقام پلاسی پر ۲۳ جون ۱۷۵۷ء مین جنگ کرکے فتح پائی اب انگریزون نے میر جعفر کو ملک بنگالہ کا صوبہ دار مقرر کیا مگر بسبب اسکے کہ وہ نالائق نکلا پہر اوسکو معزول کرکے قاسم علیخان داماد میر جعفر خان کو صوبہ دار بنایا قاسم علیخان نے اول تو رام نرائن صوبہ دار پٹنہ کو قتل کیا اور اوسکا مکان اور خزانہ لوٹا اور پہر اوس بیگناہ کو قتل کرواڈالا +

چونکہ سرکار کمپنی کے اجناس پر محصول معاف تہا اسلئے وے انگریز بھی جو کمپنی کے ملازم تہے اپنے مال اور اسباب کا محصول نہ دیا کرتے تھے اور اگر کبھی نواب کے نوکر اونسے تقاضا کرتے تو اونکو پکڑ کر لیجاتے اور خوب گت بناتے یہہ حال دیکہہ کر نواب نے کئی بار کلکتہ کو لکہا پر کچھہ جواب نہ پایا اس لئے نواب نے تنگ ہوکر ہندوستانی سوداگرون سے بہی محصول لینا معاف کردیا یہہ بات انگریزون کو ناگوار گذری کیونکہ اونکا اسمین نقصان تہا اس لئے نوابکو اونہون نے لکہا کہ ہندوستانی سوداگرون سے محصول کا لینا معاف نکرو نواب نے کچھہ جواب دیا اور یہہ امر لڑائی کا باعث ہوا فوراً جنگ برپا ہوئی نواب شکست پاکر شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ کی پناہ لینے کو بہاگا انگریزون نے میر جعفر کو پہر مسند حکومت پر بٹہا دیا ۱۷۶۵ء

بین نواب میر قاسم چڑہ کر آیا اور نواب اودہ اور شاہ عالم بادشاہ دہلی کو اپنی کمک پر چڑہا کر لایا یہہ لڑائی مقام بکسر پر ہوئی انگریزون نے فتح پائی شاہ عالم بھی انگریزون کے بس مین آگئے +

وارن ہیسٹنگز اول گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۷۷۲ء سے سنہ ۱۷۸۴ء تک

یہہ صاحب اول گورنر جنرل ملک بنگالہ کے مقرر ہوکر سنہ ۱۷۷۲ء مین ولایت سے ہندوستان مین آئے انہون نے نواب حیدر علی نواب میسور کو شکست دی - مرہٹونکو مغلوب کیا نواب اودہ سے زمینداری بنارس کی خریدی - اسی گورنر جنرل کے وقت مین لڑائی فتح گنج کی جو کہ قریب پندرہ کوس کے شہر بریلی سے واقع ہے درمیان روہیلون اور نواب اودہ کے ہوئی تہی اسکے وقت مین کمپنی بہت کم طاقت تھے دس برس تک ایوان گورنری اون سے مزین رہا +

لارڈ کارنوالس دوم گورنر جنرل

سنہ ۱۷۸۴ء سے سنہ ۱۷۹۳ء تک

اس گورنر جنرل نے ارتباط و اتحاد کو مابین نواب وزیر نظام حیدرآباد اور انگریزون کے از سر نو مستحکم اور مضبوط کیا - اور نواب لکھنو سے از سر نو عہدنامہ لکھوایا - کئی لڑائیان سلطان ٹیپو سے اوسکے وقت مین ہوئین انگریز فتح مند ہوئے سرنگاپاٹام دارالسلطنت ملک ٹیپو کو مسخر کیا سلطان ٹیپو نے نصف ملک اور تین کروڑ دو لاکھہ روپیہ سرکار

کمپنی کو دیکر اور اپنے دو لڑکے بطور اول انگریزون کے سپرد کر کے صلح کی اور راجہ پیشوا اور نظام الملک جو انگریزونکی رفاقت مین تھے اونکو بھی کچھ ملک اوسنے دیا اس گورنر جنرل کے وقت مین قوانین مالی اور ملکی ایجاد ہوئے یہہ صاحب ۱۷۹۳ء مین انگلستان کو تشریف لیگئے

سرجان شور گورنر جنرل سوم

۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۸ء تک

جبکہ کارنوالس گورنر جنرل ولایت کو چلے گئے تو سرجان شور بجائے اونکے ہندوستان کے گورنر ہوے اونہون نے اپنے وقت مین سب رؤسا اور نوابون اور حکام سے صلح رکھی +

لارڈ مارنگٹن چہارم گورنر جنرل

۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۵ء تک

یہہ صاحب بنام مارکوئیس ولزلی بھی مشہور تھے جبکہ وے عہد گورنری پر فائز ہوے تو ٹیپو سلطان نے پھر سر اٹھایا اور از سر نو فساد برپا کر کے انگریزون کے مقابلہ پر آیا فوج انگریزی نے اوسکو شکست دی اور سرنگاپاٹام کو فتح کیا اور ٹیپو مارا گیا پراوس کے خاندان کے لئے سرکار کمپنی نے کچھہ روزینہ مقرر کر دیا اور میسور کے ریاست وہان کے قدیم راجہ کو دیدی - اور نواب اودہ سے پھر از سر نو عہدنامہ لکھا یا گیا - اسی عہد مین راجہ سندیا اور راگھوجی بھونسلا راجہ برار سے کئی لڑائیان ہوئین دونو راجاؤن نے شکست پائی - اسیوقت مین دہلی - اور آگرہ اور صوبہ اڑیسہ جسمین کہ مندر جگناتھہ کا واقع

ہے انگریزون نے مرہٹون کے قبضے سے چھڑایا اور خود اوپر حاکم ہوئے اور تمام مشرقی حصہ گنگا کا اور مغربی حصہ گجرات کا زیر احاطہ سلطنت کمپنی بہادر کے آیا - ایک لڑای راجہ ہولکر سے بھی ہوئی جسمین انگریز فتحمند رہے مگر بعد صلح کے راجہ ہولکر کو اوسکا ملک سرکار نے دے دیا درمیان ۱۸۰۵ء کے لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور کا محاصرہ کیا اگرچہ چار دفعہ بہرت پور پر چڑہای کی پر ایک دفعہ بھی کامیاب نہوا +

کارنوالس گورنر سابق

۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۷ء تک

۱۸۰۵ء مین کارنوالس صاحب پھر گورنر جنرل مقرر ہوکر ہندوستان مین آے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اونہون نے انتقال کیا اور بجاے اونکی سر جارج بارلو صاحب قایم مقام مقرر ہوے +

لارڈ منٹو صاحب پنجم گورنر جنرل

۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک

۱۸۰۷ء مین لارڈ منٹو صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر آئے اونکی وقت مین جزیرہ مارشیش اور جاوا جو کہ فراسیسون اور ہالنڈیون کے قبضے مین تھے مفتوح ہوکر قبضہ سرکار کمپنی بہادر مین داخل ہوئے +

مارکوئیس اف ہستنگز
ششم گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۲۳ء تک

یہہ صاحب ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ء کو گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر کلکتہ مین وارد ہوئے انکے ایام حکومت مین راجہ نیپال سے لڑائی ہوئی اور اوسکا تھوڑا سا ملک زیر حکومت انگریزی آیا پیشوا باجے راؤ - اور راجہ ناگپور دونو برسر پرخاش ہوکر انگریزون کے سامنے میدان مین آئے جنگ عظیم دونو سے ہوئے آخر کو دونو راجہ پکڑے گئے اور مقید ہوئے اور اونکا ملک سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ مین آیا - ہاترس کا قلعہ اسی عہد مین مفتوح ہوا - پنڈارون مین اسی گورنر جنرل کیوقت مین لڑائی ہوئی اور وہ قوم تتر بتر ہوگئی - شہر بریلی مین ایک بلوہ بسبب مقرر کرنے محصول چوکیدارہ کے ہوا تہا جسکا بانی مفتی محمد عوض تہا اسیوقت مین ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۱۶ء کو اس بلوہ کے دفعیہ کیواسطے ایک لڑای ہوئی جسکے سبب دو ہزار آدمی جانبین کے مارے گئے - راجہ ہلکر کے سردارون نے بھی سامان لڑائی کا کیا پر آخر کو ہار گئے اور ملک بھی اپنے ہاتہہ سے کہو بیٹہے اور جب صلح قرار پائی تو سرکار انگریزی نے ملک پونا اور کچہہ مرہٹونکا ملک تو رہنے دیا پر باقی کے بسبب علاقے سیواجی کے اولاد کو جو ملک ستارا کے حاکم تھے بخش دئے اور بجائے آپا صاحب راجہ ناگپور کے جو قید سے بھاگ گیا تہا قدیم راجہ کے پوتے کو مسند ریاست پر بیٹہا دیا ان تدبیرون سے اکثر اضلاع ہندوستان زیر فرمان کمپنی بہادر کے اسی گورنر جنرل کے عہد مین ہو گئے

لارڈ مہرسٹ
ہفتم گورنر جنرل
سنہ ۱۸۲۳ء سے سنہ ۱۸۲۷ء تک

یہہ صاحب سنہ ۱۸۲۳ء مین گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے انکے وقت مین برہما کی لڑائی ہوئی وجہ اسکی یہہ تھی کہ باشندگان اراکان یعنے قوم مگہ بسبب ظلم اور تعدی راجہ برہما کے اپنا دیس چھوڑکر سرکار کمپنی بہادر کے عملداری مین آبسے تھے اس لئے راجہ برہما اور حاکم اراکان انگریزون سے ناراض ہوگئے اور جزیرہ شاہپوری پر جو کہ قبضہ اقتدار کمپنی بہادر مین تہا برہما کی فوج نے حملہ کیا انگریزون نے اونکا مقابلہ کیا تبھی کیا یہہ لڑائی سنہ ۱۸۲۴ء مین واقع ہوئی سرکار کمپنی کی فوج رنگون کو فتح کرکے آوا تک جا پہنچے اس لئے والی برہما نے آسام اور اراکان اور تناسرم کے صوبے سرکار کمپنی بہادر کے حوالہ کئے اور ایک کروڑ روپیہ نقد دیا تب صلح سرکار سے ہوئی - اسی گورنر جنرل کے وقت مین قلعہ بہرت پور کا فتح ہوا تہا +

لارڈ ولیم بنٹنگ
ہشتم گورنر جنرل
سنہ ۱۸۲۷ء سے سنہ ۱۸۳۶ء تک

بعد ازان لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر ہوئے اونہون نے ایک رسم بدیعنی ستی ہونا ہندوستان سے یکقلم موقوف کردیا - صرف راجہ کورگ نے سرکشی کی تھی اوس نے شکست پای

اور قید ہوا اور ملک اوسکا سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھہ آیا پھر یہہ صاحب استعفا دیکر ولایت کو چلیگئے اور تا تجویز ثانی انکی قایم مقام سر چارلس مٹکاف صاحب عہدہ گورنری ہندوستان پر مامور ہوئے اونہون نے ہندوستان کے اخبار نویسونکو اجازت دی کہ جو بات واقع مین ظلم یا بی انتظامی کے کسی حاکم یا خود گورنمنٹ سے صادر ہوا کرے بشرطیکہ صحیح ہو درج اخبار کردیا کرین اوسوقت سے اہل مطابع ہند آزاد ہین +

لارڈ اکلنڈ

نہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۳۶ء سے سنہ ۱۸۴۲ تک

۴ جولائی سنہ ۱۸۳۶ء کو لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہو کر آئے اس عہد مین شاہ چین سے حصومت کی بنیاد پڑی اور بسبب اسکے کہ افواہ عام تہا کہ روسی لوگ ہندوستان پر تاخت لاوینگے اور اس خیال سے بھی کہ حق دار کو حق ملے جنگ افغانستان شروع ہوئی چنانچہ لڑای کا مختصر حال اسمقام پر لکہا جاتا ہے +

جنگ افغانستان

شاہ سجاع کو جو ملک کابل اور افغانستان کا بادشاہ تہا وزیر فتح خان نے تخت سے اوتار کر شاہ محمد شاہ برادر شاہ شجاع کو تخت پر بٹہایا اور خود تمام کاروبار سلطنت افاغنہ کا مالک و متصرف ہوگیا اسی اثنا مین ایک اور واقعہ یہہ ہوا کہ حاکم ہرات شاہ ایران سے پھر گیا اور اوس نے محصول سالانہ بھی ادا نہ کیا اس لئے شاہ ایران نے ہرات کا محاصرہ

کیا محمد شاہ بادشاہ جدید کابل نے جب یہہ خبر سنی کہ میرے بہائی پر شاہ ایران نے چڑہائی
کی ہے اوس نے ایک فوج جرار بسرکردگی فتح خان اپنے وزیر اعظم کے ایرانیون
کے مقابلہ پر روانہ کی بعد مقابلہ سخت کے شاہ ایران نے شکست کہائی اور اوسکی فوج
بارس کو مراجعت کر گئی چونکہ فتح خان وزیر کابل طامع اور حریص اور بد باطن تہا
اوس نے ہرات مین داخل ہوکر بادشاہ کے بہائی کو گرفتار کیا اور اوسکے خزانہ اور مال
پر قابض ہوکر بطمع زر کثیر محل سرا مین گہس کر سب عورتون کو بے پردہ کرکے جواہرات
اور زر یورکی تلاش کی شاہزادہ کامران ولد شاہ محمد شاہ والی کابل کو یہہ بات بہت بری
معلوم ہوئی کہ اس وزیر نامعقول نے اوسکے چچا کی ایسی بیعزتی کی کہ جسکے سننے سے
شرم آتی ہے تب اوسنے موقع پاکر اوس وزیر بے تدبیر کو قید کیا اور اوسکی آنکہین
اوس جرم کے پاداش مین نکلوا ڈالین اور شاہ محمد والی کابل نے بعد پانچ چہہ مہینے
کے اوسکو قتل کیا +

محمد عظیم خان جو بڑا بہائی فتح خان وزیر مقتول کا تہا یہہ خبر سنکر منحرف ہوگیا اور
اوسنے ارادہ کیا کہ شاہ شجاع نے محمد عظیم کے کسی دوست کو پالکی مین بیٹہے ہوئے
دیکہا تہا اور بسبب بے ادبی کے اوس سے بہت ناراض ہوا تہا محمد عظیم نے پہلے اوس
سے ناراض ہوکر ارادہ کیا کہ کسی اور شخص کو تخت پر بٹہلانا چاہیے +

ایوب شاہ برادر شاہ شجاع عظیم خان کے لشکر مین گیا اور کہا کہ مجکو بادشاہ کابل کا بنا ؤمین
صرف اپنے نام کا سکہ اور خطاب اور روٹی چاہتا ہون تم مجکو بادشاہ بنا دو اور

حکومت خود کرو چونکہ اوسکی مرضی کے موافق یہہ شخص مل گیا اس لئے اوس نے
اوسکو تخت پر بٹہا دیا مگر ۱۸۲۳ء مین بعد انتقال محمد عظیم خان کے اوسکے بیٹون
اور بہائیون مین کئی لڑائیان ہوئین انجام کار انہون نے ملک آپسمین تقسیم کرلیا
پر ملک ہرات شاہ محمد کے قبضے مین رہا چنانچہ اوسکا بیٹا کامران وہانکا بادشاہ
بدستور سابق بنا رہا ۔

ایوب شاہ یہہ حال دیکھکر کابل سے بھاگا اور رنجیت سنگہ کے پاس آیا جس نے اوسکا
کچھہ روزینہ مقرر کردیا یہہ حال دیکھہ کر دوست محمد خان اپنے برادر زادہ پر غالب آکر
حاکم کابل ہوگیا ۔ شیر دلی خان قندہار پر قابض ہوا ۔ سلطان محمد خان پشاور پر
۔ صوبہ بلخ اور کشمیر شاہ بخارا نے جہین لئے کمال بدعملی اور بے بندوبستی ہوگئی
۔ چونکہ دوست محمد خان کمال ظلم اور زیادتی کرتا تہا یعنی جس شخص کے پاس کچھہ مال
یا اسباب پاتا تہمت لگاکر چہین لیتا تہا اس لئے رعیت اوس سے بہت بیزار تہی
یہہ حال رنجیت سنگہ نے دیکھکر پشاور پر چڑہائی کی اور اوسکو اپنی سلطنت مین ملالیا
اسی اثنا مین دوست محمد خان کا ارادہ ہوا کہ پنجاب پر تاخت لاوے اور رنجیت سنگہ
کا ارادہ اوسسے مقابلہ کرنیکا ہوا دوست محمد خان کو ایرانیون سے مدد لینے کی زیادہ
توقع تہی اور اونکو روسیون سے اور شاہ شجاع الملک جو اصلمین مالک سلطنت
کا تہا وہ بہت مظلوم تہا اوسکی مدد کرنی بھی سرکار پر ضرور تہی اس لئے
گورنر جنرل بہادر نے واسطے حملہ کابل کے تجویز کی اور بہت سی تکلیفات اٹہاکر

فوج انگریزی قندہار مین پہنچی اور بدون مقابلہ کے شہر مین داخل ہوئے کیونکہ سردار لوگ
شہر خالی چہوڑ کر بھاگ گئی تھے مقام قندہار پر شجاع الملک شاہ افغانستان مشہور کیا گیا
سلامی توپون کی سر ہوئی اور بعد تخت نشینی کے ہر ایک نے نذر گزرانی ✤
۲۱ جولائی کو قریب قلعہ غزنی کے پہنچے چونکہ قلعہ شکن توپین فوج انگریزی کے
ہمراہ نہین اس لئے سرکاری فوج نے ارادہ حملہ کا کیا تین بجے رات کو انگریزون نے
قلعہ پر حملہ کیا اور باروت کی تہیلیان دروازہ مین لٹکا کر اڑائین باروت کی تہیلیان اڑتے
ہی قلعہ کے دروازے گر پڑے فوج انگریزی داخل ہوئی افغان بڑی بہادری سے
لڑے لیکن بڑی خونریزی کے بعد قلعہ مذکور جو کہ تمام ایشیا کے ملکون مین مشہور اور مضبوط
تہا بآسانی تمام قبضہ مین آیا ✤
بعد ازان کابل پر چڑہائی ہوئی ۷ تاریخ اگست کو کابل مین پہنچے دوست محمد خان اپنا اسباب
وغیرہ چہوڑ کر ہزارہ کے پہاڑون مین جو بجارہ سے متعلق ہین بہاگ گیا اوسیوقت مین
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وفات پائی اسلئے سکہون کی فوج جو کابل کو گئی تھی دل شکستہ ہوگئی
غرض کہ بعد فتح کابل اور قندہار اور تخت نشینی شاہ شجاع کے فوج انگریزی نے درہ خیبر
اور پشاور سے ہندوستان کو مراجعت کی قوم افغان نے یہہ مشہور کیا کہ شاہ شجاع
نے اپنی قوم کو فرنگیون کے ہاتہہ بیچا ہے اور اوس نے ملک کے آدمیون سے دغا کی اور
دین محمدی چہوڑ کر عیسوی مذہب اختیار کر لیا ہے چنانچہ اسی باعث سے سید حسین
حاکم قلعہ کونا نے بادشاہ کو ایک خط گستاخانہ ہر مضمون سے لکہا کہ روسی لوگ اسطرف کو

آنے والے ہین مین اونسے جا ملونگا یہہ خط دیکھکر سر ولیم کاٹن صاحب جو کہ ایک حصہ فوج کا لیکر ہندوستان کو مراجعت کیا چاہتے تھے اوس باغی کی سزادہی کیواسطے کرنیل چرچل صاحب کو روانہ کیا اس سپاہ نے راہ مین بہت تکلیف اٹھائی بارش بشدت فوج پر ہوی اور برف اسقدر برسی کہ سپاہیون کی ٹانگین بالکل سن ہوگئین غرضیکہ بعد برداشت تکلیفات بیشمار کے فوج انگریزی ۸ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء کو قلعہ کوتا پر پہنچی اور اس قلعہ کو جو بانی سید حسین کا مامن تہا فتح کیا +

اگرچہ دوست محمد خان حکومت کابل سے بالکل مایوس ہوگیا تہا مگر چونکہ تمام رعیت شاہ الملک شجاع سے ناراض تھے اس لئے دوست محمد خان نے مسلمان حاکمون سے ملکر اس بات پر سازش کی کہ انگریزون کو ملک افغانستان سے نکالدینا چاہئے شاہ بخارا نے سب سے زیادہ اپنے تئین ممد و مددگار دوست محمد خان کا ظاہر کرکے اوسکو لکہا کہ میرے پاس تم چلے آؤ اور مطلب اوسکا یہہ تہا کہ جب دوست محمد خان اوس کے پاس آجاوے تو جواہرات اور زیور جو اوسکے خاندان کے پاس ہے چہین لیوے مگر چونکہ دوست محمد خان متامل تہا تن تنہا اوسکے پاس گیا اس لئے شاہ بخارا اوس سے بہت ناراض ہوا اور اوسکو قید کرلیا مگر بعد چند روز کے دوست محمد خان نے پہرہ والونکو رشوت دیکر قید سے نجات پای اور کابل کو بہاگ آیا +

جبکہ دوست محمد خان شاہ بخارا کی قید مین مقید تہا اوسوقت بلوچون اور انگریزون مین کئی لڑائیان ہوئین تہین مگر انگریز لوگ فتح پاتے رہے تھے پرشنگی اور گرنی نے فوج انگریزی

کو ناچار کردیا تہا القصہ دوست محمد خان نے قید سے رہائی پاکر اور کابل مین آکر فوج
جمع کی قلعات جسکو جنرل ولشایر نے فتح کیا تہا محراب خان کے لڑکے نے چہین
لیا قوم بلوچ ہر طرف سے منحرف ہوکر انگریزون کی تخریب کے درپے ہوئی دشمنون نے
خبر آمدرفت کی بالکل بند کردی اگرچہ کئی لڑائیان چہوٹے چہوٹے سردارون سے جو دوست محمد خان
کے طرفدار تہے ہوتی تہین پر جبکہ یہہ خبر پہونچی کہ خان موصوف نے مقام پروان مین
ایک فوج جمع کی ہے اوسوقت کرنیل سالڑ صاحب تہوڑی فوج لیکر مقام مذکور کیطرف
روانہ ہوئے اور ایک لڑائی ہوی جسمین ڈاکٹر لارڈ اور تین افسر مارے گئے
اور بہت سے مجروح ہوئے +

اگرچہ دوست محمد خان کا ارادہ بالکل بہاگنے کا ہوگیا تہا پر شام کو سر ولیم مکناٹن صاحب سے
اوس نے پناہ لی اس لئے خان موصوف کو پہلے پشاور کو اور وہانسے ہمراہ نویونون
اور باقی خاندان کے لودہیانہ کو بہیجدیا اب بطرحسے ملک کے آثار اچہے نمایان تہے
اور بندوبست بہی ہوتا جاتا تہا پر ایک ناگہانی بلوہ دوسری نومبر ۱۸۴۱ء کو شہر کابل مین ہوا
یہہ امر تحقیق نہین ہوا کہ باعث اس بلوہ کا کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ مسلمانون نے بسبب
اختلاف مذہب کے یہہ بغاوت کی تہی - بعضے کہتے ہین کہ شاہزمان اسکا بانی تہا -
بعضے بیان کرتے ہین کہ شاہ شجاع الملک خود اسمین شریک تہا اور افواہ یہہ ہے کہ اکبر خان
بیٹا دوست محمد خان کا اس بلوہ عام کا بانی تہا +

اوسکا حال یہہ ہے کہ ان باغیون نے سر الیکزینڈر برنس صاحب اور تین اور افسران انگریزی

کو جو کہ دربار شجاع الملک سے پھر کر آتے تھے اثنار راہ مین مار ڈالا اور بعد ازان بازار اور مکانات افسران انگریزی اور خزانہ شاہی کو غارت کیا اور سوقت سے آخر ماہ دسمبر تک فوج انگریزی پٹھانون سے لڑتے رہے اور اکثر فتحمند ہوئے لیکن جبکہ اونکو سب باتون سے تکلیف پہنچی اونہون نے یہہ ارادہ کیا کہ افغانون کی پناہ مین آوین اس لئے سر ولیم مگناٹن صاحب معہ اور چار افسرون کے اکبر خان کے پاس شرایط موافقت کی مقرر کرنیکے واسطے گئے پر اکبر خان نے صاحب موصوف کی تقریر سے ناراض ہوکر اونکو قتل کیا غرضیکہ بعد مقرر ہونے عہد و پیمان کے فوج انگریزی پانچوین جنوری سنہ ۱۸۴۲ء کو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے لیکن افغانون نے فوج انگریزی پر ایسا حملہ کیا کہ اونکو مراجعت کرنا گویا ایک لڑائی تھی اس لئے اسحالت مین انگریزون نے اپنی بیویون کو محمد اکبر خان کی پناہ مین شہر کابل کے اندر بھیجنا مناسب سمجھکر اوس کے سپرد کر دیا +

جبکہ اوس بلوہ کی خبر جرنیل نات صاحب کو جو قندہار مین تھے پہنچی تو اونہون نے کرنیل مکلارن کو مفسدونکی تنبیہ اور تادیب کیواسطے روانہ کیا (اگر یہہ فوج کابل مین پہنچ جاتی تو یقین تہا کہ فوج انگریزی کو اسقدر تکلیف نہ ہوتی اور اسقدر سپاہی تباہ ہوتے) یہہ فوج جب غزنی کے قریب پہنچی تو بسبب کثرت بارش برف کے پھر قندہار کو مراجعت کر آئی افغانون نے بعد فتح کرنے کابل و غزنی کے پھر قندہار پر حملہ کیا لیکن جنرل نات صاحب نے اونکو شکست دی - اکثر لڑائیون مین افغانون نے شکست کہائی پر کئی افسران انگریزی نامورون لڑائیون مین کام آئے +

لارڈ الینبرا صاحب

دہم گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۸۴۲ء سے سنہ ۱۸۴۴ء تک

جنگ کابل ابھی ختم نہونے پای تھی کہ آخر ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ء مین لارڈ الینبرا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر وارد کلکتہ ہوئے انکے عہد مین ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۲ء مین ایک اور ایسا ہنگامہ کابل مین برپا ہوا کہ اوسمین شاہ شجاع بھی مقتول ہوا اور سوقت جنرل ناٹ صاحب نے جو قندہار مین مقیم تھے غزنی کو پھر فتح کرکے تباہ اور برباد کردیا اور جنگ عظیم کے بعد فوج انگریزی نے جانب ہند مراجعت کی پر اکبر خان نے اون سب بیویون کو جو اوسکے سپرد تھین اس شرط پر رہائی دینے کا اقرار کیا کہ اوسکی باپ دوست محمد خان کو سرکار کمپنی بہادر رہا کرکے کابل کو بھجوادے چونکہ سرکار کمپنی کو افغانستان سے زیادہ علاقہ رکھنا آیندہ کو منظور نہ تھا اس لئے دوست محمد خان کو قید سے آزاد کرکے کابل جانے کی اجازت دی چنانچہ وہ کابل مین آکر سابق دستور اسجگہہ کا بادشاہ ہوگیا اور اوسی جگہہ ابتک حکومت کرتا رہا اب ۲۶ مئی سنہ ۱۸۶۳ء مطابق ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری کو بیمار ہوکر مقام ہرات مین اوسن شہر کے فتح کرنے کے بعد جو اوسکے قبضہ مین سے نکل گیا تھا راہی ملک بقا ہوا +

جنگ سندہ

جبکہ انگریزون نے افغانستان پر حملہ کیا تھا تو وہ فوج انگریزی جو احاطہ بمبئی سے کمک کو آئی

تھی اوسکو امرار سندہ نے اپنے ملک سے راستہ دینے سے انکار کیا تہا اور وے
عہود و مواثیق جو مابین سرکار انگریزی اور نواب سندہ کے سابق مین کبھی ہوئے تھے اونکے
ایفا مین بھی اونکو انکار تہا اس لئے سرکار کمپنی بہادر کی فوج نے حیدرآباد سندہ اور
کراچی پر حملہ کیا اور دونو شہر و ملک فتح کر لیا ۔

اس لڑائی اور فتح کے ہونے سے امرار سندہ ایسے خایف ہو گئے کہ تیس لاکھ روپیہ
چار ہزار سپاہ انگریزی کے واسطے دینا منظور کر لیا اور نصف محاصل ملک کا بھی بطور
خراج سرکار انگریزی کو دینا مان لیا چنانچہ لارڈ البنرا صاحب بہادر نے سر چارلس نیپر صاحب
کو فوج انگریزی کا افسر اول مقرر کر کے اوس ملک کے انصرام اور انتظام کیواسطے روانہ کیا
اسوقت مین میر رستم علی ایک امیر خیرپور کا جو سن رسیدہ اور تجربہ کار تہا وہان سرکردہ
جملہ رؤسا کا تہا اوس نے یہہ چاہا کہ اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد اپنی حین حیات مین مقرر کر دے
تاکہ وہ اوسکی وفات کے بعد اوسکا گدی نشین ہو یہہ حال دیکھہ کر اوسکے بہائی علی مراد نے
سر چارلس نیپر صاحب بہادر کو لکہا کہ حسب دستور ملک سندہ کے مین مستحق گدی کا
ہون آپ میری مدد فرماوین نیپر صاحب نے جنکا اردہ یہہ تہا کہ اس ملک کے حاکم کو انگریز رکہا
تابعدار رکہے اوسکی مدد کا اقرار کر لیا اور میر رستم علی کو کہلا بہیجا کہ وہ اپنے بہائی کے
پاس چلا جاوے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا پر چند روز کے بعد پہتہا کر معہ اپنے خاندان اور
ہمراہیون کے بہاگا اور قلعہ ایمان گدہ مین اوس نے پناہ لی نیپر صاحب بہادر نے تین سو
آدمیون کی ہمراہ قلعہ مذکور فتح کیا اور میر رستم علی سے وہان کی حکومت کا اختیار چہین

کراوسکے بھائی کے حوالہ کردیا اس سبب سے تمام بلوچ اور امرا سرکار انگریزی سے ناراض ہوگئے اور درپے فساد کے ہوئے چنانچہ دونو فریقون مین ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی جسمین ایکسو پچانوے ۱۹۵ سرکاری آدمی مجروح اور باسٹھ ۶۲ مقتول ہوئے پر کہتے ہین کہ طرف مخالف کے پانچہزار آدمی ضایع ہوئے +

علاوہ اوسکے ایک اور لڑائی شیر محمد حاکم میرپور سے ہوئی تھی اس لڑائی مین بھی کئی نامور انگریز مارے گئے تھے اور بہت سے مجروح ہوئے تھے غرضیکہ کئی لڑائیون کے بعد ملک سندہ قبضہ انگریز مین آیا اور کمپنی کے دشمن بالکل پامال و تباہ ہوگئے +

جنگ گوالیار

جبکہ دولت راؤ سندیہ راجہ گوالیار ۱۸۲۷ء مین بے آل و اولاد مرگیا تو اوسکی بیوہ نے سلطنت پر قبضہ کرکے پہلے تو اپنے خاندان سے کسی شخص کو مسند ریاست پر بٹھانا چاہا پر اپنے جب وہ ارادہ پر کامیاب نہوئی تو لاچار ہوکر خاندان سندیہ سے ایک لڑکا گود لیا اور جب وہ بالغ ہوا تو کاروبار سلطنت کو خود انجام دینے لگا +

کچھہ تنازع اور فساد کے بعد اوس لڑکے نے جب اختیار کل حاصل کرلیا تو مہارانی صاحبہ آگرہ کو چلی گئین مدت تک اسبات کا جھگڑا رہا کہ مہارانی صاحبہ کے خرچ کیواسطے کسقدر روپیہ ماہواری مقرر ہونا چاہئے اور کونسا مکان اونکے رہنے کے لئے تجویز کرنا چاہئے یہہ سب باتین ابھی تک فیصل نہونے پائی تھین کہ مہاراجہ گوالیار ۱۸۴۳ء مین راہی ملک بقا ہوئے +

مہاراجہ متوفی کی بیوہ نے جسکی عمر تیرہ برس کی تھی بصلاح ارکان سلطنت بہاگیرتہہ راؤ
کو جو قریب رشتہ دار مہاراج کا تہا گود لیکر گدی پر بٹہایا کرنیل اسپیر صاحب نے یہہ چاہا
کہ ماما صاحب کو جو کہ ما مو راجہ متوفی کا تہا عہدہ وزارت کا عنایت ہو چنانچہ برموجب
مہاراجہ بہاگیرتہہ راؤ کے خلعت وزارت ماما صاحب کو عنایت ہوا پر اکیسوین مئی سنہ ۱۸۴۳
کورانی صاحبہ نے وزیر موصوف کی شکایت رزیڈنٹ صاحب بہادر کو لکہی اور چند روز
کے بعد عہدہ وزارت سے اوسکو معزول کر دیا اور اوسکی جگہہ دادا خاصگی والا کو وزیر اعظم
مقرر کیا وہ مہارانے صاحبہ کو ہر ایک وضع کی خراب صلاحین دینے لگا اسوقت
حقیقت مین بالکل اختیار فوج کے ہاتہہ مین تہا فوج جو چاہتی تھی سو کرتی تھی یہہ فوج
دار السلطنت مین دولت راؤ کے عہد سے رہا کرتی تھی اور وے تعداد مین
چودہ ہزار آدمی تھے - جب اس امر کی خبر گورنر جنرل کو پہنچی کہ دربار گوالیار نے ماما صاحب
کو نکالدیا ہے اور اون شخصون کو جو سلطنت انگریزی کے برخلاف عمل کرتے تھے
اختیار حکومت کا دیا ہے تو انہون نے حکم دیا کہ قریب دریائے چنبل کے فوج جمع
کیجاوے اس عرصہ مین کہ فوج وہان جمع ہوتی جاتی تھی گوالیار مین نزاع اور فساد
بڑہتا گیا +

مہارانی نے رزیڈنٹ صاحب کو جو بمقام دہولپور خفا ہو کر چلی گئی تھی کئی بار لکہا تم
یہان آؤ انہون نے صرف یہہ جواب دیا کہ جبتک دادا خاصگی والا انگریزون کے ہاتہہ
نکیا جاویگا یا حرامزادہ دیکر شہر سے بدر نہوگا مین شہر مین قدم نرکہونگا +

اسی اثنار مین گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ گوالیار کیطرف کوچ کیجئے اور وہ فساد جو مدت سے درمیان سلطنت انگریزی اور مہارانی صاحبہ کے رہتا ہے رفع کیجئے سندھیا کی فوج نے داداخاصگی والہ کو قید کر کے انگریزون کے سپرد کردیا اور ماہ دسمبر مین گورنر جنرل صاحب بہادر بھی ملک سندھیا مین جا پہنچے ایک لڑائی مقام مہاراج پور مین درمیان انگریزون اور مرہٹون کے واقع ہوئی اگرچہ اس لڑائی مین مرہٹے بہت بہادری اور دلاوری سے جم کر لڑے اور انگریزون کے آدمی بہت ضایع بھی ہوئے پر آخر کو شکست کہائی +

سوائے اسکے دو اور لڑائیان ایک مقام چاندا پر اور دوسری موضع پتیر پر ہوئین اور انمین بھی مرہٹون نے شکست کہائی ان سب لڑائیون کے بعد مہارانی صاحبہ نے صلح کی درخواست کی اور حسب مرضی انگریزونکے شرایط عہدنامہ کے مقرر ہوئین اسوقت سے خاندان سندھیہ کی طاقت اور حشمت بالکل جاتی رہی اگرچہ راجہ گوالیار جو کہ بالفعل گدی پر ہین خاندان سندھیہ سے ہین اور اونہین کے نام سے بالکل کاروبار سلطنت کے فیصلہ پاتے ہین لیکن حقیقت مین ان مہاراج کو کچھہ اختیار نہین اور نہ کسی ایسے شخص کو جو خلاف مرضی انگریزون کے ہو نوکر رکھہ سکتے ہین غرضیکہ اب سلطنت گوالیار کی برای نام ہی ہے +

چونکہ کورٹ آف ڈائریکٹر صاحب اس انتظام مین لارڈ الجن صاحب سے ناراض ہوئے اور اونہون نے اون لڑائیونکو جو اس گورنر جنرل نے امرار سندہ اور مہاراجہ گوالیار سے

کی توہین بہت نامناسب جانا اس لئے اونکو ملزم ٹھہراکر ولایت کو طلب کیا اور اونکی جگہہ لارڈ ہاڑدنگ صاحب بہادر کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کیا +

لارڈ ہاڑدنگ

یازدہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۴۴ء سے سنہ ۱۸۴۸ء تک

۲۳ جولائی سنہ ۱۸۴۴ء کو یہہ صاحب بعہدہ گورنری ہند کلکتہ مین وارد ہوے یہہ گورنر نہایت عقیل اور مدبر اور سال خوردہ تھے اونکا دلی ارادہ یہہ تہا کہ ہندوستان مین جاکر سب رئیسون اور امیرون سے صلح سے رہونگا اور کسی کی بربادی کے درپے نہونگا مگر مشیت ایزدی یون تھی کہ حکومت سکہون کی نیست و نابود ہونے کی بنیاد اس گورنر کے ہاتہہ سے قایم ہوگی اس لئے پنجاب کا ہنگامہ برپا ہوا جسکا بیان آگے آتا ہے - اسی گورنر جنرل نے ایک قانون اسمضمون کا جاری کیا تہا کہ طلبا مدارس جو سرکاری مدرسون مین پڑہکر طیار ہون اونکو اور یوگوپین جو تربیت یافتہ مدارس سرکاری کے نہون درباب پانے عہدہاے جلیل القدر کے ترجیح دینی مناسب ہے +

جنگ پنجاب

راجہ رنجیت سنگہہ کی ابتدا اور عروج کا بیان

چونکہ یہہ مقام بیان جنگ پنجاب کا ہی اسواسطے سلطنت پنجاب کے بانی یعنی رنجیت سنگہہ کا مختصر حال بیان کرنا بھی یہان مناسب ہے تاکہ طلبا کو اوسکی اصل و نسل سے واقفیت پیدا ہو +

ایک شخص غریب گنشکار مسمی ولیسو پنجاب کے کسی ایک گانو مین رہا کرتا تہا اوسکے بیٹے مسمی نودہ سنگہ کا بیاہ ایک زمیندار مسمی گلاب سنگہ مجیٹہیہ کی بیٹی کے ساتہہ ہوا اوسسے تین لڑکے پیدا ہوئے ٭

جبکہ نودہ سنگہ سنہ ۱۷۸۰ء مین مرگیا تو اوسکے بڑے بیٹے چڑت سنگہ نے اپنے بہائیون دل سنگہ اور جودہ سنگہ کے اتفاق سے موضع گجرانوالہ مین ایک گڈہی تعمیر کی چونکہ چڑت سنگہ گجرانوالہ کی گڈہی پر قبضہ رکہتا تہا اس سبب سے اور سردار اوسکی تعظیم و تکریم کرتے تہے اور اوسکی خوش کلامی اور شیرین زبانی سے بہی خوش رہتے تہے بعد ازان مہان سنگہ کو خطاب سرداری کا ملا یہہ شخص رنجیت سنگہ کا باپ تہا جبکہ مہان سنگہ نے وفات پائی رنجیت سنگہ کی عمر اوسوقت صرف بارہ برس کی تہی لیکن آثار خوش اقبالی کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تہے غرضیکہ پانچ برس تک اوسکی ساس سدا کور اور اوسکی والدہ نے کاروبار ریاست کو انجام دیا لیکن سنہ ۱۷۹۳ء مین رنجیت سنگہ نے اپنی والدہ کو ہٹا ڈالا اور خود ریاست پر قابض ہوا سنہ ۱۷۹۶ء اور سنہ ۱۷۹۷ء مین شاہ زمان پسر شاہ تیمور متوفی حاکم کابل نے پنجاب پر حملہ کیا رنجیت سنگہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر ستلج کے اوس پار چلا آیا اور تاخت و تاراج کرنے لگا شاہ زمان بعد فتح کرنے لاہور کے کابل کو مراجعت کر گیا اور تین سنگہ سردارون یعنے چیت سنگہ مہر سنگہ صاحب سنگہ کو لاہور کا حاکم مقرر کر گیا رنجیت سنگہ یہہ خبر سنکر لاہور مین آیا اور اوس شہر کا محاصرہ کرکے ان تینو سردارون سے جو نالایق اور بے وقوف اور عیاش تہے شہر لاہور چہین لیا ٭

جبکہ شاہ زمان کابل کو لوٹ گیا تھا تو اوسکی چند توپین دریا مین رہ گئی تھین اور رنجیت سنگھ نے اون توپونکو دریا سے نکلوا کر شاہ موصوف کے پاس بھجوا دیا تھا اس لئے وہ رنجیت سنگھ سے ایسا خوش ہوا کہ اوسکو ایک سند لاہور کے قبضہ کرنیکے واسطے عطا کی +

رنجیت سنگھ نے لاہور پر قبضہ کرکے چار طرف اپنی حکومت پھیلانی شروع کی چنانچہ پشاور - ملتان کشمیر امرت سر جو مسلمانونکے قبضہ مین تھے لے لئے اور ہر لڑائی مین افغانونکو شکست دی اوسکے پاس فوج بہت برسہ تھی اور ایسا خوش اقبال تھا کہ اوس نے کبھی شکست نہین پائی یہہ راجہ بہت عقلمند اور مدبر اور صاحب اقبال پنجاب مین گزرا ہے ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو اوس نے وفات پائی اور اوسکی نعش معہ چند رانیونکے جلادی گئی +

بعد مرنے راجہ رنجیت سنگھ کے ممالک کا انتظام خراب ہوگیا اور بڑی بے انتظامی ظہور مین آئی +

وزیر دہیان سنگھ نے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت سے مدار المہام سلطنت پنجاب کا تھا اور درحقیقت مین وہ مثل اپنے آقا کے عقلمند اور مدبر تھا کھڑک سنگھ پسر رنجیت سنگھ کو گدی نشین کیا یہہ راجہ بڑا کم ہمت اور بیعزم تھا اور چونکہ وہ ایک نالایق شخص مسمی چیت سنگھ کی صلاح پر عمل کرتا تھا بلکہ اوسکو امور سلطنت مین دخیل کیا چاہتا تھا اس سبب سے وزیر دہیان سنگھ اور کنور نونہال سنگھ بیٹے کھڑک سنگھ نے ناراض ہوکر صلاح کی اور مکان مین جہان کھڑک سنگھ اور چیت سنگھ دونو سوتے تھے جاکر چیت سنگھ کو قتل کر ڈالا اوسوقت سے کھڑک سنگھ برائے نام راجہ رہ گیا اور حقیقت مین نونہال سنگھ

باکل کاروبار سلطنت کو انجام دیتا تہا اور جبکہ ۱۲ نومبر ۱۸۴۱ء مین کھڑک سنگہ نے وفات پائی
تو لوگونکو یقین تہا کہ کنور نونہال سنگہ اب رونق افروز گدی کے ہونگے اور موافق عہد
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پہر بندوبست ملک کا ہوجاویگا اور سب بدانتظامی رفع ہوگی
لیکن لوگونکے اندیشہ کے برخلاف کچہہ اور ہی بات ظہور مین آئی یعنی اوس روز جبکہ
کنور نونہال سنگہ اپنے باپ کو جلاکر آتے تھے قلعہ کے دروازہ مین پونہچتے ہی ایک
سنگین شہتیر قلعہ کے دروازہ کا نونہال سنگہ کے سر پر گرا جسکے صدمے سے
کنور موصوف بہی راہی ملک بقا ہوا +

اس حادثہ کے بعد راجہ دہیان سنگہ وزیر مہاراج نے ایک قاصد اپنے بہائی راجہ گلاب سنگہ
کے پاس روانہ کیا اور دوسرا کنور شیر سنگہ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس بہیجا
اور کنور موصوف کو یہہ لکہا کہ اگر آپ پنجاب کے راجہ ہوا چاہتے ہین تو ایک دن رات کے
عرصہ مین لاہور تشریف لائی اسوقت چند کنور جو کہ والدہ کنور نونہال سنگہ کی تہی بسبب اسکے
کہ ادباش عورت تہی خود سر حاکم ہونا چاہتی تہی اس لئے اوسکی یہہ مرضی ہوئی کہ شیر سنگہ
کو گدی نشین نہونے دے اور خود کاروبار سلطنت پر حاوی رہوے +

القصہ جب گلاب سنگہ لاہور مین آیا تو برخلاف توقع باشندگان شہر اور راجہ دہیان سنگہ
کی رانی صاحبہ کیطرف ہوگیا اور شیر سنگہ سے لڑنے کو تیار ہوا +

شیر سنگہ جب یہہ سنا کہ رانی صاحبہ میرے تخریب کے درپے ہین اوس نے اپنی دارالسلطنت بٹالہ
کو مراجعت کی لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد بصلاح خیرخواہ وتوراصاحب کے پہر لاہور مین آیا

تین روز تک شیر سنگہ اور گلاب سنگہ کی فوج سے چھوٹی چھوٹی لڑائیان ہوتی رہین انجام کار وہ سکہ جو لاہور کے قلعہ پر متعین تھے اپنی پچھلی تنخواہ کی نہ ملنے کے سبب سے شیر سنگہ سے آملی اسیطرح پر شہر لاہور پر شیر سنگہ کا قبضہ ہوگیا ٭

شیر سنگہ خود تو بڑا عیاش تہا پر تمام کاروبار سلطنت کے اوسکا وزیر کرتا رہتا تہا ایک روز مہاراج شیر سنگہ سوارون کی موجودات لے رہا تہا کہ جیت سنگہ یہ بہانہ دکہلانے ایک بندوق کے کنوتیر سنگہ کے پاس آیا اور اوسکو اوس بندوق سے ہلاک کیا اور اوسی روز بڑا بیٹا شیر سنگہ کا بہی مارا گیا اسطور پر اس سلطنت مین پہر بے انتظامی برپا ہوئی وزیر دہیان سنگہ بہی اسی روز قاتلون کے ہاتہہ سے مقتول ہوا چنانچہ اسیواسطے اوسکے لڑکے ہیرا سنگہ نے کیمپ مین جاکر مہاراجہ شیر سنگہ اور اپنے باپ کی قتل کا حال ظاہر کیا اور سپاہیون سے کہا کہ اگر تم میرے شریک ہوگے تو مین تمہاری تنخواہ مین اضافہ کرونگا فوج جو کہ تخمیناً قریب پچاس ہزار کے تہی بمجرد سنتے اس بات کی خوش ہوئی اور اوس کے ساتہہ سر دینے پر مستعد ہوگئی چنانچہ ہیرا سنگہ نے فوج ہمراہ لیکر قلعہ لاہور پر حملہ کیا اور بعد ایک خفیف لڑائی کے شہر پر قابض ہوگیا اور اون مخالفونکو جنہون نے اوسکے باپ دہیان سنگہ وزیر کو اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کیا تہا تہ تیغ کرکے اونکی نعشون کو کوچہ بکوچہ گہسٹوایا ٭

دلیپ سنگہ بیٹا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا جنکو مفسدون نے بعد قتل شیر سنگہ کے تخت پر بٹہایا تہا سابق دستور تخت سلطنت کو قایم کیا اور ہیرا سنگہ اوسکا وزیر ہوا والدہ مہاراجہ لاہور کی اور اونکا بہائی جواہر سنگہ اس ہیرا سنگہ سے حسد رکہتے تھے اور ہمیشہ اوسکی تخریب کے ساعی

رہتے تھے انجام کار فوج نے بھی اس مرد بہادر کا ساتھہ ندیا اور وہ معہ اپنے چند ہمراہیونکے
قریب لاہور کے لڑائی مین لڑتا ہوا مارا گیا اب بجائے اسکے جواہر سنگھہ وزیر اعظم ہوا لیکن
یہہ بڑا ہی عیاش اور کم ہمت آدمی تہا
فوج سکھہ یا اضافہ تنخواہ ہر سہ ماہی سے طلبا تی تھی اور ہر انقلاب پر اضافہ تنخواہ کی درخواست
کرتی تھی چنانچہ عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھہ مین پیادونکی تنخواہ صرف سات روپیہ تھی پر
جواہر سنگھہ کے وقت مین بارہ روپیہ ہوگئی +
اسوقت مین **پشورا سنگھہ** بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے سلطنت کا دعوے کیا اور فوج
کثیر جمع کرنے لگا اور ہر سپاہی سے کہا کہ مین بروقت کامیابی اپنے مقصد کے ہر ایک
آدمی کو کہٹے طلائی قیمتی ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ کے عنایت کرونگا جواہر سنگھہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ
کا یہہ بات سنکر بہت کبہرایا اور فوج سے کہا کہ تم باغی سے جاکر لڑو انہون نے کہا کہ ہم
رنجیت سنگھہ کے لڑکے سے ہرگز نہ لڑینگے بلکہ بعضے اونمین سے پشورا سنگھہ کی مدد
کیواسطے مستعد ہوگئے جواہر سنگھہ نے امداد فوج سے مایوس ہوکر کم ہمتی اور کمینگی
کا قصد دلمین ٹہانا اور ایک خط رانی صاحبہ کیطرف سے کسی اپنے دوست کے ہاتھہ پشورا سنگھہ
کے پاس بہیجدیا کہ تمہارے واسطے آمدنی ایک لاکھہ روپیہ کی اضلاع
شمالی سے تجویز ہوگئی ہے اس لئے تمکو چاہئے کہ دعوے سلطنت سے دست بردار ہوجاؤ
جبکہ کنور پشورا سنگھہ اس خط کو کہ ملک الموت کا پیغام تہا ملاحظہ کرنے لگا قاصد نے
تلوار نیام سے کہینچکر اونکو قتل کیا فوج جو کہ ایک مہینے کی رخصت لیکر گئی تہی یہہ

خبر سنکر طیش مین آئی اور بلا طلب خود بخود لاہور مین آکر میگزین وغیرہ پر قابض ہوگئی
اور مقام میان میر پر جمع ہوکر جواہر سنگھ کی طلبی کی اور کہلا بھیجا کہ اگر وہ حاضر نہوا تو قلعہ
پر حملہ کیا جاویگا +

اسوقت رانی چندہ صاحبہ کو اپنے بیٹے دلیپ سنگھ کیجان کیطرف سے نہایت خوف
ہوا تہا اسلئے اونہون نے اپنے بہائی کو سمجہایا کہ تم فوج مین جاؤ اگر نہ جاؤگے تو سپاہ
قلعہ پر چڑہ آویگی چنانچہ وہ معہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ہاتہی پر سوار ہوکر اور رانی صاحبہ
کو بہی ساتہہ لیکر فوج کیطرف گیا وہان پہنچتے ہی فوج نے رانی صاحبہ کو ایک خیمہ مین
بٹہلا دیا اور راجہ صاحب کو ہاتہی سے اتار کر اونکی ماں کے پاس بہیجدیا اور جواہر سنگھ
سے پشور اسنگھ کی قتل کا باعث دریافت کیا یہہ اجل رسیدہ کچہہ جواب باصواب
نہدے سکا اسلئے فوج نے اوسکو معہ اوسکے رفقا کے جوکہ اوسکے ہم پیالہ و ہم نوالہ
تہے قتل کیا +

اب مقام غور ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کیسی ابتری اور بے انتظامی اور خودسری
ہوگئی تہی اور سردار لوگ کیسے بے ایمان اور عیاش ہوگئے تہے - ہر وقت کہ
انعام و نیز سے خزانہ خالی ہوگیا تہا اور اسوقت مین امور ریاست کا ذمہ داری کرنا
گویا اپنی موت کو آپ بلانا تہا + -

جبکہ سلطنت کی یہہ حالت تہی اور انتظام کی یہہ صورت فوج سکہ جوکہ تعداد مین اسی ہزار
تہی معہ دوسو ضرب توپ کے دریائے ستلج سے عبور کرکے ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ء مین بطمع

لوٹ کھسوٹ کے سرحد انگریزی پر حملہ آور ہوئی اور جبراً سردار ونکو بھی اپنے ہمراہ لیگئی
دسوین دسمبر سے دسوین فروری سنہ ۱۸۴۶ء تک چار بڑی لڑائیان سکھون اور انگریزون
مین واقع ہوئین چنانچہ ایک لڑائمین تو یہہ حال ہوا کہ سکہ اس بہادری اور جوانمردی سے
لڑے اور باستقدر ثبات میدان جنگ مین گاڑا کہ دونو طرفونکو شکست کا خوف برابر تہا
لیکن خوش اقبالی سے انگریزونکو فتح کلی نصیب ہوئی +

جنگ اول

اول لڑای مقام مدکی مین ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ء
کو ہوئی اور اسمین سکہونکی شکست ہوئی اور اون کی چند ضرب توپ قبضہ مین آئین اور
اسمین بہت سے انگریزی افسران نامور کام آئے اور بہت سے مجروح ہوئے +

جنگ دوم

دوسری لڑای مقام پیروشہر پر
بتاریخ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ء کو واقع ہوئی اس لڑائیمین سکہون کے پاس کچہہ اوپر سو ضرب
توپ تہی اور انکی آتشبازی سے بہت سے انگریزی آدمی ضایع ہوئے اور چونکہ
انگریزون کے پاس چہوٹی چہوٹی توپین تہین تو وہ کچہہ نہ کرسکے لیکن فوج سرکاری نے
ایکبارگی اوپر حملہ کیا اور اونکے مورچون پر جا گری فوج انگریزی کے پہنچتے ہی سکہ
کمال شجاعت اور مردانگی سے لڑے اور اس سبب سے انگریز اونکی توپونپر قابض
نہوسکے جسوقت کہ آدہی رات گذری سکہون نے ایک توپ ایسے موقع پر آلگائی کہ اوس سے
بہت سے افسران فوج انگریزی مجروح و مقتول ہوئے لیکن جبکہ فوج نے اوپر حملہ کیا
وے توپ چہوڑکر بہاگ گئے پر اسپر بھی جب چاندنی کے اوجانے سے دشمن کو

انگریزی فوج نظر آتی تھی ایک آدہ اڑ مارتے تھے اسیطرح پر فوج انگریزی نے بڑی مصیبت سے یہہ رات بسر کی صبح ہوتے ہی انگریزون نے حملہ کیا اور فتح حاصل کی اس لڑائی مین ۳۰ ضرب توپ قبضہ سپاہ انگریزی مین آئی تہوڑی دیر گزری تھی کہ سردار تیج سنگہ تیس ہزار سوار سے فوج انگریزی پر حملہ آور ہوا اور اس بہادری سے لڑا کہ فوج انگریزی کو پس پا ہونا پڑا اسکہون کیطرف سے برابر ترین چہوٹتی تہین اور چونکہ انگریزون کے پاس گولہ بارود وغیرہ نہین رہا تہا تو انکیطرف سے ایک گولی بھی نہ چلتی تھی اسلئے کمانڈر انچیف صاحب نے لاچار ہوکر سوارونکو حملہ کرنیکا حکم دیا اور اونکے وسیلہ سے سپاہی آگے بڑہے اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ دشمن کی فوج بہاگ نکلی اور فتح انگریزونکے نصیب ہوئی +

جنگ سیوم

تیسری لڑائی مقام لیوال پر بتاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع مین واقع ہوئی اسمین بہت سے عہدہ داران نامور انگریزی ضایع ہوئے اور اکثر مجروح ہوئے اور گولہ اسکا اس لڑائی مین بھی کمال شجاعت سے لڑے لیکن موافق اپنی عادت کے میدان جنگ سے اس جلدی سے بہاگے کہ اون کے بہت سے آدمی دریائے ستلج مین ڈوب کر مر گئے +

جنگ چہارم

چوتھی لڑائی مقام سوبران مین ۱۰ تاریخ فروری سنہ ۱۸۴۶ع کو ہوئی اسمین بھی سکہونکو شکست ہوئی اور انگریزی فوج دریائے ستلج سے عبور کرکے داخل پنجاب ہوئی بعد ازان درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ وارث سلطنت پنجاب کے صلح ہوگئی اور آیندہ کیواسطے صلحنامہ جانبین سے لکہا گیا جسکا لکہنا اسجگہہ موجب تطویل ہے اور ایک اقرارنامہ راجہ گلاب سنگہ سے لیکر ملک کوہستانی اوسکے سپرد کیا گیا کیونکہ وہ موجب رفع فساد

ہمدگر اور باعث مصالحت اور رفع شور و شر رہا تھا +

والی لاہور نے ایک کروڑ روپیہ کے عوض صوبہ کشمیر کا سرکار کمپنی بہادر کو دیا تھا اب سرکار نے اوسیقدر روپیہ کو صوبہ مذکور گلاب سنگھ کے حوالہ کیا جب فوج مہاراجہ گلاب سنگھ کی واسطے دخل کشمیر کے گئی تو شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر نے اوسکو دخل نہ دیا بلکہ اوسکی فوج کو کئی شکستین دین اس لئے کچھہ فوج سرکار لاہور کی اور کچھہ فوج انگریزی واسطے تنبیہ اور تادیب شیخ مذکور نے فوج کشتی کا سامان دیکھہ کر رزیڈنٹ کو لکھہ بھیجا کہ مین وزیر لال سنگھ کے بہکانے سے منحرف ہوگیا تھا اور میرا اسمین کچھہ قصور نہین ہے چنانچہ اپنی کلام کی صداقت کیواسطے تین خط دستخطی وزیر لال سنگھ کے اوس نے پیش کئے اس لئے واسطے تحقیقات اس مقدمہ کے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور اسمین لال سنگھ ملزم ہوا اور اس سبب سے سرکار نے وزیر مذکور کو مقید کرکے اکبرآباد کو روانہ کیا عہدہ وزارت سے راجہ لال سنگھ کے معزول ہونیکے بعد اہالی دربار لاہور نے گورنمنٹ انگریزی سے واسطے حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے کہ ابھی خورد سال تھے اور واسطے بندوبست ملک کے جو موجب آرام خلایق کا ہو اور خواست کی اسلیے بنظر استدعا اون لوگون کے ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ء کو کچھہ شرائط جدید بترمیم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء مین سرکار کمپنی بہادر اور دربار لاہور کے قرار پائی جسکا ذکر کرنا موجب تطویل ہے +

جسوقت سے کہ رانی چندہ صاحبہ سے اونکا ہمراز راجہ لال سنگھ جدا ہوا تھا وہ بہت شکستہ خاطر اور رنجیدہ تھین بلکہ اسی سبب سے ارکان سلطنت سے ناحق کشیدہ خاطر رہا کرتی تھین جب کسی شخص پر کسی صورت سے وہ نصرت نہ پہنچا سکین تو مہاراجہ دلیپ سنگھ کو

برخلاف ارکان سلطنت کی ورغلا کر برہم کرنے لگین چونکہ یہہ بات انتظام حکومت کے برخلاف
اور خطرناک تھی اس لئے گورنر جنرل صاحب بہادر نے باتفاق رائے ممبران دربار
لاہور کے یہہ تجویز کی کہ رانی صاحبہ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ سے علیحدہ رکھنا مناسب ہے
چنانچہ بیسویں تاریخ ماہ اگست ۱۸۴۸ء کو رانی صاحبہ کو وطن چھوڑنا اور قلعہ شیخوپورہ
مین جو اونکے رہنے کیواسطے تجویز ہوا تہا اور شہر لاہور سے ۲۵ میل دور ہے رہنا پڑا
یہانتک کا معاملہ ایام حکومت لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل واقع ہوا +

لارڈ ڈلہوزی صاحب
دوازدہم گورنر جنرل
سنہ ۱۸۴۸ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک

ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء مین لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل مقرر ہوکر آئے انکے ایام حکومت
مین رانی چندہ صاحبہ نے باتفاق رائے چند سرداران لاہور مثل گنگا رام منشی رانی صاحبہ
اور کاہن سنگہ وغیرہ نے یہہ تجویز کی کہ جسقدر انگریز لوگ لاہور کی چھاونی مین رہتے ہین
اونکو زہر دیکر مار ڈالنا چاہئے چنانچہ یہہ تجویز بسطر چہرپختہ کی کہ جملہ خدمتگاران اور خانسامان
مسکوٹ گہر اور اکثر حکام کے ملازمونکو جو مسکوٹ مین بروز معہود نہ آوین اپنے سے
متفق کرکے بہت سا روپیہ اونکو دینے کا وعدہ کیا اور نقد روپیہ پیشکی اسکام کیواسطے
نوکرونکو تقسیم بھی کردیا اور تجویز یہہ ٹہہری کہ جس روز صاحب لوگونکا کوئی بڑا کہانا مسکوٹ
گہر مین ہو اوس روز مسکوٹ گہر دہ بعد پورا ہونے اسکام کے تمکو سوائے اس نقد روپیہ کے جاگیر

اور انعام گران بہا مرحمت ہوگا پر یہہ راز پیشتر آنے روز موعود کے کہل گیا اس لئے گنگا رام
اور کاہن سنگہ کو معہ جملہ خدمتگاران اور خانسامان کے جو کہ اس تجویز اور منصوبہ مین شریک تھے
بہانسی نصیب ہوئی اور رانی صاحبہ کو بنارس مین رہنے کا حکم ہوا چنانچہ رانی صاحبہ کاشی جی
کو روانہ کی گئین چند ماہ وہان رہ کر ایک روز پوشیدہ ہوگئین اور ڈاک مین بیٹھہ کر راجہ نیپال
کے پاس بہاگ گئین اور وہان کئی برس تک رہین اور ان ایام مین درمیان ۱۸۶۳ء کے
حسب خواہش مہاراجہ دلیپ سنگہ کے کہ وے انگلستان مین رہتے ہین ولایت کو تشریف
لے گئین تہوڑے دنون وہان رہکر ۱۸۶۳ء مین رانی صاحبہ نے وفات پائی +

جنگ ملتان

یہہ لڑائی بھی لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر کیوقت مین ہوئی اور اوسکا اصل حال یہہ ہے کہ
دیوان مولراج قوم کا کہتری باشندہ قصبہ علیگڈہ کا تہا جو کہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک قصبہ ہے
وہ بجاے اپنے باپ کے دربار لاہور کیطرف سے صوبہ ملتان کا منتظم تہا چونکہ اوسکیوقت مین کئی طرح کی
بدانتظامیان ظہور مین آئین تہین اس لئے دربار لاہور نے اوس سے استعفا طلب کیا اور اوسنے
بخیال اسکے کہ یہہ صرف دہمکی ہے میرا استعفا منظور نہوگا فوراً استعفا لکہکر روانہ کیا
وہ استعفا یہان منظور ہوگیا اور دربار لاہور نے بجاے اسکے صوبہ ملتان کا ناظم ایک سکہہ
مقرر کرکے قلعہ ملتان کے کاروبار اور کنجیون کے دلانے کیواسطے دو انگریزون یعنے ایک
وینس اگنیو صاحب اور دوسرا لفٹنٹ اینڈرسن صاحب کو اوسکے ہمراہ ملتان کو روانہ کردیا
دیوان مذکور کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی اس لئے اوس نے اون انگریزون کو مار ڈالا

اور باغی ہوکر برسر فساد ہوگیا جب یہہ خبر انگریزونکو پہنچی تو اونہون نے فوج کشی کی اور نواب
بہاولپور سے مدد طلب کی نواب نے بھی فوج کی کمک دی اور ایک بڑی بہاری لڑائی
بسرکردگی کپتان ایڈورڈ صاحب کے ۱۸ جون ۱۸۴۸ء کو ہوئی ملتان کی فوج بہی کمال
بہادری اور جوانمردی سے پیش آئی صبح سے دو بجے تک لڑای ہوتی رہی آخرکار
ملتان کی فوج شکست کہاکر بہاگ نکلی اور کئی ضرب توپ سرکار کمپنی کے ہاتہہ آئی
۔یکم جولای سنہ صدر کو قلعہ ملتان کی فصیل کے نیچے ایک اور لڑائی ہوئی اس لڑائی
مین مولراج بذات خود لڑتا رہا لیکن اتفاق سے ایک گولہ اوسکے ہاتہی کے ہودہ
مین جو لگا تو اوسکے صدمہ سے وہ ہاتہی پر سے نیچے گر پڑا اور ایک گہوڑے پر سوار
ہوکر ملتان کو بہاگ گیا یہہ لڑائی چہہ گہنٹہ تک رہی اگرچہ ملتانی لوگ کمال شجاعت سے لڑے
پر انگریزی فوج کے سامنے زیادہ نہ ٹہہر سکے آٹہوین اگست سنہ صدر کو فوج انگریزی
نے دیوان مولراج پر حملہ کیا اور ایک گانو سے جہان اوسکا لشکر خیمہ زن تہا اوسکو
مار کر ہٹا دیا اور اوس گانو پر فوج انگریزی قابض ہوگئی دشمن کی فوج ایک باغیچہ مین جو کہ
اوس گانون کے قریب تہا بہاگ کر مقیم ہوئی اور وہان سے دن بہر گولہ اندازی
کرتی رہی اسلئے فوج انگریزی نے متحیر ہوکر اوس باغ پر حملہ کیا ڈیڑہ گہنٹے تک
وہان لڑای جاری رہی عہدہ داران انگریزی جو جنگ ہائے سابق پنجاب مین شریک
تہے یہہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے سکہونکو ایسی جوانمردی سے لڑتے ہوئے کبہی
نہین دیکہا تہا اور نہ کبہی اونکی توپین ایسی جلدی چلتی تہین اس لڑائی مین کئی افسران

انگریزی مجروح و مقتول ہوئے بعدازان فوج سرکاری نے قلعہ ملتان کا محاصرہ کیا اور یقین تہا کہ قلعہ جلد فتح ہوجاتا لیکن چونکہ راجہ شیر سنگہ معہ اپنے ہمراہیون کے جوکہ قریب دسہزار کے تہے مولراج سے مل گیا تہا اس لئے فوج سرکاری کو اولٹا ہٹنا پڑا اور قلعہ کے فتح ہونے مین بھی کمال توقف ہوا +

شیر سنگہ چند روز تک ملتان مین رہا اور پہر اسکے سبب کہ مولراج سے کچہہ اوسکی ان بن ہوگئی نہی نومبر تاریخ کو ہزارہ کیطرف اپنے باپ چتر سنگہ کے پاس چلا گیا +

بیسوین اکتوبر کو ایک بلوہ مقام پشاور مین ہوا چنانچہ میجر لارنس صاحب اور لفٹنٹ بوی صاحب وغیرہ وہان سے بدقت تمام بہاگ نکلے پر مفسدون نے ان سبکو گرفتار کرلیا اور انکا حال آگے آویگا +

ماہ نومبر کی چھٹی اور ساتوین تاریخ کو فوج مولراج اور انگریزی سپاہ مین قریب ملتان کے ایک لڑائی واقع ہوئی اور بہت سی کشت وخون کے بعد سرکار انگریزی کی فتح ہوئی اور گئی تو پین سرکار کے ہاتہہ آئین اسوقت ملک پنجاب مین بڑا فساد برپا تہا ہر ایک اپنے تئین بادشاہ خیال کرتا تہا ہر جگہہ بلوہ کا خوف تہا - تجارت مسدود تہی رستے لٹتے تہے - رعیت کو اپنی جان ومال کے بچانے کا بڑا فکر تہا ستائیسوین دسمبر کو جیکہ انگریزون کے پاس سندہ اور بمبئی اور فیروزپور سے کمک آگئی تب مولراج پر ایک اور حملہ ہوا اور انجام کار یہہ ہوا کہ دشمن بہاگ گئے اور اونکا مقام انگریزی فوج کے قبضہ مین آیا اس لڑائی مین قریب چار سو سپاہی اور بیس عہدہ دارون کے مجروح اور مقتول ہوئے +

۲۱ دسمبر کو اتفاقاً ایک گولہ انگریزی توپ کا مولراج کی میگزین کے بارود مین جاکر پڑا اور اوسکے صدمہ سے جنوبی دیوار قلعہ کی بالکل منہدم ہوگئی اور سوائے اوسکے اور بہت سا نقصان ہوا بعد ازان فوج سرکاری نے شہر پر حملہ کیا اور اگرچہ مولراج کی فوج مقابلہ کرتی رہی پر یہہ امر کچھہ کارگر نہوا آخرش شہر پر قبضہ کرلیا اور لوٹ کا بہت سا مال فوج سرکاری کے ہاتھہ آیا +

اس لڑائی کے بعد بھی دونو طرف سے بارہا گولہ چلتا رہا اور پہر انگریزون نے قلعہ کے اوڑانے کی تدبیر کی سرنگ بنی شروع ہوئی مگر ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ء کو مولراج نے بغیر کسی شرط کے اپنے تئین خود حوالہ سرکار انگریزی کے کردیا اور تین ہزار آدمیون نے جو اوسکے ہمراہ تھے ہتیار ڈالدئے دیوان مولراج کو لاہور مین لیگئے اور بعد تجویز کونسل کے حکم ہوا کہ کلکتہ کو بہیجا جاوے اتفاق سے اثنار راہ مین بنارس پہنچکر اپنی موت سے مرگیا بعضے کہتے ہین کہ ہیرے کی کنی یا کچھہ زہر کہا کر جان بحق ہوا +

اب یہہ بات قابل بیان کے ہے کہ شیر سنگہ جب ملتان سے گیا تو اوس نے قلعہ اٹک اور حسن ابدال کو فتح کیا اور اوس نواح مین لوٹ مچادی یہہ حال دیکھہ کر فوج انگریزی قریب چالیس ہزار کے بارادہ جنگ اوس جانب کو روانہ ہوئی اور سکھون پر حملہ کیا اس لڑائی مین بہت سا کشت وخون ہوا اور جنرل کیورٹن جو کہ نامور سپہ سالار انگریزی مین سے تہا مقتول ہوا یہہ لڑائی دریائے چناب کے کنارے پر ہوئی تھی +

ایک اور لڑائی ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء کو مقام رسول پور مین ہوئے وہانسے سکھہ شکست کہاکر

رسول پور کیطرف بہاگے بعدازان ایک لڑائی مقام چلیان والہ مین ہوئی اگرچہ فوج
انگریزی نے دشمن کو پس پاکر دیا تاہم نقصان سرکار انگریزی کا بہت زیادہ ہوا اور
بہت آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے +

آخیر لڑائی مقام گجرات پر ۲۱ فروری سنہ ۱۸۴۹ع کو واقع ہوئی اسمین سکھونکی بالکل ہمت ٹوٹ گئی
اور کئی ہزار آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے سکھ لوگ ایسی بیدل ہوکی بہاگے کہ سوائے
ڈیرہ اور خیمہ کے ساتھہ ضرب توپ بھی انگریزون کے ہاتھہ آئی اکرم خان خلف دوست محمد خان
بھی اس لڑائی مین مارا گیا +

بعدازان فوج سرکاری نے بسرکردگی کپتان گلبرٹ صاحب کے حریف کا ایسا تعاقب کیا کہ سکھہ لوگ
تنگ ہوگئے اور آٹھوین مارچ سنہ حال کو جمیع سرداران نے صاحب موصوف کے + حوالہ
کیا اور میجر لارنس صاحب معہ اونکی بیوی اور لفٹنٹ بوی اور لفٹنٹ ہربرٹ
اور طامس صاحب کو معہ اونکی بیوی کے جوکہ اونکی قید مین متعین تھے رہا کیا اور چودھوین
مارچ کو سردار چتر سنگہ اور راجہ شیر سنگہ نے معہ سولہ ہزار سپاہ اور اکتالیس ضرب
توپ کے اپنی تئین میجر گلبرٹ صاحب کے حوالہ کیا صاحب موصوف بعدازین پشاور واٹک کو
جسپر کہ افغانون نے قبضہ کرلیا تہا روانہ ہوئے اور بدون مقابلہ کے اوپر قابض ہوگئے
اسطرح پر پنجاب کی لڑائی ختم ہوئی اور بہر صورت امن و امان کی دکہلائی دینے لگی +

جبکہ پنجاب مین سبطرح امن ہوگیا تو ایک دربار مقام لاہور مین ہوا اس دربار مین رزیڈنٹ
لاہور اور بہت سے عہدہ داران جلیل القدر اور سکرٹری گورنر جنرل صاحب بہادر —

+ حوالہ کیے جانے کا مکان جہانگیر کی قبر کے پاس اکبر آباد کا قلعہ اور کلیس ضرب توپ صاحب موصوف

اور اعیان دربار لاہور - اور مہاراجہ دلیپ سنگہ جمع تھے اول وہ عہدنامہ جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین لکھا گیا تہا دربار مین پڑہ کر سنایا گیا بعد ازان ایک اشتہار اس مضمون کا کہ ملک پنجاب ممالک مقبوضہ کمپنی بہادر مین شامل کیا گیا حاضرین مجلس کو سنایا گیا اور اس پر مہاراجہ صاحب اور اراکین سلطنت اور جملہ صاحبان عالیشان کے دستخط کرائے گئے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کا چار لاکہ روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا اور اون سردارونکی جاگیرین جو کہ خیرخواہ سرکار رہے تھے بحال رہین اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کو انگلستان روانہ کردیا گیا وہان جاکر مہاراجہ مذکور نے زبان اور علوم انگریزی مین بڑی ترقی کی اور بڑی خوشقسمتی مہاراجہ دلیپ سنگہ کی یہہ ہے کہ ایسے ملک مین جہان کے سیر کرنیکا ایک عالم مشتاق ہی اونکو وطن نصیب ہوا اور وہان اون کی شادی بھی ایک بڑے امیر کی لڑکی سے ہوگئی ہے

الحاق راج ناگپور

اسی گورنر جنرل صاحب کے وقت مین راج ناگپور کا ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر سے ملحق کیا گیا اور اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۳ء کو راگہوجی بہونسلا راجہ ناگپور نے وفات پائی یہہ شخص اسملک کی سلطنت حاصل کرنے مین سرکار انگریزیکا بڑا ممنون احسان تہا کیونکہ جب وہ آپا صاحب مرہٹہ سے شکست کہاکر بہاگا تہا تو اوسوقت وہ نابالغ بچہ تہا اور انگریزون کی مدد سے ۱۸۱۸ء مین پہر کر اوسکو گدی ملک برار کی نصیب ہوی تہی اور جبتک وہ نابالغ رہا یعنے آٹہہ برس کے عرصہ تک انگریزون نے اوسکے ملک کا انتظام ایسا کیا کہ وہ ملک زرخیز ہوگیا پہر ۱۸۲۶ء مین اوس ملک کی حکومت اوسکی سپرد کی گئی ستائیس برس تک

اس راجہ نے بڑی شکرگزاری سے عملداری کی اور جب وہ مرگیا تو کوئی لڑکا وارث نہ تہا
چونکہ بھوسلا کے خاندان مین یہہ دستور تہا کہ سوا وارث مرد کے کوئی عورت گدی نشین
نہین ہوسکتی تھی تو جب کوئی ایسا مدعی وراثت کا نہ پایا گیا تو مشک اوسکے خاندان سے
حکومت جاتی رہی اگرچہ اوسکی بیوہ رانی ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر چاہا کہ بجائے
اپنے خاوند متوفی کے اوسکو گدی نشین کرے پر لارڈ ڈلہوزی صاحب نے اس امر کی
حقیقت حال دریافت کرکے اور یہہ جان کر کہ یہہ درخواست قابل پذیرائی کے نہین
ہے انکار کیا اور حکومت ناگپور داخل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کے کردی اگرچہ
رانی صاحبہ نے اپنے مقدمہ کی پیروی انگلستان مین کی اور وکیل بہیجے مگر چونکہ گورنر صاحب نے
اپنی راے کو بوجوہات لکہا تہا اوسکا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اسی اصل پر اور حکومتین
بھی جنکا کوئی وارث حقیقی خاندانی نہ پایا گیا ممالک سرکار کمپنی بہادر سے شامل
کردی گئین +

ان ایام مین ناگپور دارالحکومت میانہ ہند کا شمار کیا جاتا ہے اور وہان ایک چیف کمشنر
حاکم اعلے ہے اور سررشتہ تعلیم بھی اب جاری ہوگیا ہے اور روز بروز اوس ملک مین
ترقی ہوتی جاتی ہے

الحاق ملک اودہ

ملک اودہ جسمین پچیس ہزار میل مربع زمین اور پچاس لاکہہ آدمی کی بستی ہے وہانکی رعایا
پچاس برس سے بڑے بڑے ظلم اور بے انصافیان وہانکے حکام سے برداشت کرتی تھی

اور گورنمنٹ انگریزی سے ان حکام کو ہمیشہ تاکیدین ہوتی رہتی تہین کہ تم اپنے ملک کا انتظام قرار واقعی کرو اور رعایا سے جہانتک ہوسکے انصاف اور سلوک سے پیش آؤ پر باوجود اسقدر تاکیدات اور اونکے قرارات کے کبھی وہان کے حکام نے انصاف پر ذرا بھی توجہ نہ کی ظلم زیادہ ہوتا گیا اور عیاشی اور حرامکاری کی تاریکی ملک پر زیادہ چھاگئی +

نواب ملک اودہ جو مطلق العنان اور خود سر حاکم تہا شب و روز عیاشی اور حرامکاری اور لذایذ حیوانی مین غلطان و پیچان رہتا تہا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک کی خوشامدیون اور حرام کارون اور ڈوم ڈہاریون کی صحبت مین برباد کرتا تہا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتہہ سپرد تہا عملہ نے ایسی لوٹ مچا رکہی تہی کہ جو جسکے ہاتہہ پڑا صاف الگ کیا رعایا کو ہمیشہ جان کا خطرا اور مال کے لٹ جانے کا فکر رہتا زمینداروں سے محصول زمین کا لینا بڑی جوانمردی کا کام تہا چنانچہ یہی بڑی بہادری شمار کیجاتی تہی کہ ہر ایک زمیندار کے گہر پر سیاہ نوکر رہتی تہی زمیندار لوگ گڈہی مین منحصن ہوکر بامزہ رہتے تہے بدون فوج کشی ایک پیسہ بادشاہ کو نہ دیتا تہا اور یہ زمیندار فوجکی نوکرونکا یہہ پیشہ تہا کہ جب اونکی تنخواہ بہت چڑہ جاتی تہی اونکو حکم ہوجاتا کہ کم زور رعایا کو لوٹ کر اپنی تنخواہ وصول کرلو دربار شاہی مین تمام جہانکی واہیات کی سامان مہیا اور عیاشی کے اسباب طیار رہتے +

پچاس برس تک یہہ حال گورنمنٹ انگریزی نے دیکہا پر گورنمنٹ کو یہہ انتظار رہا کہ شاید کبھی

تو کوئی جانشین ایسا نکلا جو اسملک کی خرابیون کو اصلاح دے مگر جو نواب ایک دوسرے
کے بعد تخت نشین ہوا وہ اول سے بدتر ہی نکلا اس لئے گورنمنٹ انگریزی کو سوار اسکے
کہ یہہ ملک بھی شامل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کے کر لیا جاوے اور کوئی تدبیر
نہ سوجھی کس لئے کہ کرنیل سلیمن صاحب بہادر جو کہ لکھنو کے رزیڈنٹ اور نواب کے عملداری
کے طرفدار تھے اونہون نے بھی یہہ خرابیان دیکھکر اپنی رپورٹ مین یہہ رائے اپنی درج کی
تھی کہ تا وقتیکہ یہہ ملک سرکار کے قبضہ اقتدار مین نہ آویگا کسی صورت سے یہانکی بدانتظامی
رو با صلاح نہ لاوے گی جبکہ یہہ صاحب رخصت لیکر ۱۸۵۰ء مین ولایت کو تشریف
لیگئے تو اثنار راہ مین سفر بحری کیوقت اونہون نے انتقال کیا اور اونکی جگہہ جیمس اوٹرم
رزیڈنٹ صاحب ہوئے اونہون نے تمام علاقہ اودہ مین خود گشت کر کے تباہی رعایا
اور ظلم حکام اور بے خبری والی لکھنو کی رپورٹ گورنر جنرل صاحب کو کی اور اونہون
نے بھی یہی رائے دی کہ تا وقتیکہ یہہ ملک سرکار دولتمدار کے قبضہ مین نہ آویگا اسکی بدانتظامی
ہرگز رفع نہونگی انکی رپورٹ بھی مثل رپورٹ کرنیل سلیمن صاحب کے بلکہ اوس سے بھی زیادہ
تھی یہہ سب حال دیکھکر گورنر جنرل صاحب نے خود بھی بطور خوب تحقیقات کر کے اون رپورٹونکی
صداقت کی اور اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اب انعماض کرنا اور یہہ ملک ظالمونکے قبضہ مین
رکھنا ایکطرح کی گناہگاری کا باعث ہوگا کیونکہ گورنمنٹ نے جبکہ خوب طرح پر ظلم
اور ظالم اور طریق ظلم جان لیا اور طور اوسکے دفعیہ کا پہچان لیا تو تسامح کرنے مین بیشک
گناہگار ہوتیکا اندیشہ تہا اس لئے اونہون نے ولایت کو رپورٹ کی اور وہان سے حکم آنے کے

بعد اوٹرم صاحب بہادر نے وزیر اعظم ملک لکھنو سے گفتگو جاری کی بعد ازان بادشاہ کو تین دن کے بعد وزیر نے خبر دی اسلئے سرکار نے تین دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ مین اگر لکھنو کی سلطنت سے دست بردار ہوکر قبضہ سرکار مین دیدیا جاوے تو بہتر ہے ورنہ تیسرے دن اشتہار دیا جاویگا کہ اب سے عملداری سرکار کمپنی بہادر کی ہوگئی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ سے ملاقات کیوقت رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حضور اس اقرارنامہ پر جو درباب تبدیلی حکومت کے لکھا گیا ہے (کہ اب سرکار کمپنی نے بسبب اسکے کہ انتظام اسمالک کا بہت خراب تنہا برداشت نکر کے بدنیخیال کہ اب زیادہ دنون تک اسمالک کو نواب کی عملداری مین چھوڑنا گویا خدا کے نزدیک گنہگار رہونا اور ظلم کا بڑہانا ہے اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اور بادشاہ کی تنخواہ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور تین لاکھ روپیہ سال واسطے حفاظت محل اور تنخواہ نوکرون کی مقرر کردیا ہے) دستخط کردین بادشاہ یہہ سنکر باوجودیکہ جسیم و شحیم اور معمر آدمی تہا بچونکی طرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ جو مرضی سرکار کی ہو وہ کرو مین دستخط اس کاغذ پر نکرونگا اگر میرا انصاف یہان نہوگا مین ولایت کو چلا جاؤنگا ملکہ معظمہ کو مین وکٹوریا کے قدمون مین جاکر پڑونگا رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حسب الحکم ملکہ معظمہ کے یہہ تجویز ظہور مین آئی ہے اب اسمین کچھہ نہوگا غرضیکہ بادشاہ نے نہ مانا اور اوس اقرارنامہ پر اپنے دستخط نکئے لیکن کسیطرحکا فساد بھی نہ کیا جب میعاد کی مہلت گذر گئی انگریزون نے منادی کرادی کہ اب سرکار کمپنی بہادر کی عملداری لکھنو مین ہوگئی ہے سب رعایا کو اسبات کی اطلاع رہے۔ بادشاہ نے کلکتہ کو کوچ کیا اور وہان جاکر دریائے ہوگلی پر قریب کلکتہ کے ایک مکان وسیع پسند کرکے رہنا اختیار کیا اور اپنی والدہ

اور بیٹے اور بھائی کو بجدست ملکہ معظمہ انگلستان کو روانہ کیا وہان جاکر نواب کی والدہ فوت
ہوگئین اور سب لوگ جو ساتھ گئے تھے بے نیل مرام واپس آئے ۲۹ تاریخ فروری ۱۸۵۶ء
کو لارڈ ڈلہوزی صاحب نے بسبب اسکے کہ وہ بیمار ہوگئے تھے اپنے کام سے استعفا دیا اور انکی
جگہہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر ہند مقرر ہوکر کلکتہ مین آئے انکے وقت مین ایک بڑا بھاری
انقلاب ہندوستان مین ہوا وہ یہہ تہا کہ سپاہ ہندوستانی سرکار انگریزی سے منحرف
ہوکر باغی ہوگئی اور سرکار کمپنی بہادر کی عملداری جاتی رہی اور پہر جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی
حکومت ہندوستان مین ہوگئی چونکہ یہہ امر ایک بڑا حادثہ اور انقلاب عظیم تہا اس لئے اسکا
مختصر بیان دوسرے باب مین علیحدہ لکہا گیا فقط +

باب دوم

ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا — اور شروع ہو جانا

سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا فرمان روائے لنڈن کا

لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل سیزدہم

سنہ ۱۸۵۶ء سے سنہ ۱۸۶۲ء تک

کمپنی بہادر حسب عادت قدیم شاہ لندن سے ہندوستان کی حکومت کا ٹھیکہ ایک میعاد معین کے واسطے لیا کرتی تھی چنانچہ ابکی دفعہ ٹھیکہ کی میعاد قریب الاختتام تھی اور کمپنی کا ارادہ تھا کہ اس میعاد کے پورا ہونے کے بعد حسب عادت مستمرہ پھر ٹھیکہ لیا جاوے اور کاروبار حکومت کمپنی کے بغل و غش جاری تھے اور ہندوستان کی رعایا عین آرام اور راحت مین بستی تھی حکام مالی انتظام آمدنی مین سرگرم تھے حکام ملکی تدابیر افزونی پیداوار اور انتظام ملک مین مشغول اور حکام جنگی انتظام کارزار مین مصروف انگریزون نے اسوقت ملک ایران پر چڑھائی کی تھی اور چند پلٹنین فارس کی لڑای پر گئی ہوئی تھین مگر وسط ہند مین اور ہی طرح کی کھچڑی پک رہی تھی خدا کو منظور نہ تھا کہ انتظام ہند کی باگ کمپنی کے ہاتھ مین رہی بلکہ جسطرح ہمیشہ سے یہہ ملک تابع بادشاہان سابق کے چلا آتا ہے اوسیطرح اب پھر وہ وقت آگیا تھا کہ شاہ لندن کے زیر فرمان ہو اور بلا وساطت کمپنی بہادر کے شاہ لندن شہنشاہ ہند ہو کر حکمرانی کرے اور وسیلہ اس امر کے ظہور کا سپاہ پوربیہ

کی بغاوت تھی کہ یکایک سپاہ انگریزی باشندہ لکھنو وغیرہ کی مفسد ہوگئی ٭

سنہ ۱۸۵۷ع مین پورب کی فوج نے سرکار کمپنی سے باغی ہوکر اپنے افسرون اور انگریزونکو مار ڈالا اور دہلی مین جاکر جمع ہوئے اور ارادہ کیا کہ ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو تخت ہندوستان پر بٹھلاکر انگریزون سے اسملک کی حکومت لے لین اور پھر بادشاہت چمکاوین ٭

جسوقت معرکہ ہوا تو کل ہندوستانی فوج تینون احاطونکی ملاکر تین لاکھ آدمی کے قریب تھی اور گورہ کی فوج مین تیالیس ہزار پانسو آدمی تھے جنمین سے پانچہزار دوسو گورے ملک ایران پر لڑائی مین گئے ہوئے تھے اور باقی (۳۸۳۰۰) گورے ہندوستان مین موجود تھے ٭

اب یہہ سوال کرنا کہ یورپ کی فوج کسواسطے منحرف ہوئے اور کیون کمپنی سے ناراض ہوئے اس موقع پر مناسب ہے اور اوسکا صحیح جواب بھی وقت طلب ہے مگر اسکا عام سبب جو زبان زد خاص و عام ہے سوا اسکے نہین کہ کارتوس جو سرکار کمپنی نے ولایت سے منگاکر اونکو تقسیم کئے تھے اون مین یہہ شک ہوگیا تہا کہ سور اور گائے کی چربی سے بنے ہین اس لئے اہل اسلام تو سور کی اور ہندو گائے کی چربی کا نام سنکر متنفر ہوئے اور اونہون نے اس امر سے باہم اتفاق کیا اور بعد مشورہ عام کے جو حقیقتہ بذریعہ خطوط اور خاص قاصدون کے اونمین ہوا تہا سب کا بھی ارادہ ہوگیا کہ ہر ایک انگریز کو جہان پاؤ قتل کروالو اور اسطرح سے پھر اپنے قدیم

بادشاہت کو قایم کردو اگرچہ بعضے عقلمند اسپر اعتراض کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ کارتوس کا ایک بہانہ ان لوگون کے ہاتھہ لگا تہا پر اصلین باعث اسکا کچھہ اور ہی ہوگا چنانچہ اس راز کے افشا اور اظہار کے لیے بہت لوگون نے کوشش کی اور بڑی تحقیقات بھی ہوئی اور شبہات بھی کئی طرحکے واقع ہوئے مگر راقم کو ابتک اسکا اصل سبب سوا ز امر مذہبی کے اور کچھہ پایہ ثبوت کو نہین پہنچا +

الغرض اس امر کا کچھہ ہی سبب ہو پر ابتدا اس بغاوت کی شہر میرٹھہ سے ہوی جو دہلی سے ۳۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ کو ایکہزار سات سو گورہ اور دوہزار سات سو ہندوستانی سپاہی وہان موجود تھے جسوقت گورہ لوگ اور انگریز گرجا گہر مین گئے اور اپنی عبادت مین مشغول ہوئے پوربیون نے فرصت کا موقع پاکر ایکدفعہ ہی چہاونی کو آگ لگادی اور کئی گورون اور افسرون کو گولیون سے مارڈالا اور انگریزونکی مرد اور عورت اور بچے نہایت بیرحمی سے قتل کیے +

گیارہوین تاریخ کو یہہ باغی فوج دہلی مین پہنچی اور زیر جہروکہ شاہی قلعہ کے روبرو آوہون نے بادشاہ کی سلامی اتاری اون پوربیہ سپاہیون نے جو قلعہ کے اندر تھے قلعہ کا دروازہ کہول دیا اسسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے سازش اونکی ہوگئی ہوگی بعد ازان اون انگریزون کو قتل کرنا شروع کیا جو قلعہ کے اندر تھے پہر میگزین پر حملہ آور ہوے لفٹنٹ دوبوی صاحب ان لوگون سے بڑی دیر تک لڑتا اور گولیان مارتا رہا پر جب اوس نے دیکہا کہ اب کسی صورت سے میگزین نہین بچ سکتا اوسوقت اوس نے

خود آگ لگادی جسکی صدمہ سے ایکسو سپاہی مارے گئے اور آپ بھی ہلاک ہوگیا اسوقت دہلی مین پینتالیس ۴۵ انگریز افسر موجود تھے جو وہان سے اطراف وجوانب کو بھاگ گیا وہ بچ گیا باقی سب مارے گئے ۔ اس حادثہ کے بعد تار برقی نے یہہ خبر جا بجا ہر ایک شہر اور چھاونی مین پونہچادی اور صاحبان اضلاع اس فساد سے مطلع ہوکر اپنی ذات اور خزانہ کی حفاظت اور دفع فساد کی طیاری مین مصروف ہوئے اور جہان پوربیہ سپاہ تھی فوراً اوسکو گھیر کر خواہ توپین لگاکر خواہ دہمکاکر سب کے ہتیار لے لئے چنانچہ مقام میانمیر پر چار ہزار سپاہیونکے ہتیار بوسیلہ ایکہزار تین سو گورون کے رکھوالی گئے اور اونکو نوکری سے برطرف کردیا گیا +

فیروزپور اور سیالکوٹ اور جہلم پر بھی اسیطرحکا فساد برپا ہوا مگر بہت جلد دفع ہوگیا اور بہت سے مفسد سپاہی جلد تر مارے گئے صرف تہوڑے آدمی پہاڑونکی راہ اور بعضے براہ لدہیانہ بہاگ کر دہلی کے مجمع باغیان مین جا شریک ہوئے +

سوا اضلاع مذکورہ بالا کے تمام پنجاب مین خدا تعالی کا بڑا فضل رہا اور جو فوج یہان بگڑی فوراً اوسکے ہتیار لے لئے گئے اور مفسد قتل کردئے گئے اور علاوہ ازین بہت سے باشندے پنجاب کے نئے بہرتی کئے گئے اور نئی فوج طیار کرکے دہلی پر چڑہائی کی گئی اور وہ فوج جو ایران پر تھی وہان سے گورہ کی سپاہ جلد بلالی گئی اور ہر ایک ضلع سے جسقدر فوج اور لڑائی کا سامان بہم ہوسکا حکام نے خرید کر جمع کرلیا اور اوس فوج کو جو لڑائی کے واسطے دہلی کیطرف گئی تھی متواتر مدد پہنچتی رہے صرف تیس ہزار گورہ سپاہی

دہلی پر گئے تھے اونہون نے جاکر بیرون شہر پہاڑی پر اپنی چہاونی ڈالی جانبین سے گولہ اور توپ کی لڑای رہتی تھی اور کبھی کبھی پوربیہ فوج کے لوگ باہر شہر کے بھی ہلہ کرتے تھے +

۱۰ تاریخ می ۱۸۵۷ء کو بھی مفسدہ لکھنو مین برپا ہوا سپاہ نے چند افسرون کو قتل کرکے انکے بنگلے جلادے اور سر ہنری لارنس صاحب بھی اسمقدمہ مین اوسی جگہہ مارے گئے +

۱۴ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء کو انگریزون نے شہر دہلی پر حملہ کیا اور شہر مین داخل ہوکر بہادر شاہ بادشاہ کی اولاد کو جو اس نے فوج کے افسر تھی گولیون سے مار ڈالا اور اونکی لاشین کوچہ بکوچہ پھراکر لوگونکو دکہلائین کہ جنہون نے باغیونکے ہمراہ ہوکر مفسدہ برپا کیا تہا اب وے اس پاداش کو پہنچے اور بہادر شاہ کو بھی جو کہ اولاد تیمور سے اخیر بادشاہ تہا اور برائے نام واسطے حفاظت نسل تیموری کے تخت شاہی پر بطور شاہ متمکن تہا اور بے عمل و غش سرکار کمپنی اوسکو سوا لاکہہ روپیہ ماہواری دیتی تھی اور کسیطرح کی تکلیف اوسکو نہ تھی مگر کیا فوج جو جمع ہوئی تھی تتر بتر ہوگئی اور بادشاہ قلعہ مین قید کیا گیا +

اس دہلی کے بگڑنے کی خبر جو اطراف مین شہرت پاگئی تھی اسواسطے اور چند ریاستین بھی منحرف ہوگئی تہین چنانچہ وے بھی پھر کر فتح ہوئین اور جو جو نواب اور راجہ قریب جوار کے باغی ہوگئے تھے اون کو سرکار نے پھانسی دی +

شہر گوالیار ۱۹ تاریخ ماہ جون کو ہیورفہ صاحب نے فتح کیا اور ۲۳ کو شہر کالپی اور اوسکا قلعہ مفتوح ہوا اسیطرح اور ممالک برگشتہ بھی پھر کر مطیع کئے گئے +

۲ راہ اگست ۱۸۵۸ء کو ایک فرمان شاہی کے جاری ہوتے ہی حکومت ہندوستان
کی کمپنی بہادر کے ہاتھہ سے جاتی رہی اور ملکہ لندن جو حقیقت مین ملک ہند کی فرمانروا
ہین بذات خود حاکم اور فرمانروا ہندوستان کی ہوگئین اور اونہون نے ایک حکم اسطرح کا
جاری فرمایا کہ سب باغی خواہ سپاہی ہون خواہ رعایا فلان میعاد تک اپنے اپنے گہرون
مین آجاوین اونکا قصور بلحاظ الوالعزمی شاہانہ معاف کیا جائے گا اسیطرح سے وہ لوگ
جو جنگلون اور پہاڑون اور صحراون مین جان بچاتے پہرتے تھے اپنے اپنے
گہرون مین چلے آئے اور رہتی فرمانبرداری مین مشغول ہوگئے اب رعایا اس ملک
کی بہت آباد اور نہایت خوش و خرم ہے روز بروز آبادی زیادہ ہوتی جاتی ہے
ہر ایک پیشہ ور اپنے پیشہ مین ترقی کرنے لگا فساد بالکل جاتا رہا اور سب لوگ ملکہ معظمہ
دام حشمتہا کے حق مین دعا کرتے اور
چین سے رہتے ہین

فقط

تمام شد واقعات ہند

فہرست نام صاحبان گورنر جنرل بہادر کشور ہند

بقید سنہ تقرری و برخاستگی ملحقہ واقعات ہند

نام گورنر جنرل	سنہ تقرری	سنہ برخاستگی	کیفیت
وارن ہسٹنگز	سنہ ۱۷۷۳ء	سنہ ۱۷۸۵ء	
میکفرسن	سنہ ۱۷۸۵ء	سنہ ۱۷۸۶ء	یہ شخص کونسل کلکتہ کا ممبر اول تھا ڈیڑہ برس
کورنوالس	سنہ ۱۷۸۶ء	سنہ ۱۷۹۳ء	تک قایم مقام گورنر جنرل رہا
سر جان شور	سنہ ۱۷۹۳ء		تین برس تک گورنر جنرل رہا اور پھر
مارنگٹن	سنہ ۱۷۹۸ء	سنہ ۱۸۰۵ء	تھوڑے عرصہ تک کوئی نیا گورنر جنرل
مخاطب بہ مارکوئیس اف ولزلے			نہیں آیا آخر سنہ ۱۷۹۸ء میں مارنگٹن
کورنوالس	دفعہ دوم جولائی سنہ ۱۸۰۵ء	اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ء	گورنر جنرل مقرر ہوا میں مر گیا
سر جارج بارلو	سنہ ۱۸۰۵ء	سنہ ۱۸۰۷ء	کونسل کلکتہ کا ممبر اول تھا گورنری کا کام
منٹو	سنہ ۱۸۰۷ء	سنہ ۱۸۱۳ء	بطور قایم مقام انجام کرتا رہا
مارکوئیس اف ہسٹنگز	سنہ ۱۸۱۳ء	سنہ ۱۸۲۳ء	

نام گورنر جنرل	سنہ تقرری	سنہ برخاستگی	کیفیت
ارمہرسٹ	سنہ ۱۸۲۳ء	سنہ ۱۸۲۸ء	
ولیم بنٹنک	سنہ ۱۸۲۸ء	سنہ ۱۸۳۴ء	
اکلنڈ	سنہ ۱۸۳۵ء	سنہ ۱۸۴۲ء	
النبرا	سنہ ۱۸۴۲ء	سنہ ۱۸۴۳ء	
ہارڈنگ	سنہ ۱۸۴۳ء	سنہ ۱۸۴۷ء	
ڈلہوسی	سنہ ۱۸۴۷ء	فروری سنہ ۱۸۵۶ء	
کیننگ	سنہ ۱۸۵۶ء	سنہ ۱۸۶۱ء	
ایلجن	۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو	۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳ء	
	کلکتہ میں حلف کی	کو مرگیا	

DS
436
A1K37
1864

UNIVERSITY OF TORONTO
3 1761 00109584 3